سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن پھر ٹھٹھک کر رک گیا اور
مڑ آیا۔

”جوزف ۔۔۔ تم فون یہیں اٹھا لاؤ“ ۔۔۔ عمران نے جوزف
مخاطب ہو کر کہا۔ اور پھر واپس آ کر اس صوفے پر بیٹھ گیا۔ جو پہلے
پڑا تھا۔ اور جوزف نے اُسے سیدھا کر دیا تھا۔ جوزف مڑ
گیا۔ جب کہ جوانا نے بانٹو کی لاش اٹھائی اور اُسے لئے درو
کی طرف مڑ گیا۔ عمران کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا
ہے وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

ٹیکسی تیزی سے ایک موڑ مڑی اور پھر موڑ کاٹ کر وہ سڑک
پر ذرا سی آگے بڑھی تھی کہ دائیں طرف کو ہو کر آہستہ رک گئی۔
”جناب۔ جارج کالونی کا پہلا چوک آ گیا ہے“ ۔۔۔ ڈرائیور نے
ساتھ بیٹھے ہوئے ایکریمی میک اپ میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا
”مجھے معلوم ہے“ ۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر
آیا۔ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے جوزف اور جوانا بھی عمران کے اترتے
ہی باہر آ گئے۔ جوزف نے ایک نوٹ جیب سے نکالا اور ٹیکسی
ڈرائیور کی طرف پھینک دیا۔
”باقی تمہاری ٹپ ہے“ ۔۔۔ جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔
”شکریہ جناب“ ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور پھر ٹیکسی کو آگے بڑھا لے گیا۔
”اس وقت اس بوڑھے بارٹن کو گھر ہی ہونا چاہیئے“ ۔۔۔ عمران

نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس ماسٹر۔ وہ بارہ بجے سے پہلے گھر سے نہیں نکلتا"۔۔۔ جوانا نے جواب دیا۔

"آؤ"۔۔۔ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

عمران رات کو جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر پاکیشیا سے ناراک آنے والی فلائٹ پر سوار ہو گیا تھا اور صبح سویرے وہ ناراک کے ایئرپورٹ پر اتر گئے تھے۔ اور ایئرپورٹ سے ٹیکسی لے کر وہ سیدھے جارج کالونی پہنچے تھے۔

عمران کا اصل پروگرام تو گریٹ بال پر حملہ کرنے کا تھا اور وہ اسی کے سلسلے میں انتظامات کرنے فلپائن سے پاکیشیا واپس گیا تھا۔ لیکن پھر اس بانٹو سے جب اسے معلوم ہوا کہ بائرن واٹر پاور کے چیف باس کا خاص آدمی ہے۔ تو اس نے ایک اور منصوبہ بنا لیا۔ اسے معلوم تھا کہ گریٹ بال کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اور پھر چیف باس کا بانٹو کو عمران کے فوری قتل کے لئے پاکیشیا بھیجنے سے ظاہر تھا کہ واٹر پاور کو عمران کی کارکردگی کے بارے میں پوری تفصیلات حاصل ہیں۔ اور لازماً اس نے گریٹ بال میں بھی اس کے استقبال کے لئے خصوصی اقدامات کر لئے ہوں گے۔ اس لئے عمران نے فوری طور پر گریٹ بال پر حملہ کرنے کی پلاننگ بدل دی۔ اور فیصلہ کیا کہ پہلے وہ بائرن کو ٹٹول کر دیکھ لے۔ اگر اس کے ذریعے اس چیف باس کا پتہ چل جاتا ہے تو پھر وہ اس چیف باس کو قابو میں کر کے نہ صرف



اس خوفناک تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر سکتا ہے بلکہ اس چیف باس کے ذریعے وہ آسانی سے اس گریٹ بال کا بھی خاتمہ کرا سکتا ہے۔ اسی لئے اس نے براہ راست گریٹ بال پر حملہ کرنے کی بجائے فوری طور پر بائرن والی ٹپ کو پہلے استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اور اسی فیصلے کے تحت وہ جوزف اور جوانا کو لے کر رات کو ہی ناراک کے لئے چل پڑا تھا۔ جوانا چونکہ بائرن سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اسی سے اسے معلوم ہوا تھا کہ بائرن کی رہائش گاہ جارج کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں ہے۔ اور عمران نے بار کی بجائے اس کی رہائش گاہ پر بائرن سے ملنا زیادہ بہتر سمجھا۔ چنانچہ ایئرپورٹ سے اترتے ہی وہ سیدھا کالونی آیا۔ اس نے اپنا میک اپ اس لئے کر لیا تھا کہ ہو سکتا ہے واٹر پاور کے آدمیوں میں سے اسے کوئی پہچانتا ہو۔ اور اس طرح واٹر پاور کے چیف باس کو اس کی ناراک میں موجودگی کا علم ہو جائے۔ عمران اس کے سر تک پہنچنے سے پہلے اسے چونکانا نہ چاہتا تھا۔

کوٹھی نمبر بارہ ذرا آگے جا کر ہی نظر آ گئی۔ یہ ایک پرانی سی کوٹھی تھی۔ لیکن اس کی عمارت خاصی پختہ اور وسیع تھی۔ پھاٹک بند تھا۔ اور باہر ستون پر بائرن کاپس کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔

"ماسٹر وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔ اسی لئے میں بات کرتا ہوں"۔ جوانا نے پھاٹک کے سامنے رکتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کا چھوٹا حصہ کھلا۔ اور ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آ گیا۔ اسی کے جسم پر

ملازموں جیسا لباس تھا۔

"بائرن کو کہو ماسٹر کلرز کا جوانا آیا ہے۔ اس سے ملنے"۔۔۔ جوانا نے سخت اور تحکمانہ لہجے میں اس ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ ماسٹر کلرز ۔ اوہ ۔ آیئے جناب آیئے"۔۔۔ ملازم نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے جوانا کو دیکھ رہا تھا اور عمران نے محسوس کیا تھا کہ ماسٹر کلرز کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

اور عمران مسکرا دیا۔ واقعی اتنا عرصہ گزر جانے کے باوجود ماسٹر کلرز کے نام کی دہشت اب بھی مجرم طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد کے ذہنوں پر چھائی ہوئی تھی۔

اور پھر جوانا۔ عمران اور جوزف اس ملازم کی رہنمائی میں کوٹھی کے اندر داخل ہو کر برآمدے کی بغل میں موجود ڈرائنگ روم میں پہنچ گئے۔

"باس سوئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں انہیں جگا دیتا ہوں جناب آپ کیا پئیں گے"۔۔۔ ملازم کے لہجے میں ہلکا سا خوف اب بھی موجود تھا وہ جوانا سے ہی مخاطب تھا۔

"میں تو خون پیتا ہوں۔ بولو مہیا کر سکو گے یا تمہاری گردن میں دانت گاڑ دوں۔ جاؤ۔ اٹھاؤ اسے"۔۔۔ جوانا نے خوفناک انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"جج ۔۔۔ جج"۔۔۔ ملازم اور زیادہ گھبرا گیا۔ اور دوسرے لمحے اس طرح مڑ کر باہر بھاگا جیسے واقعی جوانا ابھی اس کا خون پینا شروع ہو جائے گا۔



"واہ۔ اسے کہتے ہیں رعب داب"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا بتاؤں ماسٹر۔ ماسٹر کلرز کے جوانا کا نام واقعی ایکریمیا کے لئے دہشت کا نشان تھا"۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نشان شاید کچھ اور عرصہ قائم رہتا۔ لیکن تم اپنے ہی نام کو کل کرنے چل پڑے تھے۔ پھر کہاں رہ سکتا تھا نشان"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا اشارہ تنظیم میں ماسٹر کے نام سے تھا۔ کیونکہ جوانا اسے ماسٹر ہی کہتا تھا۔

"آپ واقعی درست کہہ رہے ہیں۔ ماسٹر کلرز سے حماقت ہوئی۔ کہ وہ ماسٹر کو ہی کل کرنے چل پڑے"۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور عمران بھی ہنس پڑا۔ اور پھر تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر موجود پردہ ہلا۔ اور ایک دبلا پتلا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ اور چہرے پر کافی جھریاں بھی تھیں۔ لیکن اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک اور چہرے پر جوانوں جیسی تر و تازگی موجود تھی۔

"ہیلو بائرن"۔۔۔ جوانا نے آنے والے کو دیکھتے ہی صوفے سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ جوانا تم ۔۔۔ اور اس طرح اچانک تم کہاں غائب ہو گئے تھے"۔۔۔ بائرن کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ ہلکی سی مسرت تھی۔

"میں ایک ضروری کام میں مصروف تھا۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ

ماسٹر کلرز تو ختم ہو گئی۔ اس لئے اب میں اکیلا ہی کام کر رہا ہوں۔ یہ میرے ساتھی ہیں جوزف اور مائیکل ۔۔۔۔ جوانا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور بائرن نے مسکراتے ہوئے پہلے جوانا سے اور پھر جوزف اور عمران سے مصافحہ کیا۔

"یعنی نئی ماسٹر کلرز وجود میں آ گئی ہے" ۔۔۔۔ بائرن نے عمران اور جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر بائرن۔ اب اس کا نام ماسٹر کلرز نہیں بلکہ واٹر پاور کلرز رکھ دیا گیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور بائرن عمران کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑا۔ وہ غور سے عمران کو دیکھنے لگا تھا۔

"کیا ۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیا نام ہوا" ۔۔۔۔ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اصل میں نام ہی غلط تھا۔ میری جوانا سے تین دن تک بحث ہوتی رہی کہ ماسٹر تو بہت عظیم لوگ ہوتے ہیں۔ انہیں کِل کرنا زیادتی ہے۔ اصل جھگڑا تو پاور کا ہے۔ اور پاور آج کل پانی سے تیار کی جاتی ہے۔ کیونکہ پوری دنیا کے ماہرین نے کروڑوں۔ اربوں روپے خرچ کر کے اور بیس پچیس سال تک مسلسل ریسرچ کرنے کے بعد یہ ماہرانہ رائے دی ہے کہ بن بجلی سستی پڑتی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے ریسرچ شروع ہونے سے پہلے واقعی سستی پڑتی ہو گی۔ لیکن اب ریسرچ کا خرچہ شامل ہو جانے کی وجہ سے یقیناً مہنگی ہو گئی ہو گی۔ اور آپ نے شاید غور نہیں کیا ہو گا دنیا بھر میں مہنگائی کی اصل وجہ یہی ریسرچ ہے۔



مثلاً ریسرچ شروع ہو جاتی ہے کہ چقندر سے چینی سستی پڑتی ہے یا گنے سے۔ اور پھر جب ریسرچ ختم ہوتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب دونوں سے سستی نہیں پڑتی۔ چنانچہ پھر ریسرچ شروع ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ اب واٹر پاور ہی اتنی مہنگی ہو چکی ہے کہ اس کی وجہ سے عوام بے حد پریشان ہیں۔ اگر اس پاور کو کِل کر دیا جائے تو دنیا سے مہنگائی کا نام ہی ختم ہو جائے گا۔ چنانچہ اب ہم نے نام رکھ لیا ہے۔ واٹر پاور کلرز" ۔۔۔۔ عمران کی زبان انتہائی تیز رفتاری سے چل پڑی۔ اور ظاہر ہے جب عمران کی زبان چل پڑے تو پھر اسے بریکیں لگتے لگتے بھی پوری ایک تقریر ہو جاتی ہے۔

"آپ تو واقعی عقلمند ہیں۔ اور میں حیران ہوں کہ ایک عقلمند جوانا کا ساتھی کیسے بن سکتا ہے" ۔۔۔۔ بائرن نے مسکراتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو آپ کے پاس آئے ہیں۔ کیونکہ جوانا کہتا تھا کہ جب ایک عقلمند موجود ہو تو توازن کے لئے ایک اس کا الٹ بھی شامل ہونا چاہیئے اور جوانا کے خیال کے مطابق پورے ایکریمیا میں آپ عقلمندی کے مقابل سب سے بہتر امیدوار ہو سکتے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بائرن کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔ ظاہر ہے وہ گھاگ آدمی تھا۔ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"مسٹر جوانا ۔۔۔۔ آپ کی آمد کی وجہ" ۔۔۔۔ اس بار بائرن کا لہجہ

انتہائی سپاٹ تھا۔

"وجہ تو مسٹر مائیکل نے بتا دی ہے"۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بتا دی ہے۔۔۔ کون سی وجہ۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ بائرن واقعی جوانا کی بات سن کر حیران ہو گیا تھا۔

"دیکھا۔ تو اذن عقلمندی کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اب جوانا کے دماغ میں بھی عقلمندی کے جراثیم اپنی جگہ بنانے لگے ہیں۔ ویسے اب آپ نے خود ہی ثابت کر دیا ہے کہ جوانا کا انتخاب درست تھا۔ آپ واقعی عقلمندی کے الٹ ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تمہارا صرف جوانا کی وجہ سے لحاظ کر رہا ہوں۔ اور تم مسلسل میری توہین کئے جا رہے ہو۔ اور سنو۔ میرا نام بائرن کارپس ہے۔ بائرن کارپس۔ اور جوانا میرے متعلق تم سے زیادہ جانتا ہے"۔۔۔ بائرن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور غصے کی وجہ سے ہی وہ آپ سے تم پر اتر آیا تھا۔

"صحیح نام تو کارپس یعنی لاش تھا۔ براؤن کارپس یعنی بھوری لاش کیونکہ تم جسمانی لحاظ سے نہ سہی عقل کے لحاظ سے واقعی لاش سے زیادہ کچھ نہیں ہو۔ تمہیں بتایا تو ہے کہ ہماری تنظیم کا نام واٹر پاور کلرز ہے۔ اور کسی کو کل کرنے کے لئے اس کا حدود اربعہ جاننا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ اور واٹر پاور کا حدود اربعہ تم سے بہتر کون جان سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور



اس بار بائرن یک لخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے ہاتھ میں بھاری ریوالور بھی نظر آنے لگا تھا۔

"تو تم اس مقصد کے لئے یہاں آئے ہو۔ لیکن اب تمہاری لاشیں ہی یہاں سے باہر جائیں گی"۔۔۔ بائرن نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یک لخت بے پناہ سختی ابھر آئی تھی۔

"مطلب یہ ہوا کہ ہماری معلومات درست ہیں کہ تم واٹر پاور کے خاص آدمی ہو"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جو کچھ بھی ہوں اسے چھوڑو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں میرے متعلق ان باتوں کا علم کیسے ہوا"۔۔۔ بائرن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ جسمانی طور پر انتہائی چوکنا نظر آ رہا تھا۔ اس کی نظریں مسلسل سامنے بیٹھے ہوئے ان تینوں پر بیک وقت جمی ہوئی تھیں۔

"بانٹو نے بتایا تھا۔ سپر ٹاپ کے چیف بانٹو نے"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بائرن کی آنکھیں حیرت سے مزید پھیلنے لگ گئیں۔

"اب تم نے انٹرویو مکمل کر لیا یا کچھ رہتا ہے۔ اگر رہتا ہے تو وہ بھی پوچھ لو۔ تاکہ اس کے بعد تم میرے سوالوں کے جوابات بھی دے سکو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم دراصل کون ہو۔ کیونکہ میں یہ بات کبھی تسلیم نہیں کر سکتا کہ ایک پیشہ ور قاتل گروپ کو اتنی بڑی تنظیم کے قتل کے لئے ہائر کیا

گیا ہو۔ تم جیسے لوگ انفرادی قتل تو کر سکتے ہو۔ لیکن تنظیموں کا قتل تمہارے بس میں نہیں ہے" ـــــ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات بالکل درست ہے۔ اور ماسٹر کلرز بھی اس لئے ختم ہو گئی تھی کہ وہ ماسٹر کو قتل کرنے چل پڑی تھی۔ لیکن وائٹ پاور کلر پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم نہیں ہے۔ بلکہ مجرم تنظیموں کو ختم کرنے والی تنظیم ہے۔ اور وائٹ پاور بہرحال ایک مجرم تنظیم ہے اور تم از کم تم جیسا گھاگ آدمی اتنی بات تو بہرحال سمجھتا ہی ہو گا کہ جو لوگ وائٹ پاور جیسی تنظیم کے خلاف حرکت میں آتے ہوتے ہوں وہ تم جیسے بوڑھوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے رہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور فقرہ ختم ہونے کے ساتھ ہی وہ یک لخت صوفے سے اچھلا تو بائرن کے ہاتھ میں موجود ریوالور اڑتا ہوا ان کے سروں کے اوپر سے ہو کر پیچھے ایک جھناکے سے جا گرا۔ اور ساتھ ہی بائرن قحبہ کی طرح چیختا ہوا دھڑام سے اپنے پیچھے موجود صوفے پر گر گیا۔

"اب تم میرے سوالوں کے جواب دو گے۔ کافی انٹرویو کر لیا ہے تم نے" ـــــ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ریوالور چمک رہا تھا۔ جس کا رخ صوفے پر بیٹھے ہوئے بائرن کی طرف ہی ہونا تھا۔

"جوزف اور جوانا ـــــ تم باہر جا کر چیک کرو جتنے بھی افراد ہوں۔ سب کا خاتمہ کر دو اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر نیچے رکھ دو۔ میں مسٹر بائرن سے انٹرویو کرتے وقت کسی قسم کی مداخلت پسند نہیں کروں گا" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جوزف اور جوانا سر ہلاتے ہوئے دروازے سے باہر کو لپکے۔ اسی لمحے بائرن نے بالکل اسی انداز میں اچھل کر عمران کے ہاتھ پر ضرب لگانے کی کوشش کی جس طرح عمران نے جمپ لگایا تھا لیکن عمران کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا اور اچھل کر اوپر کو اٹھتا ہوا بائرن سینے پر ضرب کھا کر ایک بار پھر دھم سے صوفے پر جا گرا۔ اس کے حلق سے چیخ نکل گئی تھی۔



"شرافت سے میرے سوالوں کے جواب دیتے جاؤ بائرن۔ ورنہ تمہاری یہ بوڑھی ہڈیاں تشدد برداشت نہ کر سکیں گی" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ـــــ مم ـــــ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے" ـــــ بائرن نے ہونٹ چباتے ہوئے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

اور عمران نے یک لخت ریوالور واپس جیب میں رکھا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بائرن کے گلے پر پہنچ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ بائرن کوئی ردعمل ظاہر کرتا عمران نے بائرن کو گردن سے پکڑ کر یک لخت فضا میں اس طرح اچھال دیا جیسے کسی گیند کو چھت کی طرف اچھالا جاتا ہے۔ بائرن نے ہوا میں اچھلتے ہی تیزی سے اپنے جسم کو پلٹا کر صوفوں سے دور جا کھڑے ہونے کی کوشش کی

لیکن اس کا جسم پلٹتے ہی عمران کا ہاتھ اٹھا اور بائرن بُری طرح چیختا ہوا گولی کی طرح اوپر چھت سے جا ٹکرایا۔ اور پھر چیختا ہوا ایک دھماکے سے صوفوں کے درمیان قالین پر آ گرا۔ چونکہ وہ فضا میں پلٹ گیا تھا۔ اس لئے وہ چھت سے منہ کے بل ٹکرایا تھا اور واپس قالین پر پشت کے بل آ گرا تھا۔ اور عمران نے اس کی گردن پر اپنا بوٹ رکھ کر اپنے جسم کو ذرا سا گھما دیا اور لاشعوری طور پر عمران کی پنڈلی کو ضرب لگانے کے لئے بائرن کی گھومتی ہوئی ٹانگیں آکٹوپس کی ٹانگوں کی طرح لہرائیں اور پھر یکلخت سیدھی ہو کر بے جان ہو گئیں۔ بائرن کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں۔ عمران کی ٹانگ پکڑنے کے لئے اس کے اٹھتے ہوئے دونوں بازو بھی ٹانگوں تک پہنچنے سے پہلے ہی بے جان ہو کر نیچے گر گئے۔ بائرن کی حالت ایک لمحے میں اس قدر تباہ ہو گئی تھی جیسے کئی گھنٹوں سے اس پر انتہائی وحشیانہ تشدد کیا جا رہا ہو۔

"میرے سوالوں کا جواب دو بائرن۔ ورنہ میں تمہیں ایک لمحے میں کارپس سے کارپس بنا دوں گا" ——— عمران نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی پاؤں کو ذرا سی حرکت دی تو بائرن کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور اس کا سانس رک رک کر آنے لگا۔ عمران نے پیر کو واپس پیچھے کی طرف کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی بائرن کا سیاہ پڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگا۔ اور بند ہوتی ہوئی آنکھیں دوبارہ پھیلنے لگیں۔ اب اس کی آنکھوں سے شدید خوف اور دہشت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔



"بب ——— بب ——— بتاتا ہوں۔ پپ ——— پپ ——— پانی دو" ——— بائرن کے حلق سے کراہتی ہوئی مگر بھنچی بھنچی سی آواز نکلی۔

"پانی وغیرہ بعد میں ملے گا۔ بتاؤ واٹر پاور کا چیف باس کون ہے" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے چیف باس کا علم نہیں ہے۔ مم ——— مم میں تو واٹر پاور کے ایکریمین انچارج جان بینزے کو جانتا ہوں۔ وہ میرا دوست ہے" ——— بائرن نے بھنچے بھنچے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں رہتا ہے وہ" ——— عمران نے پیر کو معمولی سی حرکت دیتے ہوئے کہا۔ اور بائرن کا چہرہ ایک بار پھر تیزی سے مسخ ہونے لگا۔ عمران پیر کو واپس پہلی پوزیشن میں لے آیا۔

"وہ ——— وہ کاسموس کلب کا مالک ہے" ——— بائرن نے اسی طرح بھنچے بھنچے لہجے میں جواب دیا۔

"تم جانتے ہو اُسے جوانا" ——— عمران اس بار جوانا سے مخاطب ہو کر بولا جو واپس آ کر دروازے میں ہی رک گیا تھا جب کہ جوزف ابھی باہر ہی تھا۔

"نہیں ماسٹر میں تو یہ دونوں نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں" ——— جوانا نے جواب دیا۔

"ہونہہ ——— کہاں ہے یہ کلب بولو" ——— عمران ایک بار پھر بائرن کی طرف متوجہ ہوا لیکن دوسرے لمحے اس نے چونک کر اپنا پیر ہٹا لیا۔ بائرن کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی

ہیں اور اس کے حلق سے ایسی خرخراہٹ نکل رہی تھی جیسے مرتے ہوئے آدمی کے حلق سے آخری آواز نکلتی ہے۔ شاید جوانا کی طرف مڑتے ہوئے اس کا پیر لاشعوری طور پر زیادہ مڑ گیا تھا۔ اور ظاہر ہے باٹرن کی شہ رگ مکمل طور پر کچلی جا چکی تھی۔ دوسرے لمحے باٹرن نے آخری ہچکی لی اور ساکت ہو گیا۔

"یہ تو واقعی باٹرن کا پس سے براؤن کا ریس بن گیا ہے۔ باہر کتنے آدمی تھے" ——— عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے باٹرن نے اتنی جلدی مر کر اسے خاصا مایوس کیا ہو۔

"دو ملازم تھے۔ میں نے دونوں کی گردنیں توڑ دی ہیں" ——— جوانا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔ جوزف باہر برآمدے میں موجود تھا۔ عمران نے اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد وہ تینوں چھوٹا پھاٹک کھول کر باہر سڑک پر آ گئے۔ چوک پر پہنچتے ہی انہیں ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔

"کاسموس کلب" ——— عمران نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ کافی دیر تک مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد ٹیکسی نارا کے نئے آباد علاقے کی مین روڈ پر نو تعمیر شدہ ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمارت پر کاسموس کلب کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہاں بھی جوزف نے ہی میٹر دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ تینوں عمارت کے اندرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب کا ہال خاصا وسیع تھا۔ ہال کو انتہائی جدید انداز میں سجایا گیا تھا اور وہاں موجود



افراد کا تعلق خاصے امیر طبقے سے نظر آ رہا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر پر ایک خوب صورت ایکریمی لڑکی کھڑی تھی۔

"ہمیں جان بنیزے سے ملنا ہے۔ ہمارا تعلق ہائی وے اتھارٹی سے ہے" ——— عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ سر۔ باس تو ولنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ وہ تو دو روز بعد واپس آئیں گے۔ آپ چیف مینیجر رالف صاحب سے مل لیں۔ وہ اوپر اپنے دفتر میں موجود ہیں۔ میں آپ کی آمد کی اطلاع کر دوں جناب" ——— لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہمیں صرف تمہارے باس سے ہی ملنا تھا۔ ولنگٹن میں ان کا فون نمبر جہاں فوری طور پر ان سے بات ہو سکے۔ ایمرجنسی معاملہ ہے۔ دیر ہونے کی صورت میں مسٹر جان بنیزے کا لمبا نقصان ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ شاید چیف مینیجر کو معلوم ہو ویسے وہ عام طور پر پیرا ڈائز ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں" ——— لڑکی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کافی ہے۔ ہم معلوم کر لیں گے" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جوزف اور جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

"کیا اب ولنگٹن جانا ہوگا" ——— جوانا نے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اور ہم نے یہاں رہ کر پنگ پانگ تو نہیں کھیلنی"۔ عمران نے سخت سے لہجے میں جواب دیا اور جوانا ہونٹ دبا کر خاموش ہو گیا۔

"ٹیکسی پکڑو اور فوراً طیارے ہائر کرنے والی کسی ایجنسی پر چلو" عمران نے ہوٹل سے باہر آکر جوانا سے کہا۔

اور جوانا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اسے دور سے ایک خالی ٹیکسی آتی دکھائی دی۔ اس پر موجود فار ہائر کا بلب جل رہا تھا۔ جوانا نے آگے بڑھ کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اور ٹیکسی ان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"چیپ چارٹرڈ ایجنسی چلو" —— جوانا نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلا دیا۔ عمران اور جوزف کے بیٹھتے ہی اس نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

"وہ لڑکی چیف منیجر کو بتلائے گی اور چیف منیجر لوزانا ولنگٹن فون کر دے گا" —— جوانا نے ٹیکسی کے چلتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ سے اس کے مذاکرات زیادہ دیر تک جاری رہیں گے" —— عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

اور جوانا اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا کر رہ گیا۔ عمران کے ساتھ رہتے رہتے اب وہ واقعی خاصا عقلمند ہو گیا تھا۔ عمران کے ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کے الفاظ سے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ زیادہ



سے زیادہ جان بینزے کو یہی بتایا جائے گا کہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ ...ے اس سے ملنے آئے تھے۔ اور ظاہر ہے اس سے ...ن بینزے کے کسی طرح چونکنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ...لب کے ماتحتوں سے تو سرکاری محکموں کے افراد اکثر ملتے رہتے تھے۔

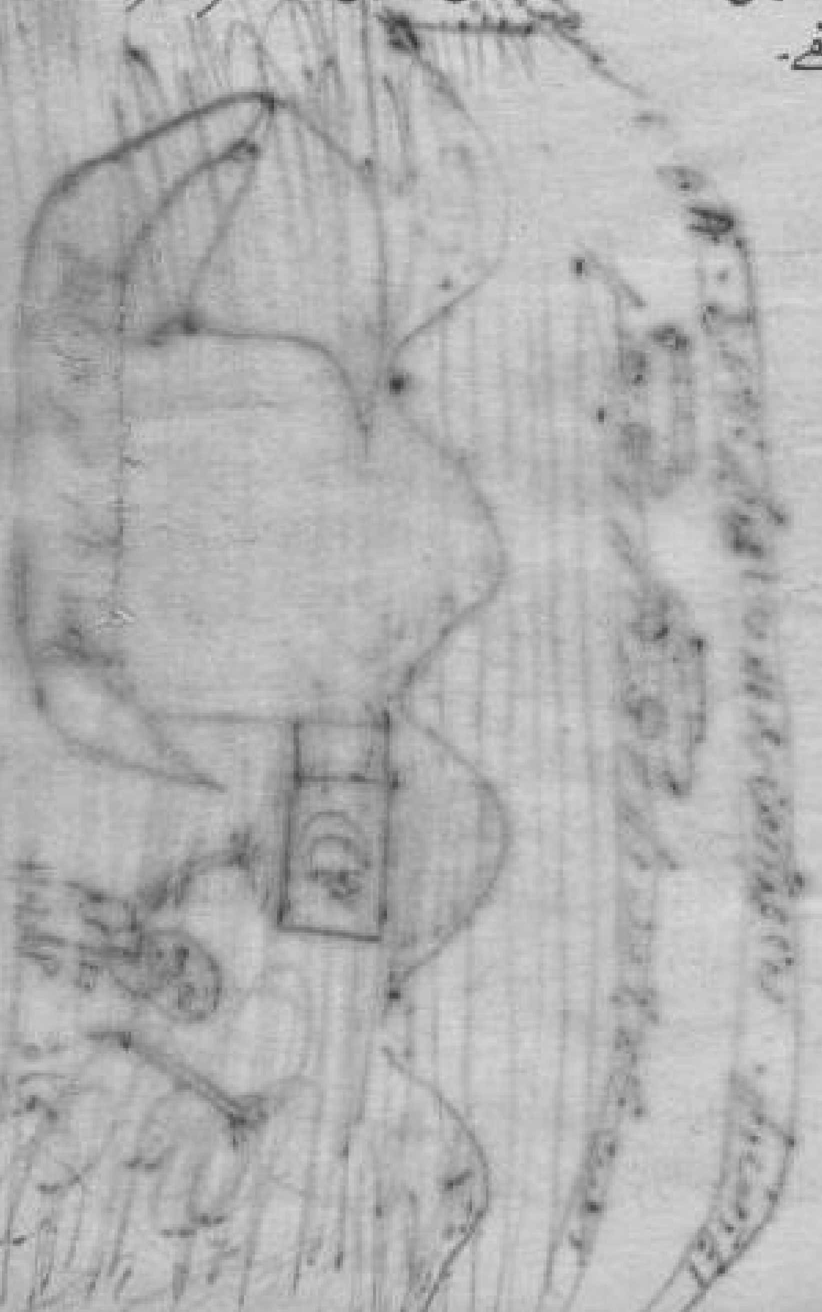

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز آدمی چونک کر سیدھا ہوا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رسالہ اٹھا کر میز پر رکھا اور پھر ریسیور اٹھالیا۔

"یس" ۔۔۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی۔

"جناب۔ ناراک سے آپ کے لئے کال ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے ہوٹل ایکسچینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ" ۔۔۔ اس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ جیسے رسالہ پڑھتے ہوئے کال کا آنا اُسے اچھا نہ لگا ہو۔

"ہیلو" ۔۔۔ رالف سپیکنگ" ۔۔۔ ریسیور سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ جان بینرے فرام دس اینڈ۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے" ۔۔۔ اس آدمی نے جو کاسموس کلب کا مالک جان بینرے



۔۔۔ سخت لہجے میں کہا۔

"باس آپ کو ایک اہم اطلاع دینی تھی۔ ایک گھنٹہ پہلے ایک ایکریمین اور دو حبشی کلب میں آئے۔ اس ایکریمین نے کاؤنٹر گرل کو بتایا کہ ان کا تعلق ہائی وے اتھارٹی سے ہے۔ اور وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کاؤنٹر گرل نے انہیں بتایا کہ آپ ولنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ اور دو روز بعد واپس آئیں گے۔ اور اس نے میرا نام بتایا کہ وہ مجھ سے مل لیں۔ لیکن انہوں نے کہا۔ کہ وہ صرف آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ولنگٹن میں آپ کا فون نمبر پوچھا۔ پر کاؤنٹر گرل نے انہیں بتایا کہ اُسے فون نمبر کا علم نہیں ہے۔ ویسے آپ ولنگٹن میں عام طور پر پیراڈائز میں ٹھہرتے ہیں" ۔۔۔ رالف نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس میں اہم اطلاع کہاں سے داخل ہو گئی۔ کیا تمہارا دماغ خراب نہیں ہو گیا" ۔۔۔ جان بینرے نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"باس۔ یہ تو میں پس منظر بتا رہا تھا۔ ان کے جانے کے بعد کاؤنٹر گرل نے مجھے انٹر کام پر یہ تفصیلات بتائیں تو میں نے پرواہ نہ کی۔ لیکن باس پھر اچانک دفتر میں فرنیک آگیا۔ اس نے بتایا کہ وہ کلب میں داخل ہو رہا تھا کہ اس نے ہوٹل سے ماسٹر کلرز کے جوانا کو نکلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ایک اور دیو ہیکل حبشی اور ایک ایکریمین نوجوان تھا" ۔۔۔ رالف ایک بار پھر شاید سانس لینے کے لئے رک گیا تھا۔

"میرے خیال میں تم نے ضرورت سے کچھ زیادہ ہی شراب پی
ہے۔ احمق کے بچے۔ یہ ماسٹر کلرز اور جوانا کون ہیں۔ ان کا مجھ
کیا تعلق ہے۔ ہوں گے کوئی۔ ایکریمیا میں اس جیسے ایک [illegible]
لوگ دھکے کھاتے پھرتے ہیں" ـــــ جان بنیزے نے غص[illegible]
چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ ماسٹر کلرز کسی زمانے میں ایکریمیا کی سب سے مشہو[illegible]
پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم تھی۔ اور جوانا اس کا ممبر تھا۔ اس کے مزید
تعارف کی بجائے اتنا بتا دوں کہ بانٹو جیسا قاتل بھی اس زمانے میں
جوانا کے مقابل نہ آسکتا تھا۔ بہر حال پھر اچانک ماسٹر کلرز کے [illegible]
غائب ہو گئے۔ زیر زمین دنیا میں صرف اس قدر سننے میں آیا
یہ تنظیم کسی خاص مشن پر ایشیائی ملک پاکیشیا گئی تھی۔ وہاں
کے سارے ممبرز سوائے جوانا کے ہلاک ہو گئے۔ اور جوانا نے
وہاں ایک آدمی علی عمران کی ملازمت کر لی ہے۔ اور باس علی عمران
کے بارے میں مجھ سے زیادہ کون جان سکتا ہے۔ کیونکہ میں [illegible]
زمانے میں ایکریمیا کی ایک سپیشل ایجنسی کے اس شعبے میں کام
کرتا تھا جس میں دنیا کے معروف ترین سیکرٹ ایجنٹس کا ریکارڈ
رکھا جاتا تھا۔ علی عمران پاکیشیا کا سب سے معروف ترین سیکرٹ
ایجنٹ ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے
بظاہر احمق۔ مسخرہ اور معصوم سا آدمی ہے۔ مگر درحقیقت انتہائی
خوف ناک آدمی ہے۔ اس کے متعلق آپ صرف اس بات سے
اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایکریمیا کے ٹاپ سپر ایجنٹس اور کئی سرکاری



[illegible] جب بھی پاکیشیا کے خلاف کسی مشن کے لئے حرکت میں
[illegible] اس علی عمران نے ان سب کا خاتمہ کر دیا۔ اس لئے ایکریمیا
[illegible] اسے ریڈ ٹاپ کہا جاتا تھا۔ اور ریڈ ٹاپ اس فرد کا کوڈ نام
[illegible] ہے جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر سمجھ لیا جاتے" ـــــ رالف
[illegible] کہا۔

"اچھا پھر......" ـــــ اس بار جان بنیزے نے قدرے
[illegible] لہجے میں کہا۔

"تو باس چونکہ مجھے معلوم تھا کہ جوانا پاکیشیا میں علی عمران
[illegible] لازم ہو گیا ہے۔ اس لئے جب فرنیکس نے مجھے بتایا کہ اس
[illegible] جوانا کو کاسموس کلب سے نکلتے دیکھا ہے۔ اور اس کے ساتھ
[illegible] ایکریمین اور ایک حبشی تھا تو میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ وہی لوگ ہیں
[illegible] ے متعلق کاونٹر گرل نے مجھے اطلاع دی ہے۔ عمران کا فوٹو۔
[illegible] کا علیہ۔ چونکہ میں اس کی فائل میں دیکھ چکا تھا۔ اس لئے میں
[illegible] ونٹر گرل سے جب اس ایکریمین نوجوان کا قد وقامت پوچھا
[illegible] بالکل عمران جیسا تھا۔ چنانچہ میں فوراً اس نتیجے پر پہنچا کہ اس نوجوان
[illegible] اتھ وہ ایکریمین دراصل عمران ہی ہو گا جس نے یقیناً شناخت
[illegible] چنے کے لئے ایکریمین میک اپ کر رکھا ہو گا۔ کیونکہ وہ میک
[illegible] ے معاملے میں انتہائی ماہر سمجھا جاتا ہے۔ عمران جیسے آدمی
[illegible] د کے متعلق معلوم کر کے مجھے تشویش میں مبتلا کر گیا۔ چنانچہ
[illegible] نے فوراً اس کی تلاش شروع کرا دی۔ اور پھر مجھے رپورٹ مل
[illegible] کہ وہ تینوں کلب کے سامنے سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھے

چیپ چارٹرڈ ایجنسی گئے ہیں۔ اور وہاں سے انہوں نے ایک
لیکن انتہائی تیز رفتار طیارہ ولنگٹن کے لئے ہائر کیا ہے اور میر
آدمی کے وہاں پہنچنے سے پندرہ منٹ پہلے طیارہ پرواز کر
اس لئے میں نے رپورٹ ملتے ہی آپ کو کال کرنے کا فیصلہ کی
رالف نے کہا۔

" اوہ۔ اگر تمہاری باتیں درست ہیں تو پھر واقعی کوئی مسئلہ ہو
ہے۔ لیکن پاکیشیا کے کسی سیکرٹ ایجنٹ سے میرا کیا تعلق ہو
ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی " ——— جان بنیزے نے
الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" باس۔ یہ علی عمران یہودیوں کا بہت بڑا دشمن ہے۔ اور
نہ صرف یہودی ہیں بلکہ ایکریمیا میں ان کی سب سے بڑی تنظیم
چیف بھی ہیں۔ ہو سکتا ہے اسے کہیں سے سن گن مل گئی ہو "
رالف نے کہا اور اس بار جان بنیزے واقعی بری طرح اچھل پڑا

" اوہ اوہ۔ یہ تم نے واقعی چونکا دینے والی بات کی ہے۔ ٹھیک
ہے۔ میں اب اس سے نمٹ لوں گا۔ تھینک یو " ——— جان بنیزے
نے جلدی سے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے کلائی کی گھڑی
ناراک اور ولنگٹن کے درمیان تیز رفتار طیارہ بھی دو گھنٹوں سے
پہلے نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ
گھنٹے بعد ولنگٹن پہنچیں گے اور اتنا وقت اس کے لئے کافی تھا
وہ جلدی سے اٹھا اور کمرے میں موجود وارڈ روب کی طرف بڑھ
گیا۔ اس نے اس میں موجود بیگ میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ



نکال لیا۔ یہ ڈبہ بظاہر سگریٹ کیس تھا۔ لیکن جان بنیزے جانتا تھا۔
کہ یہ مخصوص ساخت کا ایسا ٹرانسمیٹر ہے جس سے واٹر پاور کے ہیڈ
کوارٹر بات کی جا سکتی ہے۔ یہ ڈبے صرف واٹر پاور کے اہم ترین
عہدیداروں کو ہی دیئے گئے تھے۔ کیونکہ صرف وہی ہیڈ کوارٹر کال
کر سکتے تھے۔ اس نے ڈبہ اٹھایا اور تیزی سے سائیڈ میں بنے
ہوئے باتھ روم میں آ گیا۔ واش بیسن کی ٹونٹی کھول کر اس نے ڈبہ اس
کے قریب رکھا۔ گو اس ٹرانسمیٹر سے ہونے والی کال کو کسی طرح بھی چیک
نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اور پھر اس نے
ڈبے کا ڈھکن کھولا۔ ڈبہ اندر سے انتہائی اعلیٰ برانڈ کے سگریٹوں سے
بھرا ہوا تھا۔ اس نے تیزی سے سارے سگریٹ نکال کر جیب میں
ڈالے اور پھر خالی ڈبے کے اندر اس کی تہہ کو اپنی انگلی سے دو بار
مخصوص انداز میں ٹھونکا۔ دوسرے لمحے ڈبے میں سے ہلکی ہلکی موسیقی
کی آواز نکلنے لگی۔ موسیقی آہستہ آہستہ تیز ہوتی گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد
وہ بند ہو گئی۔ جان نے دوبارہ اس کی تہہ کو انگلی سے ٹھونکا تو ایک
بار پھر موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ جو پہلے کی طرح چند لمحوں بعد خاموش
ہو گئی۔ تیسری بار ڈبے کی تہہ کو انگلی سے ٹھونکنے کے بعد اس
میں سے موسیقی کی بجائے ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی ٹوں ٹوں کی مخصوص
آوازیں برآمد ہونے لگیں۔

" ہیلو ہیلو ——— جان بنیزے کالنگ چیف باس اوور " ———
جان بنیزے نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔
" یس ——— چیف باس اٹنڈنگ اوور " ——— دوسری طرف

سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس۔ کیا آپ کو پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ علی عمران کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہیں اوور"۔۔۔ جان بینزے نے کہا۔

"کیا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے عمران کے بارے میں کیوں پوچھا ہے اوور"۔۔۔ چیف باس کا لہجہ ایسا تھا کہ جان بینزے بری طرح چونک پڑا۔ چیف باس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ عمران کے متعلق رالف سے بھی کچھ زیادہ ہی واقف تھا۔

"سر۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ وہ عمران ناراک میں دیکھا گیا ہے اوور"۔۔۔ جان بینزے نے کہا۔

"ناراک میں دیکھا گیا ہے۔ کہاں۔ کب۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اور تم اسے کیسے جانتے ہو جب کہ تمہارے ریکارڈ کے مطابق تم اس سے پہلے کبھی نہیں ٹکرائے اور ویسے بھی تمہارا اس فیلڈ سے پہلے کبھی تعلق نہیں رہا اوور"۔۔۔ چیف باس نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس بار جان بینزے کو رالف سے ملنے والی تفصیل بتانی پڑی۔

"اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ریئلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ عمران تمہاری راہ پر چل نکلا ہے۔ اور اب میں سمجھ گیا ہوں کہ وہ تم تک کیسے پہنچ گیا ہے۔ یقیناً اس نے بانٹو سے معلومات حاصل کی ہوں گی اوور"۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں بے پناہ پریشانی تھی۔

"بانٹو سے۔۔۔ میں سمجھا نہیں باس اوور"۔۔۔ جان بینزے نے کہا۔



میں حقیقی حیرت تھی۔

"اوہ۔ تم نہیں جانتے۔ یہ عمران دنیا کا سب سے خطرناک آدمی ہے۔ ہم نے اسے روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن یہ ہمارے اہم ترین پروجیکٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس پر میں نے بانٹو کو اس کے قتل کے لئے وی۔ آئی مشن پر پاکیشیا بھیجا۔ اور ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اب تمہاری اطلاع کے بعد یہ بات یقینی ہو چکی ہے کہ بانٹو اسے قتل کرنے کی بجائے الٹا اس کے ہتھے چڑھ گیا ہے۔ اور عمران نے اس سے معلومات حاصل کی ہوں گی۔ اور بانٹو کا واٹر پاور سے رابطہ تمہارے ذریعے ہوا تھا۔ اس لئے لازماً اس نے اسے عمران کو تمہارے متعلق بتا دیا اور عمران تم تک پہنچنے کے لئے چل پڑا اوور"۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"باس۔ بانٹو میرے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ میں نے اپنے ... بارٹن کاپس کے کہنے پر آپ سے ذکر کیا تھا۔ اور پھر آپ کی اجازت سے میں نے بارٹن کاپس سے بات کی اور اسے خاص ... منع کر دیا تھا کہ وہ بانٹو کے سامنے میرا اس معاملے میں ذکر نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ بانٹو کو کبھی معلوم نہیں ہو سکا کہ میرا کوئی تعلق واٹر پاور سے ہے اوور"۔۔۔ جان بینزے نے کہا۔

"تو پھر اس نے اس بارٹن کے متعلق بتایا ہوگا اور بارٹن کاپس نے تمہارے متعلق۔ اور یہ تو اچھا ہوا کہ رالف کی وجہ سے تمہیں

اس کی اطلاع مل گئی ۔ اور اس سے بھی زیادہ بہتر یہ کام ہوا کہ تم نے
مجھے کال کر لیا ۔ کیونکہ بہرحال تم ان چند افراد میں شامل ہو جو گریٹ بال
کی سپیشل میٹنگز میں شامل ہوتے رہتے ہو ۔ اگر عمران تم تک پہنچ جاتا
تو پھر اُسے گریٹ بال اور وہاں سے مجھ تک پہنچنے میں دنیا کی کوئی
طاقت نہ روک سکتی ۔ کیونکہ تمہاری وجہ سے وہ گریٹ بال کے محفوظ
راستے سے بہرحال باخبر ہو جاتا اوور ۔۔۔۔۔ چیف باس نے
لہجے میں کہا ۔

" باس ایسی کوئی بات نہیں ۔ میں اس عمران اور اس کے
ساتھیوں کو ایئرپورٹ پر ہی گولیوں سے اڑا دوں گا اوور " ۔۔۔۔
جان بلیزرے نے کہا ۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو ۔ تم دنیا کے سب افراد کو
گولیوں سے اڑا سکتے ہو ۔ اور ہو سکتا ہے عمران کو بھی تم ختم کر دو
لیکن تم گریٹ بال کے محفوظ راستے سے باخبر ہو ۔ گو میں نے اس
راستے کو بند کرا دیا ہے ۔ لیکن پھر بھی میں اس سلسلے میں کسی قسم کا
رسک لینے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ اس لئے اب آخری چارہ کار
یہی رہ گیا ہے کہ میں اس کا راستہ مکمل طور پر روک دوں اوور "
چیف باس نے کہا ۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جان بلیزرے کوئی جواب
دیتا اچانک اس ڈبے میں یک لخت تیز روشنی کا جھماکا سا ہوا ۔ اور
جان بلیزرے بُری طرح چیختا ہوا دھڑام سے غسل خانے کے فرش
پر جا گرا ۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پورے جسم میں
آگ لگ گئی ہو ۔ یہ احساس بھی صرف چند لمحوں تک قائم رہا ۔ اور اس
کے بعد اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی ۔

" ہمیں جان بلیزرے صاحب سے ملنا ہے " ۔۔۔۔۔ عمران
نے ہوٹل پیراڈائز کے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر کہا ۔ وہ جوزف
اور جوانا کے ساتھ ابھی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن پہنچا
تھا ۔ اور ایئرپورٹ سے وہ سیدھا ہوٹل پیراڈائز ہی آیا تھا ۔
" یس سر ۔۔۔۔۔ میں انہیں اطلاع کر دیتا ہوں ۔ آپ کا نام " ۔
کاؤنٹر مین نے بڑے بااخلاق لہجے میں کہا ۔
" ہم ان کے دوست ہیں اور انہیں سرپرائز دینا چاہتے ہیں ۔
اس لئے آپ اطلاع نہ دیں بلکہ ان کا روم نمبر بتا دیں " ۔۔۔۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔
" ٹھیک ہے سر ۔۔۔۔۔ چھٹی منزل کمرہ نمبر پچیس " ۔۔۔۔ کاؤنٹر
مین نے جواب دیا ۔ اور دوسرے افراد سے مخاطب ہو گیا ۔ عمران

مڑا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی لفٹ نے انہیں [illegible] منزل پر اتار دیا۔ کمرہ نمبر پچیس کا دروازہ بند تھا۔ اور دروازے سے باہر جان بینزے کے نام کا کارڈ ایک خانے میں لگا ہوا تھا۔ [illegible] نے مطمئن انداز میں ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔ لیکن کچھ دیر انتظار کے باوجود جب اندر سے کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تو عمران نے دروازے کو دبایا دروازہ اندر سے لاک نہ تھا اس لئے کھل[illegible] چلا گیا۔ اور عمران اندر داخل ہوا۔ مگر اندر داخل ہوتے ہی وہ چونک پڑا۔ کیونکہ کمرہ خالی تھا۔ البتہ کرسیوں کے درمیان میز پر ایک رسالہ کھلا الٹا رکھا تھا۔ جوزف اور جوانا بھی اندر آ گئے تھے۔

عمران کی نظریں باتھ روم کے دروازے پر جم گئیں۔ وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھا اندر سے پانی گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اور عمران کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی پانی گرنے کی آواز کا مطلب تھا کہ جان بینزے باتھ روم میں موجود ہے۔

"ہمیں اس کے باہر نکلنے کا انتظار کرنا ہوگا"۔۔۔ عمران نے کہا اور جوزف اور جوانا نے سر ہلا دیئے۔ اور وہ وہیں دروازے کے پاس ہی کھڑے ہو گئے۔

"باس۔ پانی مسلسل چل رہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"۔۔۔ جوانا نے اچانک کہا تو عمران چونک پڑا۔ واقعی یہ عجیب سی بات تھی۔ وہ ایک لمحے کھڑا سوچتا رہا۔ پھر آگے بڑھا۔ اور اس نے باتھ روم کے دروازے پر دستک دی۔ لیکن دستک دینے کی وجہ سے دروازہ ذرا سا اندر کو کھل گیا۔ پانی اسی طرح بہہ رہا



تھا۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر دروازے کو ذرا سا اور دبایا۔ لیکن اس کے باوجود جب اندر سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو اس نے دروازہ پورا کھول دیا۔ اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے غسل خانے کے فرش پر ایک انسانی لاش پڑی ہوئی تھی۔ لیکن لاش کی حالت ایسی تھی کہ وہ کوئلے کی طرح سیاہ پڑ چکی تھی۔ ایسے جیسے کسی نے اسے زندہ ہی آگ میں جلا دیا ہو۔

"اوہ۔ یہ کس کی لاش ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اندر داخل ہوا۔ پانی کی ٹونٹی کھلی ہوئی تھی۔ اور لاش کے ساتھ ہی ایک سگریٹ کیس بھی پڑا تھا۔ لیکن وہ بھی اسی طرح سیاہ ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر خوفناک آگ بند کر دی گئی ہو۔ لاش کا چہرہ اور جسم کے کھلے حصے سیاہ تھے۔ لیکن اس کے لباس پر جلنے کا ذرا برابر بھی نشان نہ تھا۔ عمران نے ٹونٹی بند کی اور پھر جھک کر لاش کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ لاش کے جسم پر مکمل لباس تھا جیسے وہ باہر جانے کے لئے لباس بدل چکا ہو۔ یا باہر کہیں سے آیا ہو۔ اور اسے لباس بدلنے کی مہلت ہی نہ ملی ہو۔ تلاشی کے دوران اسے کوٹ کی جیب میں اعلیٰ برانڈ کے کھلے سگریٹ۔ ایک پرس۔ کی رنگ اور کرنسی نوٹوں کے علاوہ چھوٹی سی ٹیلی فون ڈائری ملی۔ اس نے باقی چیزیں تو واپس جیبوں میں ڈال دیں اور ڈائری اٹھا کر اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ لیکن ڈائری میں سوائے عام سے کاروباری اداروں کے ناموں اور ان کے فون نمبرز کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ البتہ ڈائری پر جان بینزے کا نام لکھا ہوا تھا۔

اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ لاش جان بینزے کی ہی تھی۔ عمران نے ڈائری اپنی جیب میں ڈالی اور پھر باتھ روم سے باہر آ گیا۔ اب وہ کمرے میں موجود بڑی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس میں جان بینزے کے لباس ٹنگے ہوئے تھے۔ لیکن نچلے خانے میں ایک خوبصورت اور قیمتی بیگ موجود تھا جس کی زپ کھلی ہوئی تھی۔ عمران نے بیگ اٹھایا اور اسے میز پر الٹ دیا۔ بیگ میں عام استعمال کی مختلف چیزیں تھیں۔ کرنسی نوٹوں کی چند گڈیاں بھی تہہ میں موجود تھیں۔ لیکن ان کے علاوہ کوئی خاص چیز نہ تھی۔ عمران نے بیگ کے خفیہ خانے تلاش کرنے شروع کر دیئے۔ اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ بیگ کی تہہ کی دائیں سائیڈ میں ایک خفیہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اس خانے میں سے نیلے رنگ کی جلد کی ایک لمبی لیکن پتلی سی ڈائری نکلی۔ عمران اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ یہ جان بینزے کی ذاتی ڈائری تھی۔ جس میں اس نے کچھ خاص واقعات کے علاوہ بہت سی عورتوں کے نام اور ان کے متعلق اپنی آرا وغیرہ لکھی ہوئی تھیں لیکن پھر ایک صفحہ کھولتے ہی عمران چونک پڑا۔ اس صفحے پر گریٹ بال کے الفاظ موجود تھے۔ جس کے نیچے ایک نقشہ سا بنا ہوا تھا۔ اس نقشے کے نیچے چند لائنوں میں اس کی تفصیلات درج تھیں۔ اور آگے ایک نام لکھا ہوا تھا ڈاگ بل۔ عمران چند لمحے غور سے ان الفاظ کو دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ڈائری کے اور ورق چیک کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کہیں اس کے کام کے کوئی الفاظ موجود نہ تھے۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈالی اور پھر واپس



دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"آؤ بھئی۔ ہمارے آنے سے پہلے ہی جان بینزے کے پاس ملک الموت پہنچ گیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف اور جوانا سے کہا جو خاموش کھڑے ہوئے تھے۔

"لیکن یہ مرا کیسے ماسٹر۔ اس کی لاش دیکھ کر تو ایسے لگتا ہے جیسے اسے کسی نے آگ میں جلا دیا ہو لیکن اس کا لباس سلامت ہے" جوانا نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"یہ کارنامہ مخصوص ریز کا ہے۔ وہ ڈبیہ یقیناً کوئی خاص ٹرانسمیٹر ہو گا۔ جس کے اندر یہ ریز پہلے سے بند تھیں۔ اور پھر شاید کوئی کال کرتے وقت وہ ریز آن ہو گئیں۔ بہرحال ہمارا مقصد حل ہو گیا ہے" عمران نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"کیا ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگ گیا ہے۔ کہاں ہے وہ" ——— جوانا نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہیڈ کوارٹر کا تو نہیں البتہ گریٹ بال کے ایک مخصوص آدمی کا علم ہو گیا ہے۔ تم کسی ڈاگ بل کو جانتے ہو" ——— عمران نے کھلے لفظوں میں بات کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اس وقت لفٹ میں صرف وہ تینوں تھے۔ اس لئے وہ کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ جوانا نے انکار میں سر ہلا دیا۔ لفٹ سے نکل کر وہ تینوں اطمینان سے چلتے ہوئے ہوٹل سے باہر آ گئے۔ کاؤنٹر پر چونکہ خاصا رش تھا۔ اس لئے کاؤنٹر مین انہیں واپس جاتے ہوئے دیکھ ہی نہ سکا۔

باہر نکل کر عمران پیدل ہی فٹ پاتھ پر چل پڑا۔ اور پھر ایک سڑک پر

گھومنے کے بعد وہ ایک ایسے بازار میں پہنچ گیا جہاں سپر مارکیٹ
تھیں۔

"اب ہم نے فوری طور پر میک اپ کرنا ہے۔ کیونکہ جیسے ہی
جان جینز کی لاش دستیاب ہو گی کاؤنٹر مین نے ہمارے حلیے
پولیس کو بتا دینے ہیں۔ اور پھر پولیس نے ہمیں ایک قدم بھی آگے
نہیں بڑھنے دینا۔ اور ابھی ہم نے اس ڈاگ بل کو بھی تلاش کرنا
ہے۔ نجانے وہ کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر باس جان کارلو کے پاس چلتے ہیں۔ وہ میرا بہترین دو
ہے۔ وہاں سے ہمیں ہر قسم کا تعاون مل سکتا ہے اور وہ یقیناً ا
ڈاگ بل کو بھی جانتا ہو گا"۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"اس سے بھی مل لیں گے۔ کچھ نہ کچھ تو بدل ہی لیں۔ تم علیحدہ علیحدہ
ہو کر باہر ہی رک جاؤ۔ میں اندر جا کر اپنے اور تمہارے لئے لبا
بھی لے آتا ہوں اور ریڈی میڈ میک اپ کا سامان بھی۔ پھر ہم
مارکیٹ کے ٹوائلٹس میں جا کر لباس بھی تبدیل کر لیں گے اور ریڈی
میڈ میک اپ بھی۔ اس طرح کم از کم ہم اطمینان سے تمہارے
دوست تک پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر خود تیز تیز
قدم اٹھاتا ایک سپر مارکیٹ کے گیٹ میں داخل ہو گیا۔ جوزف
جوانا علیحدہ ہو کر دکانوں کے شو کیسوں کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے
خریداری کے لئے کوئی نئی چیز تلاش کر رہے ہوں۔

"یہ لو پیکٹ۔ اور اندر چلے جاؤ"۔۔۔۔ اچانک جوانا کے قریب
سے عمران کی آواز سنائی دی اور جوانا نے چونک کر اسے دیکھا



حالانکہ وہ اُسے مارکیٹ کے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔
لیکن اس وقت اس کے ذہن میں ذرا بھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ آنے والا
عمران ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن اب اس کی آواز سن کر اُسے معلوم ہوا کہ
پہلے سے یکسر مختلف آدمی عمران ہی ہے۔ عمران نے نہ صرف پہلے سے
بالکل مختلف لباس پہنا ہوا تھا بلکہ اس کے چہرے اور بالوں کا رنگ
تک بدل چکا تھا۔ اس کی آنکھوں پر ہلکے سرخ رنگ کے چوڑے
شیشوں والی عینک تھی۔ اس نے ہاتھ میں دو شاپنگ بیگ پکڑے
ہوئے تھے۔

"اوہ۔ آپ"۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر کہا۔ اور عمران نے مسکراتے
ہوئے ایک بیگ اُسے پکڑا دیا۔

"اس میں ریڈی میڈ میک اپ بھی ہے۔ اور واپسی میں اپنا موجودہ
لباس اسی بیگ میں ڈال کر ویسٹ ڈرم میں پھینک دینا"۔۔۔۔ عمران
نے کہا اور جوانا اس کے ہاتھ سے بیگ پکڑ کر سر ہلاتا ہوا اس طرف
کو چل پڑا جدھر ٹوائلٹس کی ایک لمبی سی قطار موجود تھی اور عمران
اب جوزف کی طرف بڑھ گیا جو مارکیٹ کی دوسری طرف شو کیسوں کے
معائنے میں ابھی تک مصروف تھا۔ اس نے جوزف کو وہی ہدایات
دے کر دوسرا شاپنگ بیگ دیا اور جوزف بھی جوانا کی طرح ٹوائلٹس
کی طرف بڑھ گیا۔ عمران انہیں بھیجنے کے بعد خود ایک طرف بنے
ہوئے پبلک فون بوتھس کی قطار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہ بوتھ
منتخب کیا جس سے غیر ملکی کال کی جا سکتی تھی۔ اور پھر اس نے فون
پر لگے ہوئے ڈایا گرام کو غور سے دیکھتے ہوئے اس میں سے

پاکیشیا کا نام چیک کیا۔ اس پر پاکیشیا کے لئے کال کی رقم بھی تحریر تھی۔ یہاں ایکریمیا میں چونکہ ٹیلی فون کے سرکاری ادارے کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ کمپنیاں بھی کام کرتی تھیں۔ اس لئے مقابلے کے تحت ہر کمپنی کی کوشش ہوتی تھی کہ وہ کم سے کم ریٹس رکھ کر زیادہ سے زیادہ گاہک بنا سکے۔ یہی وجہ تھی کہ ہر کمپنی کے ریٹس دوسرے سے مختلف ہوتے تھے۔ عمران نے ریٹس دیکھ کر دو چھوٹے نوٹ جیب سے نکال کر انسٹرومنٹ میں بنے ہوئے مخصوص خانے میں ڈالے اور پھر ڈایاگرام پر پاکیشیا کے سامنے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے انسٹرومنٹ کے اوپر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سے سٹلائٹ کے ذریعے فوری رابطہ قائم ہو چکا ہے۔ یہ ایسا سسٹم تھا جو مکمل طور پر خودکار تھا۔ اُسے کوئی کوڈ نمبر وغیرہ ڈائل نہ کرنے تھے۔ اس بلب کے جلنے کے بعد اس نے صرف اپنے مطلوبہ نمبر ملانے تھے جیسے وہ پاکیشیا میں ہی بیٹھ کر کال کر رہا ہو۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے دانش منزل کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ایکسٹو" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"طاہر۔ میں عمران بول رہا ہوں ولنگٹن سے۔ تم نے گریٹ بال کے سلسلے میں انتظامات مکمل کر لئے۔ مجھے اس کے لئے ایک محفوظ راستے کا علم ہو گیا ہے۔ صرف مزید تفصیلات کی تلاش میں ہوں۔ وہ تفصیلات ملتے ہی میں واپس آ جاؤں گا" ـــــ عمران



نے کہا۔

"انتظامات تو مکمل ہو چکے ہیں، کیا اس مخصوص راستے کے لئے کوئی خاص انتظامات کرنے ہوں گے" ـــــ بلیک زیرو نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ بہرحال بنیادی انتظامات تو وہی رہیں گے۔ ٹیم کو بھی تیار رکھنا۔ اب میں مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بوتھ سے باہر آ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔ میڈ می میک اپ کی وجہ سے ان کے حلیوں میں اتنی تبدیلی بہرحال پیدا ہو گئی تھی کہ پہلی نظر میں وہ پہچانے نہ جا سکتے تھے۔ لباس بھی تبدیل ہو چکے تھے۔

"اب جان کارلو کے پاس چلنا ہے" ـــــ جوانا نے کہا۔

"فی الحال ہم اس کے پاس نہیں جا رہے۔ پہلے اولڈ پارک سے ملنا بے حد ضروری ہے۔ وہ گریٹ بال کے علاقے میں طویل عرصے تک رہا ہے۔ اگر وہ زندہ ہوا تو اس سے اس خصوصی راستے کے بارے میں انتہائی بیش قیمت معلومات مل سکتی ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔

پاکیشیا کا
تھی۔۔

سرخ رنگ کی سپورٹس کار ولنگٹن کی فراخ سڑک پر اس قدر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی جیسے وہ عام سڑک پر چلنے کی بجائے کسی ورلڈ موٹر ریس میں شریک ہو۔ کار کی چھت اور دونوں سائیڈوں پر سنہرے رنگ میں ایک لومڑی کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ لیکن ایکریمیا میں یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ یہاں کے منچلے اپنی کاروں پر ایسی تصویریں بنواتے تھے جو انہیں پسند آتی تھیں اور یہ تو صرف لومڑی کی تصویر تھی جب کہ ایکریمیا میں تو ایسی کاریں بھی کھلے عام سڑکوں پر دوڑتی پھرتی تھیں جن پر ایسے ایسے مناظر پینٹ ہوتے تھے کہ انہیں دیکھ کر بے شرم سے بے شرم آدمی کی نگاہیں بھی ایک بار تو شرم سے جھک جاتی تھیں۔

کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک خوب صورت ایکریمی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے سر پر مخروطی سی مخمل کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اس



ی کا رنگ سرخ تھا۔ اور اس پر سنہرے رنگ کی آڑھی ترچھی لہریں بنی ہوئی تھیں۔ اس کے شاہ بلوط رنگ کے بال ٹوپی کے نیچے سے دھوں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کے جسم پر بھی سرخ رنگ کا تی چست لباس تھا جس پر جگہ جگہ سنہرے رنگ کی لومڑی کی ویریں بنی ہوئی تھیں۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی کہ یک لخت ش بورڈ کی طرف سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی ہلکی سی آواز سنائی ی۔ اور اس آواز کو سنتے ہی سیٹ پر بیٹھی ہوئی لڑکی بُری طرح ک پڑی۔ لڑکی نے کار کی رفتار آہستہ کر دی اور پھر اس نے ے سائیڈ پر لے جانے کا مخصوص اشارہ چلا دیا۔ اس کے ساتھ وہ کار کو سائیڈ پر آہستہ آہستہ کرنے لگی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد ئیں طرف واقع سارے روڈ ٹریفک کو کراس کرتی ہوئی سائیڈ ہوئی پارکنگ کی ایک مخصوص جگہ پر اُسے روک دیا ——

ی مسلسل بج رہی تھی۔ اور کار روک کر لڑکی نے ڈیش بورڈ کے موجود فون رسیور نکال کر کان سے لگا لیا۔

"ہیلو ہیلو —— گیری کالنگ ہیلو" —— ایک تیز آواز سنائی ۔ اور لڑکی یہ آواز سنتے ہی چونک پڑی۔

"اوہ گیری۔ تم کہاں سے بول رہے ہو" —— لڑکی جس کا نام تھا نے چونک کر پوچھا۔

"میں نارا کی میں ہوں ڈیئر۔ اور میں نے تمہارے لئے ایک شاندار ڈھونڈھ نکالا ہے" —— گیری کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی

ہی۔

"شاندار کام۔ اچھا ۔۔۔ کس قدر شاندار ہے۔ ذرا تفصیل تو بتاؤ" لڑکی نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"مذاق نہیں کر رہا۔ واقعی شاندار ہے۔ پچاس لاکھ ڈالر اور وہ بھی نقد۔ کہو ہے شاندار" ۔۔۔ گیری کی آواز سنائی دی۔

"پچاس لاکھ ڈالر ۔۔۔ اوہ۔ یہ کوئی نیا مذاق ہے" ۔۔۔ لڑکی نے حیرت سے سیٹی بجاتے ہوئے کہا۔

"بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے یقین تھا کہ پچاس لاکھ ڈالر کا سن کر تم آدھے ایکریمیا کو قتل کرنے پر تیار ہو جاؤ گی۔ اس لئے میں نے کام پکڑ بھی لیا ہے۔ اور یہ رقم تمہارے اکاؤنٹ میں جمع بھی ہو چکی ہے" ۔۔۔ گیری نے کہا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ میرے اکاؤنٹ میں پچاس لاکھ ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔ ویری گڈ۔ اب تو واقعی میں آدھے ایکریمیا کو بھی قتل کر سکتی ہوں۔ اب جلدی سے کام بھی بتا دو" ۔۔۔ لڑکی کے لہجے میں بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"صرف ایک آدمی کو قتل کرنا ہے" ۔۔۔ گیری شاید تھوڑی تھوڑی تفصیل بتا کر لطف لے رہا تھا۔

"ایک آدمی کو قتل کرنا ہے۔ اور معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو۔ یا پھر ایکریمیا کے صدر کو تو قتل نہیں کرنا" ۔۔۔ لڑکی پہلے سے بھی زیادہ حیران ہو کر بولی۔

"میں نشے میں نہیں ہوں ڈیئر۔ اور تمہارے بغیر تو میں ساری دنیا



کی شراب بھی پی جاؤں تب بھی نشہ نہیں ہوتا۔ اور ایکریمیا کے صدر کو بھی قتل نہیں کرنا۔ ایک عام سے آدمی کو قتل کرنا ہے۔ اور یہ کام بھی ولنگٹن میں ہونا ہے" ۔۔۔ گیری نے جواب دیا۔

"پھر یقیناً تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے گیری۔ ایک عام آدمی کو قتل کرنے کا معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر کوئی دے سکتا ہے" ۔۔۔ لڑکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو وہ عام سا آدمی ہے۔ ایک پاکیشیائی ہے۔ لیکن اس کے متعلق جو تفصیلات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اسے قتل کرنا ایکریمیا کے صدر کے قتل سے زیادہ مشکل ہو گا۔ اور آج تک کی دنیا کے بڑے سے بڑے پیشہ ور قاتل اسے قتل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اور ایک اور بات بھی بتا دوں۔ یہ کام میں نے اس لئے بھی لے لیا ہے کہ تم اکثر کہتی رہتی تھیں کہ تم کبھی نہ کبھی اپنی ماں مادام بریتھا کے قتل کا انتقام لو گی۔ تو یہ آدمی تمہاری ماں کا قاتل ہے" ۔۔۔ گیری نے کہا۔ اور بیونا اس بری طرح اچھل پڑی جیسے سیٹ کے سپرنگوں میں الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا مطلب علی عمران سے ہے" ۔۔۔ بیونا نے چیختے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ وہی علی عمران جسے قتل کرنے کے لئے تمہاری ماں مادام بریتھا مسٹر کلمنڈ کو لے کر پاکیشیا گئی تھی۔ اور پھر ہلاک کر دی گئی۔ اور نہ صرف ہلاک کر دی گئی بلکہ پوری تنظیم ہی ختم ہو گئی۔ اور بریتھا کا ساتھی وہ حبشی جوانا اسی علی عمران کا ملازم بھی ہو گیا۔ اور یہ بھی بتا دوں

کہ یہ جوانا اس وقت بھی علی عمران کے ساتھ واشنگٹن آیا ہوا ہے۔" گیری نے کہا۔

"اوہ اوہ ——— کیا تم واقعی سچ کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اس کے قتل کے لئے تو اگر مجھے ایک ڈالر بھی نہ دیا جاتا تب بھی میں یہ کام کرتی۔ ماں کے قاتل سے انتقام کے لئے ہی تو میں نے یہ پیشہ اختیار کیا ہے۔ ورنہ جب میری ماں قتل ہوئی تھی اس وقت میں یونیورسٹی کی ایک عام سی طالبہ تھی۔ اور مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ میری ماں کا تعلق کسی پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم سے ہے۔ لیکن جب میں نے ماں کے مرنے کے بعد اس کے ذاتی کاغذات چیک کئے تب مجھے اس ساری تفصیلات کا علم ہوا۔ میری ماں باقاعدہ ڈائری لکھنے کی عادی تھی۔ اور اس نے پاکیشیا جانے سے پہلے اس عمران والے مشن کی پوری تفصیلات لکھی تھیں۔ اس سے مجھے اس عمران کے متعلق معلوم ہوا تھا۔ اور میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اپنی ماں کے قاتل کو اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گی۔ لیکن پھر میں نے مختلف ذرائع سے جب اس عمران کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے احساس ہوا کہ اسے قتل کرنے کے لئے مجھے طویل ٹریننگ اور پختگی کی ضرورت ہے۔ چنانچہ میں نے ٹریننگ لینا شروع کر دی۔ اس کے بعد تم سے ملاقات ہوئی اور پھر تمہاری وجہ سے میں عملی میدان میں آگئی۔ اور تم حالانکہ ایکریمیا کے معروف قاتل تھے۔ لیکن چونکہ میرے سینے میں انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی اس لئے تم نے دیکھا کہ آج گولڈن فاکس کا نام ایکریمیا کی زیر زمین



دنیا میں دہشت بن چکا ہے۔ اور اب میں سمجھتی ہوں کہ مجھ میں اتنی پختگی آچکی ہے کہ اب میں اس عمران کو آسانی سے قتل کر سکتی ہوں۔ وہ ڈیئر گیری۔ آج تم نے درحقیقت مجھے ایک بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ کہاں ہے یہ عمران اور وہ جوانا جس نے میری ماں کے قتل کے بعد اس کا انتقام لینے کی بجائے اس کے قاتل کی ملازمت اختیار کر لی۔ میں اس کا بھی خاتمہ کروں گی" ——— بیولا نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ میں نے سنا ہے وہ عمران خوب صورت بھی ہے اور باتیں بھی ایسی کرتا ہے کہ لڑکیاں اس پر پروانوں کی طرح نچھاور ہونے لگ جاتی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ پچاس لاکھ ڈالر کے بدلے میں اپنی خوب صورت ترین بیوی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھوں" ——— گیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میں لڑکی نہیں عورت ہوں اور دوسری بات یہ کہ عمران لاکھ خوب صورت ہو بہرحال گیری سے زیادہ خوبصورت نہیں ہو سکتا۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ جس کی موت پر مجھے پچاس لاکھ ڈالر بھی مل رہے ہوں۔ اور میرا انتقام بھی پورا ہو رہا ہو۔ اس کے بعد تو تمہاری تشویش قطعی بے جا ہے" ——— بیولا نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"تمہیں پتہ ہے میں نے پچاس لاکھ ڈالر پیشگی کیوں حاصل کئے اور فوراً تمہارے اکاؤنٹ میں کیوں جمع کرائے۔ اس لئے کہ مجھے معلوم ہے تم پورے اسرائیل کے یہودیوں کو ملا کر بھی دو

معاملے میں ان سے بڑی یہودن ہو۔ اس لئے عمران چاہے پرستان
کا شہزادہ ہی کیوں نہ ہو۔ تمہیں اس کی نسبت پچاس لاکھ ڈالروں میں
زیادہ کشش محسوس ہوگی۔" ——— گیری نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم مجھے اس طرح یہودن کہہ رہے ہو جیسے تم خود یہودی
نہ ہو۔ مجھے اب بھی یقین ہے کہ تم نے پچاس لاکھ ڈالروں میں سے
اپنا حصہ ضرور کاٹ لیا ہوگا۔ بہرحال مجھے اس مشن کی تفصیل بتاؤ۔
گولڈن فاکس کو کس نے ہائر کیا ہے۔ اور اس قتل کے لئے میرے
پاس کتنا وقت موجود ہے۔ اور وہ قاتل عمران اس وقت کہاں ہے
ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اب میرے لئے ایک ایک لمحہ قیامت
کا لمحہ بن چکا ہے"۔ ——— یولا نے فقرے کے آخر میں بے حد
سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک بہت بڑی یہودی تنظیم ہے واٹر پاور۔ اس نے ہمیں
ہائر کیا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ تمہارے متعلق ان کے
پاس رپورٹیں موجود تھیں اس لئے تمہارا انتخاب کیا گیا۔ پھر ایک
ذریعے سے مجھ سے رابطہ قائم ہوا۔ اور جب مجھے تفصیلات کا
علم ہوا تو میں رضامند ہوگیا۔ میں نے عمران کی اہمیت کے پیش نظر
پچاس لاکھ ڈالر مانگے اور وہ بھی پیشگی۔ میرا خیال تھا کہ آخر یہودی
تنظیم ہے پچاس لاکھ مانگوں گا تو پانچ لاکھ مل ہی جائیں گے۔ لیکن
میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب وہ فوراً ہی پچاس لاکھ میں رضامند
ہو گئے۔ اور انہوں نے کیش پے منٹ بھی کر دی۔ یہ سارا معاملہ
آج سے ایک گھنٹہ پہلے شروع ہوا اور اس دوران مکمل بھی ہو



گیا۔ اب جہاں تک عمران کی یہاں ولنگٹن میں موجودگی کا تعلق ہے
مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ جوانا اور ایک اور حبشی کے ساتھ دو گھنٹے
پہلے ولنگٹن پہنچا ہے۔ وہ یہاں واٹر پاور کے ایک اور رکن کے پیچھے آیا
تھا لیکن واٹر پاور کے چیف باس کو اطلاع مل گئی اور اس نے عمران
کے اس آدمی تک پہنچنے سے پہلے ہی اپنے اہم رکن کو ہلاک کر دیا۔
اس کے بعد اس نے ہم سے رابطہ قائم کیا۔ اس لئے بس اتنا معلوم
ہے کہ عمران اور اس کے حبشی ساتھی ولنگٹن میں موجود ہیں۔ واٹر پاور
کا وہ آدمی پیراڈائز میں رہ رہا تھا۔ اور وہیں اسے ہلاک کیا گیا۔ اس
لئے یقیناً عمران اور اس کے ساتھی وہیں آئے ہوں گے۔ ان کے
بارے متعلق معلومات وہاں سے مل سکتی ہیں۔ ویسے مجھے بتایا گیا ہے کہ
عمران ایکریمین میک اپ میں ہے۔ لیکن ظاہر ہے وہ میک اپ
بدل بھی سکتا ہے۔ اس لئے اس کو تلاش کرنا ہمارا اپنا کام ہے۔
جہاں تک وقت کا تعلق ہے تو وقت طے نہیں ہوا۔ بہرحال اسے قتل کرنا ہے۔
اور اس کا کٹا ہوا سر ہم نے واٹر پاور تک پہنچانا ہے۔ اگر تم کہو تو
میں ولنگٹن آجاؤں۔ تاکہ مل کر اسے تلاش کریں" ——— گیری نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں آجاؤ۔ میں بہرحال اسے تلاش کرنا شروع کر دیتی ہوں اور
لیکن سنو تم میری عادت جانتے ہو۔ اس مشن کے دوران میں جو
کچھ بھی کروں تم نے قطعی مداخلت نہیں کرنی" ——— یولا نے
سخت لہجے میں کہا۔

"مجھ سے زیادہ تمہارے اصول اور کون جانتا ہوگا۔ اس لئے

تم فکر نہ کرو۔ تم چاہے عمران کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر رقص کر
رہو۔ میں مداخلت نہیں کروں گا۔ اچھا اب اجازت۔ اب و
دلنگٹن میں ہی ملاقات ہوگی"۔۔۔ گیری نے کہا۔ اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ ہیولا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
رسیور واپس رکھ دیا۔

"میں تمہیں ہر صورت میں تلاش کروں گی عمران۔ میں نے تم
بہت پرانا حساب چکانا ہے"۔۔۔ ہیولا نے بڑبڑاتے ہو
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار چلائی اور اُسے سڑک پ
آ کر اگلے چوک سے اس نے موڑ کاٹا اور دائیں طرف جانے وال
پر بڑھ گئی۔ اب وہ جلد از جلد پیراڈائز پہنچنا چاہتی تھی۔ لیکن پھر اچا
اُسے ایک خیال آیا تو اس نے کار ایک بار پھر سائیڈ پر کر کے رو
دی۔ سر سے ٹوپی اتار کر اس نے پچھلی سیٹ پر رکھ دی اور سائیڈ
کو اس طرح اوپر اٹھایا جیسے ڈھکن کھلتا ہے۔ نیچے سیٹ جتنا ہی خا
تھا۔ اس میں سے اس نے ایک بیگ نکالا اور پھر سیٹ بند کر
اس نے بیگ کھولا اور بیگ کے اندر جینز اور سنہرے رنگ کی
ایک خوب صورت لیڈیز شرٹ موجود تھی۔ اس نے مڑ کر کار کے
ڈیش بورڈ کے ساتھ لگے ہوئے بٹنوں کے پینل میں سے ایک بٹ
دبایا تو کار کے سارے شیشوں پر سیاہ رنگ کی چادر سی چڑھ گئی
اب باہر سے اُسے کسی طرح بھی نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے پہ
ہوا لباس اتارا اور پھر بیگ میں سے نکلا ہوا لباس پہننے میں مصروف
ہوگئی۔ لباس پہننے کے بعد اس نے بیگ کے اندر موجود مخصوص ا



لباس کی خفیہ جیبوں میں ایڈجسٹ کیا۔ اور اتارا ہوا لباس اور پچھلی
ٹ پر پڑی ہوئی ٹوپی اٹھا کر اسے تہہ کر کے اسی بیگ میں بند کر
بیگ کو واپس سیٹ کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھ کر
نے سیٹ بند کی اور پھر بٹن دبا کر شیشوں پر آ جانے والی سیاہ
رشنائی اور کار آگے بڑھا دی۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار پیراڈائز ہوٹل کی وسیع و عریض پارکنگ
روک چکی تھی۔ کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہال کی طرف
ڑھ گئی۔ ہال میں داخل ہوتے ہی وہ سیدھی کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔
پھر کاؤنٹر پر موجود لڑکی کو دیکھ کر اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی ابھر
کیونکہ کاؤنٹر پر موجود لڑکی شیف اس کی خاصی گہری دوست تھی۔

"اوہ ہیولا۔۔۔ تم اور یہاں۔ خیریت"۔۔۔ کاؤنٹر گرل شیف
حیرت بھرے انداز میں ہیولا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں۔۔۔ میرا یہاں آنا منع ہے۔ ایک پیگ ریڈ ہارس
تو دو"۔۔۔ ہیولا نے کاؤنٹر پر کہنیاں ٹکاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے نہیں۔ تم خود ہی تو کہتی ہو کہ ان بڑے ہوٹلوں سے تمہیں
نفرت ہوتی ہے۔ جہاں ہر شخص تکلفات میں جکڑا ہوا نظر آتا ہے۔
س لئے کہہ رہی تھی"۔۔۔ شیف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر
ہیولا کے لئے جام تیار کرنے لگی۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ میں کرائم رپورٹر ہوں اور مجھے کرائم کی
شبو میلوں دور سے آ جاتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہاں
وئی قتل ہوگیا ہے"۔۔۔ ہیولا نے جام اٹھا کر چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تمہیں درست معلوم ہوا ہے۔ نارا گک میں کاسموس کلب کے مالک جان بینزرے کا قتل ہوا ہے۔ تفصیلات تمہیں پولیس ہیڈ کوارٹر سے مل سکتی ہیں" ۔۔۔۔ شیفی نے جواب دیا۔

"بس۔ تمہارے ہوتے اب مجھے پولیس ہیڈ کوارٹر جانا پڑے گا" ۔۔۔۔ بیولا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور شیفی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ بات نہیں۔ میری ڈیوٹی ابھی شروع ہوئی ہے مجھ سے پہلے فریڈ یہاں موجود تھا اس کی ڈیوٹی کے دوران یہ سب کچھ ہوا۔ اس لئے مجھے واقعی تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا علم ہے جتنا میں نے تمہیں بتا دیا" ۔۔۔۔ شیفی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پولیس نے آخر میں بیانات وغیرہ لئے ہوں گے کچھ قاتلوں کا پتہ چلا" ۔۔۔۔ بیولا نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"فریڈ نے بتایا ہے کہ آخری بار تین افراد جان بینزرے سے ملنے آئے تھے۔ ان میں سے ایک ایکریمین اور دو لمبے تڑنگے حبشی تھے وہ اُسے واپس جاتے دکھائی نہیں دیئے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے" ۔۔۔۔ شیفی نے جواب دیا۔

"او۔کے۔ بہت شکریہ۔ باقی تفصیلات میں پولیس سے حاصل کروں گی۔ جام کے پیسے دوں" ۔۔۔۔ بیولا نے جام سے آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا

"ارے نہیں بیولا یہ میری طرف سے ہو گیا ہے۔ اس وقت



ڈیوٹی پر ہوں ورنہ بیٹھ کر گپ شپ لگاتے" ۔۔۔۔ شیفی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر بس جام کے لئے شکریہ" ۔۔۔۔ بیولا نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس گیٹ کی طرف مڑ گئی۔ شیفی سے اُسے یہ بات کنفرم ہو گئی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں آئے ضرور تھے اور ظاہر ہے یہی جان بینزرے ہی داڑ پاور کا خاص آدمی ہو گا۔ اور وہ پہلے ہی قتل ہو چکا ہو گا۔ اس لئے وہ چھپ کر واپس نکل گئے ہوں گے۔ تب ہی کاؤنٹر مین فریڈ کا یہ بیان تھا کہ اس نے انہیں واپس جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بہرحال اب اس نے اس عمران کو تلاش کرنا تھا۔ لیکن ولنگٹن ایک بین الاقوامی شہر تھا یہاں کی آبادی بھی بے پناہ تھی اس لئے بغیر کسی خاص کلیو کے وہ انسانوں کے اس جنگل میں سے عمران کو کیسے تلاش کرتی۔ جب کہ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ عمران میک اپ کا بھی ماہر ہے۔ یہاں بھی وہ ایکریمی میک اپ میں آیا تھا۔ اور ہو سکتا ہے یہاں سے نکلنے کے بعد اس نے اور اس کے ساتھیوں نے میک اپ بدل لیا ہو۔ یہی سوچتی ہوئی ہوٹل سے نکل کر پارکنگ میں پہنچی اور پھر اُسے اچانک خیال آیا کہ اگر یہ لوگ ایئرپورٹ سے سیدھے یہاں ہوٹل آئے ہیں تو لازمی ٹیکسی پر آئے ہوں گے۔ اور پھر ظاہر ہے یہاں سے نکلنے کے بعد بھی انہوں نے ٹیکسی ہی حاصل کی ہو گی۔ اس لئے ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے دو حبشیوں اور ایک ایکریمی کا گروپ بتا کر معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہی سوچتی ہوئی وہ کار میں بیٹھی اور پھر چند لمحوں بعد اس

کی کار مختلف سڑکوں پر ہوتی ہوئی ٹیکسی ہیڈ کوارٹر کی وسیع عمارت میں داخل ہو گئی۔ ولنگٹن میں ٹیکسی کاروں کا ایک مربوط نظام تھا۔ ہر ٹیکسی ہیڈ کوارٹر سے چلتی تھی۔ اور فارغ ہونے کے بعد وہیں آتی تھی۔ اور فون کے ذریعے ان کا رابطہ بھی ہیڈ کوارٹر سے رہتا تھا۔ اور ہیڈ کوارٹر سے بھی ان سے فون پر بات چیت کی جا سکتی تھی۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ اگر عمران وغیرہ واقعی کسی ٹیکسی پر گئے ہیں تو وہ ان کو ٹریس کر سکتی ہے۔ کار ایک طرف روک کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہیڈ کوارٹر کے چیف سپروائزر کے ڈیسک پر پہنچ گئی۔

"مجھے ایک پریشانی ہے۔ کیا آپ میرے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں" ہیولا نے سپروائزر کے پاس پہنچتے ہوئے کہا۔

"ٹیکسی کے سلسلہ میں کوئی پریشانی ہے" ادھیڑ عمر سپروائزر نے چونک کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ ورنہ اب میں اپنی خاندانی پریشانیاں تو آپ کے پاس نہیں لے آ سکتی تھی" ہیولا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور چیف سپروائزر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کے ساتھ تعاون کے لئے تو ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ فرمایئے" سپروائزر نے ہیولا کو ساتھ پڑی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے تین دوستوں کو تلاش کرنا چاہتی ہوں وہ ہوٹل پیراڈائز یا اس کے آس پاس کے علاقے سے ٹیکسی میں سوار ہو کر کہیں گئے ہیں۔ میرا ان سے ملنا انتہائی ضروری ہے۔ ان میں سے ایک ایکریمین



اور دو حبشی ہیں" ہیولا نے کہا۔

"ان کے حلیے وغیرہ بتا دیں تو آسانی رہے گی" سپروائزر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"حلیے تو ان سے ملنے کے بعد ہی بتا سکتی ہوں۔ ایک کاروباری مسئلہ تھا۔ میں نے ان سے ہوٹل پیراڈائز میں وقت مقرر کر رکھا تھا۔ اور شناخت کے لئے ٹیبل ریزرو تھی۔ لیکن وہاں کوئی قتل ہو گیا۔ اس لئے وہ لوگ بغیر کچھ بتائے چلے گئے۔ کام انتہائی ضروری ہے۔ میرے مستقبل کا مسئلہ ہے۔ بہرحال وہ ایک ایکریمی اور دو حبشی ہیں" ہیولا نے کہا۔ اور سپروائزر نے سر ہلا دیا۔ اس کے بعد اس نے سامنے پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس سر" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"سیکٹر فور کے تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو جنرل کال دو کہ اگر ان میں سے کسی نے ہوٹل پیراڈائز یا اس کے آس پاس کے علاقے سے ایک ایکریمی اور دو حبشیوں کو پک کیا ہو تو وہ براہ راست مجھ سے بات کرے" سپروائزر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور سپروائزر نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ لوگ ٹیکسی میں سوار ہوئے ہیں تو ابھی پتہ چل جائے گا" سپروائزر نے کہا اور ہیولا نے سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چار منٹ بعد ہی میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سپروائزر نے

رسیور اٹھا لیا۔ ہیولا کے چہرے پر بھی اشتیاق امڈ آیا۔
"یس چیف سپروائزر ہیڈ کوارٹر" ــــــ سپروائزر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"سر۔ میں نائنٹی تھری جیکب بلسن بول رہا ہوں۔ جنرل کال مجھے ملی ہے۔ میں نے ہوٹل پیراڈائز کے قریب ڈیلے روڈ کے ٹیکسی اسٹینڈ سے ایک ایکریمین اور دو لمبے تڑنگے حبشیوں کو پک کیا ہے۔ اور انہیں میں نے اولڈ بیلی روڈ پر پارک ولا کے گیٹ پر ڈراپ کیا ہے" ــــــ ٹیکسی ڈرائیور جیکب بلسن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
"اولڈ بیلی روڈ پارک ولا۔ کتنی دیر ہوئی ہے وہاں ڈراپ کئے" سپروائزر نے پوچھا۔
"زیادہ سے زیادہ بیس منٹ ہوئے ہوں گے جناب" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور سپروائزر نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔
"وہ میرے خیال میں وہیں ہوں گے مس۔ اگر وہ وہاں سے روانہ ہو جاتے تو لازماً دوسری کال بھی آجاتی" ــــــ سپروائزر نے کہا۔
"اوہ۔ تھینک یو۔ اب میں انہیں مل لوں گی۔ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ" ــــــ ہیولا نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر سپروائزر سے مصافحہ کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دفتر کی عمارت سے باہر آگئی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسرت جھلک رہی تھی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اولڈ بیلی روڈ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ



اولڈ بیلی روڈ پر پہنچی۔ تو اس نے کار کی رفتار آہستہ کر لی۔ اس روڈ پر پرانی رہائشی عمارات موجود تھیں۔ وہ ان عمارات میں سے پارک ولا تلاش کرتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پارک ولا کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ ایک پرانی اور بوسیدہ سی عمارت تھی۔ ایسے لگتا تھا جیسے گذشتہ صدی میں اسے تعمیر کیا گیا ہو۔ اور پھر اس کی کبھی مرمت نہ کی گئی ہو۔ ویسے عمارت کا ڈیزائن اور اس کی وسعت بتا رہی تھی کہ جب یہ تعمیر ہوئی ہو گی تو یہ واقعی دلکش کی خوب صورت عمارتوں میں شامل ہو گی۔ ہیولا نے کار کے لئے پارکنگ تلاش کرنی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے پارکنگ کے لئے مخصوص جگہ تلاش کر لی۔ کار وہاں پارک کر کے وہ نیچے اتری۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتی پارک ولا کے پھاٹک پر پہنچ گئی۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ اُسے معلوم نہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر موجود ہیں یا نہیں۔ لیکن اس نے سوچ لیا تھا کہ اگر وہ اندر ہوئے تو وہ ان سے ملے گی اور پھر یہ بہانہ بنائے گی کہ وہ کسی اور کو تلاش کر رہی تھی اور اگر وہ نہ ہوئے تو پھر معلوم کرے گی کہ وہ کہاں گئے ہیں۔ چند لمحوں بعد بڑے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک ادھیڑ عمر ملازم باہر آگیا۔ اس کے جسم پر بحری ملاحوں جیسی یونیفارم تھی۔ لیکن یہ یونیفارم بے حد پرانی اور میلی ہو رہی تھی۔
"میرے تین دوست یہاں آئے ہیں۔ ایک ایکریمی اور دو حبشی" ہیولا نے ملازم سے مخاطب ہو کر کہا۔
"اوہ مس۔ وہ تو ابھی چند منٹ ہوئے واپس چلے گئے ہیں۔ وہ

آنریبل ایڈمرل پارک سے شرف ملاقات حاصل کرنے آئے تھے، اور ملاقات کے بعد واپس چلے گئے ہیں" ـــــ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ پھر کیا میں آنریبل پارک صاحب سے مل سکتی ہوں" ـــــ ہیولا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مس پلیز پورا نام لیجئے۔ آنریبل ایڈمرل پارک" ـــــ ملازم نے اس طرح خوفزدہ لہجے میں پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے خطرہ ہو کہ اگر اس نے پورا نام نہ لیا تو ابھی اُسے پیچھے سے گولی مار دی جائے گی۔

"اوہ۔ تو وہ اب بھی ایڈمرل ہیں" ـــــ ہیولا نے حیران ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ انہیں ریٹائر ہوئے پچیس سال ہو گئے ہیں لیکن وہ اپنے آپ کو ریٹائر نہیں سمجھتے۔ آپ کا کارڈ" ـــــ ملازم نے اس بار آہستہ سے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ہیولا بھی مسکرا کر سر ہلانے لگی۔ پھر اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر ملازم کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس کارڈ پر اُسے ایکریمیا کے سب سے بڑے اخبار ایکریمیا ٹائمز کا چیف کرائم رپورٹر ظاہر کیا گیا تھا۔ اور ویسے درحقیقت تھا بھی ایسے ہی۔ اس نے چونکہ یونیورسٹی سے صحافت پر باقاعدہ ماسٹر ڈگری حاصل کی ہوئی تھی۔ اس لئے وہ ایکریمین ٹائمز میں بطور کرائم رپورٹر ہی ملازم ہوئی تھی اور اب چیف کرائم رپورٹر تھی۔ پیشہ ور قتل کا کام تو وہ سائیڈ بزنس کے طور پر کرتی تھی۔ گیری بھی ایکریمین ٹائمز میں ہی ملازم تھا۔ وہ وہاں ایڈورٹائزمنٹ شعبے سے متعلق تھا۔ اس کی



گیری سے ملاقات اخبار میں ہی ہوئی تھی۔ پھر جب انکشاف ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی سائیڈ بزنس کرتے ہیں تو پھر ان دونوں نے شادی کر لی تھی لیکن ابھی وہ بچوں وغیرہ کے بکھیڑے سے پاک تھے۔

ملازم کارڈ لے کر اندر چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اس نے ہیولا کو اندر آنے کے لئے کہا۔ عمارت جو باہر سے اس قدر خستہ اور بوسیدہ لگ رہی تھی۔ اندر سے انتہائی شاندار تھی ہیولا کو ایک شاندار ڈرائنگ روم میں بٹھایا گیا اور چند لمحوں بعد جب ایک بے حد بوڑھا آدمی اندر داخل ہوا تو ہیولا اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اُسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ سنکی بوڑھا ہی ایڈمرل پارک ہے۔ پارک نے ایڈمرل کی پوری یونیفارم باقاعدہ پہنی ہوئی تھی۔

"ایڈمرل پارک" ـــــ بوڑھے نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھول کر ہیولا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا لہجہ بالکل قدیم ملاحوں کی طرح کڑکدار تھا۔ لیکن ظاہر ہے بڑھاپے کی وجہ سے آواز میں کڑک کی بجائے لرزش زیادہ نمایاں تھی۔

"آنریبل ایڈمرل پارک۔ میرا نام ہیولا کرسٹائن ہے۔ اور میں ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر ہوں" ـــــ ہیولا نے پوری تفصیل سے اپنا تعارف کرانے کے ساتھ ساتھ اس سنکی بوڑھے کو خوش کرنے کے لئے اُسے خاص طور پر آنریبل ہی کہا تھا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ایکریمین نیوی کا ایڈمرل پارک ان پڑھ ہے۔ کارڈ نہیں پڑھ سکتا کیوں" ـــــ بوڑھے کے لہجے میں غصہ تھا۔ وہ واقعی خاصا سنکی تھا۔

"جی میرا یہ مطلب نہ تھا۔ آنریبل ایڈمرل پارک" ـــــ ہیولا واقعی بوکھلا گئی تھی۔

"تم نے مجھے دو بار آنریبل کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم کرائم رپورٹر ہونے کے باوجود بد اخلاق نہیں ہو۔ اس لئے تم بیٹھ سکتی ہو۔ ورنہ کرائم رپورٹر نام کی مخلوق سے مجھے بے حد نفرت ہے میرے نقطہ نظر سے یہ زندہ افراد کے گورکن ہوتے ہیں۔ ہر وقت مجرموں اور جرائم کے بارے میں سوچتے رہتے ہیں" ـــــ بوڑھے سنکی نے کہا۔ اور ہیولا کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس بوڑھے نے اُسے گورکن بنا دیا تھا۔ اس کا جی تو چاہ رہا تھا کہ بوڑھے کی گردن ایک لمحے میں توڑ دے لیکن پھر وہ ضبط کر کے بیٹھ گئی۔

"شکریہ۔ آنریبل ایڈمرل پارک" ـــــ ہیولا نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کہ پارک ہاؤس میں کون سا مجرم داخل ہوا ہے یا یہاں کون سا جرم ہوا ہے جس کی رپورٹ حاصل کرنے تم آئی ہو" ـــــ بوڑھے سنکی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں اپنے دوستوں سے ملنے آئی ہوں۔ انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ وہ آنریبل ایڈمرل پارک سے شرف ملاقات حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ لیکن یہاں پہنچ کر مجھے معلوم ہوا کہ وہ میری آمد سے پہلے چلے گئے ہیں" ـــــ ہیولا نے کہا۔

"تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔ کیا میں انہیں گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیتا تاکہ تمہاری آمد سے پہلے وہ یہاں سے جا نہ سکتے" ـــــ



بوڑھے نے تلخ لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب یہ نہ تھا۔ آنریبل ایڈمرل پارک۔ میں چاہتی ہوں کہ ان سے ملاقات ہو جائے۔ لیکن وہ کہاں گئے ہیں اس کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ ہیولا نے بڑی مشکل سے اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ایڈمرل پارک ان کا پرائیویٹ سیکرٹری ہے۔ کہ ان کی آمد و رفت کا حساب رکھے گا" ـــــ بوڑھے کا لہجہ اور زیادہ تلخ ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ بہر حال مجھے کم از کم یہ فخر تو حاصل ہو گیا کہ میں نے ایکریمین نیوی کے آنریبل ایڈمرل پارک سے شرف ملاقات حاصل کر لیا" ـــــ ہیولا نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو۔ تم واقعی اچھی لڑکی ہو۔ تمہاری مدد کی جا سکتی ہے۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں لیکن اگر تم جان کارلو کو جانتی ہو تو وہ اس کے پاس گئے ہیں۔ میں نے باہر جاتے ہوئے ان کی بات سنی تھی کہ اب جان کارلو کے پاس چلتے ہیں" ـــــ بوڑھے نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید وہ ہیولا کے طنزیہ فقرے کو تعریفی فقرہ سمجھ کر خوش ہو گیا تھا۔

"جان کارلو ـــــ میں تو نہیں جانتی" ـــــ ہیولا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ حالانکہ وہ ایک جان کارلو کو اچھی طرح جانتی تھی۔

"پھر جا کر اُسے تلاش کرو۔ اب ایڈمرل پارک کا تو یہ کام نہیں کہ وہ جان کارلو کو تلاش کرنے کے لیے سڑکوں پہ جوتیاں چٹخاتا پھرے" — بوڑھا ایک بار پھر اکھڑ گیا۔

"شکریہ۔ میں خود ہی انہیں تلاش کر لوں گی" — جیولا نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اب وہ مزید اس بوڑھے کے ساتھ سر نہ کھپانا چاہتی تھی۔ بہرحال اُسے ایک ٹپ مل گئی تھی۔ وہ ایک جان کارلو کو اچھی طرح جانتی تھی۔ جس کا کارلو نامی بار حبشیوں کے انتہائی گنجان علاقے ہانگ سٹی میں تھا۔ اور چونکہ عمران کے ساتھ دو حبشی بھی تھے اس لئے اُسے یقین تھا کہ یہ لوگ اُسی جان کارلو کے پاس ہی گئے ہوں گے۔

پارک ولا سے نکل کر وہ سیدھی اپنی کار میں پہنچی اور پھر چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھ چکی تھی۔ لیکن کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھنے کی بجائے اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ٹیلی فون پیس ہک سے نکالا اور اس کی ایک سائیڈ پہ لگے ہوئے بٹن پینل میں سے چند بٹن پریس کئے اور رسیور کانوں سے لگا لیا۔

"یس — کارلو بار" — رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جان کارلو سے بات کراؤ۔ میں ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر جیولا کرسٹائن بول رہی ہوں" — جیولا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مس۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے" — دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور جیولا مسکرا دی۔ کیونکہ



اُسے معلوم تھا کہ ایکریمیا میں صحافی اور خاص طور پر ایکریمین ٹائمز جیسے معروف ترین اخبار کے چیف کرائم رپورٹر کا لوگوں پہ کتنا رعب پڑتا ہے۔ ویسے بھی ایکریمیا میں صحافیوں سے اعلیٰ ترین آفیسرز بھی خوفزدہ رہتے تھے۔ اور ان جرائم پیشہ لوگوں کی تو جان نکل جاتی تھی۔

"ہیلو — جان کارلو سپیکنگ" — چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر جیولا کرسٹائن بول رہی ہوں۔ ایک کرائم سٹوری کے سلسلے میں مجھے فوری طور پہ تم سے چند باتیں کرنی ہیں۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ لیکن کام ارجنٹ ہے۔ کیونکہ شام کے ایڈیشن کی کاپی پریس میں جانے ہی والی ہے۔ میرے پاس بہت تھوڑا وقت ہے" — جیولا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"مس۔ میرے بہت عزیز مہمان آئے ہوئے ہیں۔ کیا آپ کل تک اسے پینڈنگ نہیں کر سکتیں۔ ویسے اگر بہت جلدی ہے تو آپ فون پہ ہی پوچھ لیں" — جان کارلو نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تمہارے مہمانوں کو کھا تو نہیں جانا۔ میں یہ باتیں تمہارے سامنے ٹیپ کرنا چاہتی ہوں اور صحافتی قانون کے مطابق فون پہ نہیں ہو سکتیں۔ میں صرف چند منٹ لوں گی" — جیولا نے کہا۔

"او کے۔ آ جائیے۔ میں کاؤنٹر پہ کہہ دیتا ہوں" — جان کارلو نے جواب دیا اور جیولا نے تھینک یو کہہ کر ایک بٹن دبا کر کال آف

کی اور پھر ریسیور کو ہک میں لگا کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے
آگے بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین مسرت کے آثار نمایاں
تھے۔ جان کارلو کے اس فقرے نے کہ اس کے مہمان آتے ہوئے
ہیں اس کے دل میں مسرت کی لہر سی دوڑا دی تھی۔ اس کا مطلب تھا
کہ اس کا اندازہ سو فی صد درست نکلا تھا۔ یہ مہمان لازماً عمران اور
اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور اسے سب سے زیادہ مسرت اس بات
سے ہو رہی تھی کہ اس نے انسانوں کے اس جنگل میں اتنی جلدی عمران
کو تلاش کر لیا تھا۔ ویسے عام طور پر بھی وہ اسی طرح کام کرنے کی عادی
تھی۔ فوری اور تیز رفتاری سے کام۔ یہی وجہ تھی کہ پیشہ ور قاتلوں میں
کارکردگی کے لحاظ سے اس کا کوڈ نام گولڈن فاکس سرفہرست تھا
اور اب بھی وہ یہی فیصلہ کر چکی تھی۔ کہ اگر جان کارلو کے دفتر میں عمران
اور اس کے ساتھیوں سے ملاقات ہو گئی تو وہ موقع دیکھتے ہی ان پر
گولیوں کی بوچھاڑ کر دے گی۔ اس طرح اس کا انتقام بھی پورا ہو جائے
گا اور پچاس لاکھ ڈالروں پر بھی اس کا حق بن جائے گا۔ اس کی جیب
میں ایک چھوٹا لیکن انتہائی طاقتور مشین پسٹل موجود تھا۔ اس پر
سائیلنسر بھی لگا ہوا تھا۔ اس لئے اُسے یقین تھا کہ وہ وہاں سے نکل
جانے میں بھی آسانی سے کامیاب ہو جائے گی۔



"یہ کرائم رپورٹر سنجی نے کہاں سے ٹپک پڑی۔ آج تک تو
کبھی نہیں آئی" ۔۔۔ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے دبلے پتلے جان
کارلو نے ریسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔
"چلو آ رہی ہے ناں۔ آ رہا ہوتا تب تو تم پریشان بھی ہوتے" ۔۔۔
سائیڈ پر بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جان کارلو
بھی بے اختیار ہنس پڑا۔
"اچھا۔ اب ہمیں اجازت۔ تم اس کرائم رپورٹر سے کرائم ملاقات
کرو۔ ہم نے ابھی اس ڈاگ بل کو تلاش کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے
اٹھتے ہوئے کہا۔
"آپ تشریف رکھیں۔ ابھی تو میں نے آپ سے باتیں بھی نہیں کیں۔
جوانا سے ملاقات طویل عرصے بعد ہوئی ہے" ۔۔۔ جان کارلو نے
کہا۔

"نہیں کارلو - پھر ملاقات ہوگی - ابھی بہت سے کام ہیں - رہائش بہم
کرنے کا شکریہ" ــــ جوانا نے کہا - اور پھر وہ اس سے مصافحہ کر کے
دفتر سے باہر نکل گئے - جان کارلو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس" ــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ایکریمین ٹائمز کی کرائم رپورٹر ملاقات کے لئے آ رہی ہے - اُسے
اوپر دفتر میں بھیج دینا" ــــ جان کارلو نے کہا اور بغیر دوسری طرف سے
بات سنے اس نے رسیور رکھ دیا - پھر اس نے ریوالونگ کرسی کو دائیں
ہاتھ پر گھمایا اور پیچھے موجود الماری کے پٹ کھول کر اس نے اس کے اندر
سے شراب کی ایک بوتل نکالی اور پٹ بند کر کے اس نے کرسی سیدھی کی اور
شراب کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل منہ سے لگا کر لمبے لمبے گھونٹ
لینے شروع کر دیئے - ابھی اس نے آدھی بوتل ہی ختم کی ہوگی کہ دروازہ
کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت ایکریمی لڑکی اندر داخل ہوئی اس نے
سرخ رنگ کی چست شرٹ اور جینز کی پتلون پہن رکھی تھی پیروں میں
فل بوٹ تھے - اس کے شاہ بلوط رنگ کے انتہائی خوب صورت انداز
میں تراشے ہوئے بال اس کے کاندھوں تک لٹک رہے تھے - وہ اس
قدر خوبصورت تھی کہ جان کارلو کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل اس کے
منہ اور میز کے درمیان جیسے ساکت ہوگئی -

"تمہارا نام جان کارلو ہے" ــــ لڑکی نے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں مس - میرا نام ہی جان کارلو ہے مگر آپ" ــــ جان کارلو



نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میں کرائم رپورٹر ہوں - بیولا کرسٹائن - یہ میرا کارڈ ہے" ــــ
لڑکی نے پتلون کی جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس کی میز پر پھینکتے
ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں - اب میں آپ کی آواز پہچان گیا ہوں - تشریف رکھیں
میں تو سمجھا تھا کہ کوئی سوکھی سڑی سی عورت ہوگی - لیکن آپ تو مجھے
مس یونیورسل لگتی ہیں" ــــ جان کارلو نے اپنے پیلے پیلے دانت
نکالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں بیولا کو دیکھ کر ایسی چمک آ گئی
تھی جیسے بھوکے بھیڑیئے کو طویل مدت کے بعد کوئی شکار نظر آیا ہو -
جان کارلو اپنے حلقے میں عورت خور مشہور تھا - اس لئے ظاہر ہے کہ بیولا
کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک آنی ہی تھی -

"تعریف کا شکریہ - وہ تمہارے مہمان چلے گئے" ــــ بیولا نے
میز کے سامنے موجود ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں - ابھی گئے ہیں" ــــ جان کارلو کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ واقعی
بیولا کے حسن پر بری طرح ریشہ خطمی ہو رہا ہو - اس کی نظریں بیولا پر اس
طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے -

"کہاں گئے ہیں" ــــ بیولا نے پوچھا - اور جان کارلو پہلی بار چونکا -
اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے -

"مگر آپ تو مجھ سے انٹرویو کرنے آئی ہیں - آپ کو میرے مہمانوں
سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے" ــــ جان کارلو نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"اگر کسی کو تم سے دلچسپی پیدا ہو جائے۔ تو پھر اُسے تمہارے دوستوں سے بھی دلچسپی پیدا ہو سکتی ہے۔ گو تم خوب صورت نہیں ہو۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ تم بہرحال بہترین مرد ثابت ہو سکتے ہو۔ تمہارے چہرے کی بناوٹ ہی بتا رہی ہے کہ کوئی بھی عورت تم سے کبھی ناخوش نہیں رہ سکتی۔ اور مجھے تم جیسے مرد کی ہی تلاش تھی۔ لیکن میری ایک عادت ہے کہ میں جس سے گہری دوستی لگاتی ہوں اس کے دوستوں کو ضرور چیک کرتی ہوں۔ کیونکہ بہرحال میں ایک باعزت پیشے سے متعلق ہوں" —— ہیولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جان کارلو کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار نمایاں ہو گئے۔ وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس قدر خوب صورت عورت اُسے اس طرح کی دوستی کی آفر کرے گی۔ اس کے دل میں حقیقتاً لڈو پھوٹنے لگے۔

"اوہ اوہ۔ مس ہیولا۔ یہ میرے مہمان بہت بڑے آدمی ہیں۔ مسٹر علی عمران۔ جوانا اور جوزف۔ میں کیا بتاؤں۔ بہرحال وہ اتنے بڑے آدمی ہیں کہ آپ تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ میرا خیال ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہ انٹرویو ریٹائرنگ روم میں نہ ہو جائے۔ یہاں تو ڈسٹربنس رہے گی" —— جان کارلو نے دانت نکوستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ انٹرویو کو ہر قسم کی ڈسٹربنس سے پاک ہونا چاہئے۔ لیکن اب مجھے تمہارے ان بڑے لوگوں سے بھی ملنے کا شوق ہو گیا ہے۔ کہاں رہتے ہیں یہ" —— ہیولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تو پاکیشیا سے آئے ہیں۔ میں نے انہیں جانسن کالونی میں



اپنی کوٹھی کی چابیاں دی ہیں۔ میں آپ کو ان سے ملوانے لے چلوں گا۔ وہ بھی آپ سے مل کر بے حد خوش ہوں گے۔ آیئے ادھر میرا ریٹائرنگ روم ہے" —— جان کارلو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ ہیولا کی آفر نے واقعی اس کے ذہن سے ہر قسم کے شک و شبہ اور اندیشہ کو کھرچ کر پھینک دیا تھا۔

"جانسن کالونی —— ارے وہیں تو میری رہائش ہے۔ کون سی کوٹھی ہے تمہاری" —— ہیولا نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ وہ۔ اے بلاک۔ پچیس نمبر کوٹھی ہے۔ آپ کی کون سی ہے" جان کارلو نے اور بھی زیادہ خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"میری کوٹھی تو جانسن کالونی کے قبرستان کے ساتھ ہے۔ اور یہ قبرستان بھی میرا ہی بسایا ہوا ہے۔ اب میرے خیال میں تم کو بھی وہیں پہنچ جانا چاہئے" —— ہیولا نے زہریلے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ جان کارلو کچھ سمجھتا۔ ہیولا نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل نکالا اور ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی جان کارلو چیخ مارتا ہوا دھڑام سے نیچے گرا اور بُری طرح پھڑکنے لگا۔

"ہوں —— تم سے دوستی کروں گی۔ تم جیسے چھچھوندر سے ——" ہیولا نے انتہائی نفرت اور حقارت بھرے لہجے میں کہا۔ اور پھر مشین پسٹل واپس جیب میں ڈال کر وہ جان کارلو کو دیکھنے لگی۔ جان کارلو ابھی تک پھڑک رہا تھا۔ لیکن اب اس کی حرکات سست پڑتی جا رہی

تھیں۔ اور پھر وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ اُسی لمحے ہیولا کو عقبی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور وہ تیزی سے مڑی۔

"کمال ہے۔ یہاں کرائم رپورٹروں کا انتخاب شاید مقابلہ حسن کے ذریعے کیا جاتا ہے"۔۔۔ دروازے میں سے داخل ہونے والے ایکریمی نوجوان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اس کے پیچھے دو لمبے تڑنگے حبشی بھی کھڑے اُسے نظر آئے۔ اور ہیولا نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ آنے والا اس کی ماں کا قاتل عمران ہے۔ لیکن اب وہ فوری طور پر اس پہ فائر نہ کھول سکتی تھی ورنہ یہ حبشی اُسے زندہ نہ چھوڑتے۔

"اس نے مجھ سے دست درازی کی کوشش کی تھی"۔۔۔ ہیولا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور اُسی لمحے آنے والے کی نظریں میز کے عقب میں فرش پہ ساکت پڑے ہوئے جان کارلو کے جسم پر پڑ گئیں۔ وہ دونوں حبشی بھی اب اندر آ چکے تھے۔

"تو تم نے اسے مار ڈالا"۔۔۔ آنے والے نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ اب غور سے ہیولا کو دیکھ رہا تھا۔

"کے۔۔۔ کے ماسٹر"۔۔۔ ایک دیو قامت حبشی نے یکلخت چونک کر کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھا۔

"ہاں۔ یہ تو جان کارلو لگتا ہے۔ اس نے مارا ہے"۔۔۔ اس لمبے تڑنگے حبشی نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔

"خبردار۔ تم تینوں ہاتھ اٹھا دو"۔۔۔ یکلخت ہیولا نے اچھل کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل



جیب سے باہر نکالا۔ اور مگر اُسی لمحے دھماکہ ہوا۔ اور ہیولا بے اختیار چیخ کر اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔ یہ گولی دوسرے حبشی نے چلائی تھی۔ جو عمران کی سائیڈ پر کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اب بھاری ریوالور نظر آ رہا تھا۔

"جوزف اور جوانا۔ تم دونوں کوئی حرکت نہ کرو گے"۔۔۔ اچانک اس ایکریمین نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور دانت پیس کر آگے کی طرف قدم بڑھاتا ہوا وہ دیو ہیکل حبشی یکلخت رک گیا۔

"ماسٹر۔ اس عورت نے میرے بہترین دوست کو مار ڈالا ہے"۔ اس حبشی نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے"۔۔۔ اس نوجوان نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ اور وہ حبشی ہونٹ بھینچے خاموش ہو گیا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ میں اس سے انٹرویو کرنے آئی تو اس نے مجھ سے دست درازی کی کوشش شروع کر دی۔ یہ مجھے گھسیٹ کر عقبی کمرے میں لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے اپنے ڈیفنس میں اسے گولی ماری ہے اور مجھے اس کا قانونی حق حاصل ہے۔ میں ایک معزز عورت ہوں۔ ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر ہوں۔ تم میرا شناختی کارڈ دیکھ سکتے ہو"۔۔۔ ہیولا نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔۔۔ اس نوجوان نے اُسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہیولا کرسٹائن"۔۔۔ ہیولا نے جواب دیا۔

"لیکن کیا سارے کرائم رپورٹر چہرے پر زیرو ماسک چڑھا کر انٹرویو لینے آتے ہیں" ـــــ اس نوجوان نے جو یقیناً علی عمران تھا۔ انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

"یہ ہماری ڈیوٹی کا حصہ ہے۔ ہمیں اس کی اجازت ہوتی ہے تاکہ ہم اطمینان سے خبریں نکال سکیں۔ ورنہ یہ لوگ ہمیں پہچاننے کے بعد کچھ نہیں بتاتے" ـــــ بیولا نے فوراً ہی جواب دیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں اس عمران کی تیز نگاہی کی قائل ہو گئی تھی۔ ورنہ زیرو ماسک لگانے کی اس نے بڑی ماہرانہ تربیت حاصل کی ہوئی تھی اور آج تک کوئی بھی صرف دیکھ کر زیرو ماسک کی موجودگی کو چیک نہ کر سکا تھا۔

"گڈ۔ ویسے یہ جان کارلو شکل سے ہی بڑا عیاش لگ رہا تھا۔ تم نے اچھا کیا کہ اسے گولی مار دی۔ مجھے خود ایسے افراد سے نفرت ہے جو ان معاملات میں وحشی بن جاتے ہیں" ـــــ یکلخت عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر" ـــــ اس دیو ہیکل حبشی نے احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"جوانا۔ جان کارلو تمہارا دوست ضرور تھا۔ لیکن اس قسم کے وحشیوں کا یہی انجام ہونا چاہئے۔ مس بیولا نے درست اقدام کیا ہے۔ آیئے مس بیولا۔ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم آپ کو حفاظت سے یہاں سے باہر لے چلیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور بیولا بے اختیار مسکرا دی۔



"شکریہ" ـــــ بیولا نے کہا۔ اور پھر وہ عمران کے ساتھ چلتی ہوئی کمرے سے باہر آ گئی۔ عمران کے اشارے پر پہلے ہی دوسرے حبشی جس نے اس پر فائر کیا تھا۔ اس کا مشین پسٹل اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔

"آپ کار پر آئی ہیں" ـــــ عمران نے بار سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ سپورٹس کار میری ہے" ـــــ بیولا نے ایک طرف کھڑی ہوئی اپنی سپورٹس کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر آپ ہمیں بھی پیپیں جانسن کالونی پر ڈراپ کر دیجئے گا۔ یہاں تو ٹیکسی ملنی بھی ایک مسئلہ ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ضرور جناب۔ آیئے" ـــــ بیولا نے کہا اور جلدی سے چابی نکال کر کار کے ڈور کھول دیئے۔ اور خود وہ سٹیرنگ پر بیٹھ گئی۔ جب کہ عمران سائیڈ سیٹ پر اور دونوں حبشی پچھلی سیٹ پر ٹیڑھے میڑھے ہو کر سمٹ گئے۔ سپورٹس کار ان کی جسامت کے لحاظ سے بھی مختصر ثابت ہوئی تھی۔

"آپ جان کارلو سے کس موضوع پر انٹرویو کرنے گئی تھیں" عمران نے پوچھا۔

"منشیات کے ایک ریکٹ کے متعلق میرے پاس کچھ اطلاعات تھیں اور مجھے بتایا گیا تھا کہ جان کارلو اس کے متعلق کافی کچھ جانتا ہے چنانچہ میں نے اسے پہلے فون کیا تو اس نے بتایا کہ میرے

مہمان آئے ہوئے ہیں۔ لیکن میں چاہتی تھی کہ شام کے ایڈیشن میں یہ سٹوری ہی آجاتے۔ چنانچہ میں نے اصرار کیا تو اس نے مجھے بلالیا جب میں اس کے دفتر پہنچی تو اس کے مہمان جا چکے تھے اور وہ تھا۔ مجھے دیکھتے ہی اس کی باچھوں سے رال بہنے لگی اور اس آنکھوں میں ایسی چمک ابھر آئی جیسے بھیڑیا اپنے شکار کو دیکھ لیتا اس نے مجھ پہ دست درازی کی کوشش کی اور پھر مجھے گھسیٹ پچھلے کمرے میں لے جانے لگا۔ اس پہ میں نے مشین پسٹل سے اس پر گولی چلا دی۔ اور پھر آپ لوگ آ گئے" ــــــ ہیولانے بوجھ کر ایسے انداز میں بات کی جیسے وہ بے حد مظلوم ہو۔

"ٹھیک ہے تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے کہ تم جیسی بہادر لڑکیاں یہاں ایکریمیا میں بھی رہتی ہیں" سائیڈ سیٹ پہ بیٹھے ہوئے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ــــ کیا تم ایکریمی نہیں ہو" ــــ ہیولانے جان بو کر چونکتے ہوئے غور سے عمران کو دیکھ کر کہا۔

"فی الحال تو ایکریمی ہی ہوں۔ ویسے میں سوچ رہا تھا کہ دوسیا کی شہریت حاصل کرنے کی درخواست دے دوں۔ کیونکہ دوسیا لڑکیاں ایکریمیا کی نسبت کہیں زیادہ غیرت مند ہوتی ہیں لیکن اب تم سے ملنے کے بعد میرا ارادہ ڈانواں ڈول ہو رہا ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں شادی شدہ ہوں۔ میرے شوہر کا نام گیری ہے۔ اور وہ ایکریمین ٹائمز کے شعبہ ایڈورٹائزمنٹ سے متعلق ہے۔"



ہیولا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اس طرح تمہارا ابھی ایڈورٹائزنگ کے شعبے سے کوئی نہ کوئی تعلق پیدا ہو گیا۔ ٹوتھ پیسٹ کے اشتہار نہ سہی۔ ٹوتھ پاؤڈر کے اشتہار میں تو تم آسانی سے جلوہ گر ہو سکتی ہو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر کے اشتہاروں میں کیا فرق ہوتا ہے" ہیولا نے حیران ہو کر پوچھا۔ اُسے واقعی عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"وہی جو خشک اور تر میں ہوتا ہے۔ ٹوتھ پیسٹ تر ہوتا ہے اس لئے اس میں غیر شادی شدہ لڑکیاں ماڈل بنتی ہیں لیکن پاؤڈر خشک ہوتا ہے اس لئے اس میں شادی شدہ عورتوں یعنی بیویوں کو ماڈل بنایا جاتا ہے۔ شادی کے بعد ان کے چہروں پر خواہ مخواہ کی خشکی میرا مطلب ہے سختی اور کرختگی آجاتی ہے" ــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ہیولا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم بے حد دلچسپ باتیں کرتے ہو" ــــ ہیولا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ سوچ رہی تھی کہ کسی بھی بہانے ان کے ساتھ ڈانسن کالونی کی کوٹھی کے اندر جائے گی اور اس کے بعد انہیں ہر قیمت پر شوٹ کر کے ہی باہر نکلے گی اس کے پاس ایسا اسلحہ موجود تھا جس سے وہ ان لوگوں کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ لیکن یہ اسلحہ دھماکہ پیدا کرتا تھا اس لئے اس نے اسے وہاں یا اور اب سڑک پر استعمال کرنے کا پروگرام نہ بنایا تھا۔ کیونکہ اس طرح وہ خود بھی تو پکڑی

جاسکتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد کار جانسن کالونی میں داخل ہوئی۔ اور پھر اُسے
ہی چھبیس نمبر کوٹھی نظر آگئی۔ تو اس نے کار اس کے پھاٹک کے
جاکر روک دی۔

"لفٹ کا شکریہ۔ اگر تم کچھ پینا چاہو تو پانی سے لے کر خون
تک حاضر ہے۔ لیکن اس کے لئے تمہیں کوٹھی کے اندر جانا پڑے
گا۔ لیکن فکر نہ کرو۔ میں دست درازی کی بجائے عمر درازی کی
ہی کرتا ہوں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جولیا
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب۔ واقعی دلچسپ آدمی ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں
ہے۔ تمہارے ساتھ بیٹھ کر پینے میں" —— جولیا نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔ کیونکہ وہ تو خود یہی چاہتی تھی۔

"اعتماد کا شکریہ" —— عمران نے کہا اور نیچے اتر کر وہ گیٹ
کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک جدید طرز کا مقناطیسی تالا لگا ہوا
دے رہا تھا۔ عمران نے جیب سے چابی نکالی جو کہ ایک پتلی سی
کی صورت میں تھی۔ اس نے جیسے ہی یہ پٹی تالے کی سائیڈ پر لگائی
کھٹاک کی آواز کے ساتھ تالا کھل گیا۔ اور عمران نے تالا ہاتھ میں
لے کر پھاٹک کھولا اور پھر اُسے دھکیل کر اتنا چوڑا کر دیا کہ جولیا کی
سپورٹس کار اس میں سے آسانی سے گزر سکتی تھی۔ جولیا کار لے کر
اندر آگئی۔ کوٹھی کی عمارت خاصی وسیع تھی۔ سائیڈ پر ایک بڑا سا پورچ
تھا۔ جولیا نے کار وہاں جا کر روکی اور پھر نیچے اتر آئی۔ دونوں جلتی



تھی سیٹ سے اتر آئے۔ وہ دونوں ہی اپنی گردن کو مسل رہے
تھے۔ شاید ٹیڑھے میڑھے ہو کر بیٹھنے کی وجہ سے ان کی گردنوں کے
عضلات درد کرنے لگے تھے۔

"آئیے۔ جولیا کرسٹائن" —— اتنی دیر میں عمران نے ان کے
قریب پہنچتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ
چلتے ہوئے ایک درمیانی راہداری سے ہو کر ایک بڑے کمرے
میں آگئے۔ یہاں صوفے وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔

"یہ کوٹھی ہم نے ابھی کرائے پر حاصل کی ہے۔ اور ہم بھی پہلی
بار آپ کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ کیا
پینا پسند کریں گی۔ ویسے میرا ایک مشورہ ہے کہ ابھی ہمیں خود
علم نہیں ہے کہ یہاں پینے کے لئے کیا کیا موجود ہے۔ اس لئے
اگر آپ فی الحال خون جگر پینے پر رضامند ہو جائیں تو یہ آپ کی
نوازش ہوگی" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خون جگر —— کیا مطلب" —— جولیا کو اس کی سنجیدگی نے
حیران کر دیا تھا۔

"خون جگر کا مطلب ہوتا ہے جگر کا خون۔ اور اگر تم خون پینے کی
عادی نہ ہو تو پھر ایک اور چیز بھی ہے پینے کی۔ یعنی غصہ۔ خون
پینے والے کو تو خون آشام کہتے ہیں جو برے معنوں میں استعمال
ہوتا ہے۔ لیکن غصہ پینے والے کو بہادر کہتے ہیں" —— عمران
کی زبان انتہائی تیزی سے چل رہی تھی۔

اور جولیا نے اکتائے ہوئے انداز میں ہونٹ بھینچے ہی تھے

کہ یک لخت اُسے سامنے کھڑے عمران کا بازو حرکت میں آ
دکھائی دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اُسے یوں محسوس ہوا جیسے
کے دماغ کے اندر اچانک ایٹم بم کا دھماکہ ہوا ہو اور اس
کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر یک لخت اس طرح تاریکی چھا گئی
جیسے کیمرے کا شٹر بند ہو جاتا ہے۔



کمرے میں ہلکی سی مترنم موسیقی کی آواز ابھرتے ہی آرام
سی پر نیم دراز کرخت چہرے والا آدمی چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ
ھاکر سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور
لیا۔

"یس ـــ چیف باس" ـــ کرخت چہرے والے نے اپنے
ے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"باس اسرائیل کے محترم صدر آپ سے فوری طور پر بات
رنا چاہتے ہیں" ـــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔

"کراؤ بات" ـــ کرخت چہرے والے نے جواب دیا اور
د لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ پریذیڈنٹ اسرائیل فرام دس اینڈ" ـــ بولنے والے

کے لہجے میں ہلکی سی تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

"یس سر۔ میں چیف آف واٹر پاور بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔ چیف باس کا لہجہ اس بار قدرے نرم تھا۔

"چیف مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا علی عمران گریٹ بال کے خلاف حرکت میں آچکا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو کس نے اطلاع دی ہے"۔۔۔۔۔ چیف باس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایکریمیا میں ہمارے ایجنٹ بھی موجود ہیں۔ انہوں نے اطلاع دی ہے کہ کسی گولڈن فاکس نامی پیشہ ور قاتل گروپ کو آپ نے پچاس لاکھ ڈالر کی رقم کے عوض علی عمران کے قتل کا مشن سونپا ہے اور عمران بھی اس وقت ایکریمیا میں ہے اور اس کی وجہ سے آپ کو ایکریمیا میں اپنے کسی خاص آدمی کو بھی ختم کرنا پڑا ہے جو گریٹ بال کے بارے میں تفصیلات جانتا تھا"۔۔۔۔۔ اسرائیلی صدر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کو ملنے والی اطلاعات درست ہیں جناب۔ ویسے وہ اب تک قتل ہو چکا ہو گا۔ کیونکہ گولڈن فاکس انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتی ہے۔ اور آج تک اس کا شکار کبھی زندہ نہیں بچا"۔۔۔۔۔ چیف باس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ علی عمران سے پوری طرح واقف ہیں۔ کیا آپ اسے عام سا سیکرٹ ایجنٹ سمجھتے ہیں"۔۔۔۔۔ صدر کے لہجے میں



بے پناہ تشویش تھی۔

"ایسی بات نہیں جناب۔ میں نے اس کی پوری ہسٹری معلوم کر لی ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ گریٹ بال کے خلاف وہ حرکت میں آچکا ہے۔ لیکن آپ کو گولڈن فاکس کی کارکردگی کا علم نہیں ہے۔ اس لئے آپ کے لہجے میں تشویش ہے۔ پوری دنیا کے قاتل اپنے مشن میں ناکام ہو سکتے ہیں۔ لیکن گولڈن فاکس ناکام نہیں ہو سکتی"۔ چیف باس نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"لیکن اسے گریٹ بال کا علم کیسے ہوا۔ میرے خیال میں تو یہ انتہائی خفیہ پراجیکٹ تھا۔ اور اگر دنیا بھر کے مسلم ممالک اور اس میں رہنے والے مسلمانوں کو اس کے اصل مشن کی ہوا بھی لگ گئی تو پوری دنیا کے مسلمان پاگلوں کی طرح یہودیوں پہ چڑھ دوڑیں گے۔ اور عمران کو اس کا علم ہونے کا مطلب ہے کہ اب یہ پراجیکٹ خفیہ نہیں رہا۔ اور اگر عمران قتل بھی ہو جائے جس کا مجھے ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے۔ تو پھر کوئی دوسرا مسلمان آگے آجائے گا پھر تیسرا"۔ صدر اسرائیل کے لہجے میں ہلکی سی تلخی نمایاں تھی۔

"عمران کو صرف اتنا علم ہے کہ واٹر پاور ایک یہودی تنظیم کا نام ہے۔ اس سے زیادہ اسے بھی علم نہیں۔ گریٹ بال کا بھی وہ صرف نام ہی جانتا ہے۔ اسے اس کی تفصیلات کا علم نہیں اور نہ ہی ہمارے ہیڈ کوارٹر کا۔ اور نہ ہی وہ کبھی اس کے متعلق جان سکتا ہے۔ اس لئے پریشانی کی کوئی بات نہیں جناب"۔۔۔۔۔ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ اس شیطان کے بارے میں جانتے نہیں ہیں۔ جب کہ اسرائیل اس سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس نے ہمیں اس قدر نقصانات پہنچائے ہیں کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہماری ٹاپ ایجنسیاں پاگلوں کی طرح اس کے پیچھے بھاگتی رہی ہیں لیکن وہ ہر بار نہ صرف صحیح سلامت نکل جاتا ہے بلکہ ہمیں اتنا بڑا نقصان پہنچا جاتا ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اور یہ بھی سن لیں کہ آپ کے پراجیکٹ گریٹ بال پر اٹھنے والے اخراجات کا نصف صرف اسرائیلی یہودی اور اسرائیلی حکومت اس لئے ادا کر رہی ہے کہ دراصل ہم اس پاکیشیا اور اس علی عمران سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ ہم نے آپ کے پراجیکٹ کی خاطر اسرائیل کے تمام وسائل جھونک دیئے ہیں اور اپنے ترقیاتی کام تک بند کر دیئے ہیں۔ لیکن اگر کل یہ عمران گریٹ بال پراجیکٹ کو ختم کر دینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کے پراجیکٹ سے مسلمانوں کی تباہی ہونی تو ایک طرف رہی پوری دنیا کے یہودیوں کی تباہی لازمی امر بن کر رہ جائے گی۔ اور آپ اطمینان سے کسی پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم کے ذمے عمران کا قتل لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اگر عمران اس طرح ان پیشہ ور قاتلوں کے ہاتھوں مر سکتا تو شاید اب تک کروڑوں بار مر چکا ہوتا"۔۔۔ اسرائیل کے صدر نے انتہائی جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں اپنی تنظیم کو آپ سے بہتر طور پر سمجھتا ہوں جناب۔ اور چونکہ آپ اسرائیل کے صدر ہیں اس لئے میں آپ کا احترام بھی کرتا



ہوں۔ جب کہیں۔ ورنہ ایسی باتیں میرے لئے ناقابل برداشت ہوتی ہیں۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ گریٹ بال کو ایک عمران تو کیا ایک کروڑ عمران بھی مل کر ختم نہیں کر سکتے"۔۔۔ چیف کا لہجہ اس بار بے حد ناخوشگوار تھا۔

"آپ ناراض نہ ہوں چیف۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے گریٹ بال کا حفاظتی سسٹم ایسا بنایا ہے کہ اس تک کسی کا پہنچنا ہی ناممکن ہے۔ لیکن یہ عمران یقیناً مافوق الفطرت طاقتیں رکھتا ہے یہ ناممکن کو بھی ممکن بنا دیتا ہے۔ اور یہ صرف کہنے کی بات نہیں ہے بلکہ ہر بار عملی طور پر ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ بہرحال میرا مقصد آپ کو ہوشیار کرنا تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ گڈ بائی"۔۔۔ دوسری طرف سے اسرائیل کے صدر نے بھی ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اور چیف باس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ہونہہ۔۔۔ اسرائیل جیسی عظیم مملکت کا صدر ہو اور اس طرح ایک آدمی سے ڈرتا ہو جیسے بچے جن بھوتوں سے ڈرتے ہیں" چیف باس نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمایاں تھے اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اکریمیا میں ڈاگ بل سے بات کراؤ"۔۔۔ چیف باس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ اور رسیور دوبارہ پٹخ دیا۔ اسرائیلی

صدمے سے ہونے والی گفتگو کی وجہ سے اس کا موڈ بری طرح آف ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی موسیقی دوبارہ گونجی تو چیف نے رسیور اٹھا لیا۔

"ڈاگ بل لائن پہ ہے باس" ——— سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ڈاگ بل چیف سپیکنگ" ——— چیف باس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے بولنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اس گولڈن فاکس کی کارکردگی کے بارے میں" ——— چیف باس نے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔

"باس۔ اتنی جلدی تو رپورٹ ممکن نہیں ہے۔ بہرحال اس کے ذمہ مشن لگ گیا ہے۔ اور وہ حرکت میں آچکی ہے۔ میرا خیال ہے اس کے لئے اصل پرابلم عمران کی تلاش ہوگا جیسے ہی عمران کو اس نے تلاش کر لیا۔ پھر عمران کو قتل کرنے میں اُس نے کوئی دیر نہیں لگانی۔ بہرحال جیسے ہی اس کی طرف سے رپورٹ ملی میں آپ کو کال کر دوں گا" ——— ڈاگ بل نے جواب دیا۔

"تم انہیں ایک اور شرط بتا دو کہ ہمیں عمران کی لاش یا کم از کم اس کا سر چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کسی اور کو قتل کر کے کہہ دے کہ مشن مکمل ہو چکا ہے" ——— چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔



"اوہ۔ یہ بات تو پہلے نہیں ہوئی۔ بہرحال میں ابھی اس کے ایجنٹ
ے بات کر لیتا ہوں۔ لیکن باس یہ سر کہاں بھیجنا ہوگا" ——— ڈاگ
نے کہا۔

"تم اسے ڈوپے تک پہنچا دینا۔ وہاں سے میں اسے منگوا لوں گا۔
ں اسے خود چیک کرنا چاہتا ہوں۔ یہ ضروری ہے" ——— چیف باس
ے کہا۔

"لیکن باس ڈوپے تک سر کیسے پہنچے گا۔ آپ نے خود ہی تو بتایا
ا کہ وہ محفوظ راستہ آپ نے بند کر رکھا ہے" ——— ڈاگ بل نے
رت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب تم مجھے مشن کی کامیابی کی اطلاع کرو گے تو راستہ بھی ہنگامی
ور پر کھولا جا سکتا ہے۔ اور سنو۔ میں نے تمہاری یقین دہانی پہ یہ
ہم ترین مشن اس گولڈن فاکس کو دیا ہے لیکن اگر مشن مکمل نہ ہوا تو پھر
بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اور اگر یہ مشن مکمل ہو گیا تو پھر
مہیں اس کا اتنا بڑا انعام دیا جائے گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔
یں تمہاری بیوی کو بھی قبول کر لوں گا۔ اور تمہاری پہلے والی سب مراعات
بحال کر دوں گا" ——— چیف باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ گولڈن فاکس کی کارکردگی میں اچھی
طرح جانتا ہوں۔ مشن لازماً مکمل ہوگا" ——— ڈاگ بل نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ میں تمہاری رپورٹ کا ہر وقت منتظر رہوں گا" ———
چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"ماسٹر آپ اسے ساتھ کیوں لے آئے ہیں اس کو وہیں گولی مار کر پھینک آنا تھا۔ مجھے یقین ہے کہ یہ غلط بیانی کر رہی ہے جان کارلو عیاش ضرور ہے لیکن اب اتنا بھی نہیں کہ دفتر میں آنے والی ہر عورت پہ پاگلوں کی طرح جھپٹ پڑے"۔۔۔۔۔ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس کی ساری کہانی غلط ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے فرش پہ بے ہوش پڑی ہوئی بیولا کرسٹائن کو اٹھا کر صوفے پہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر"۔۔۔۔۔ جوانا نے چونک کر کہا۔

"جوزف۔ تم پہلے اس کی مکمل تلاشی لو۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے پاس ابھی اسلحہ موجود ہو گا۔ اور میں نے مکمل تلاشی کہا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے ایک طرف کھڑے جوزف سے کہا۔



"بب۔۔۔۔۔ باس۔ یہ عورت ہے۔ آپ جوانا سے کہہ دیں"۔۔۔۔۔ جوزف نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں ہچکچا رہے ہو۔ تمہیں عورتوں سے نفرت ہے۔ اسی لئے میں نے تمہیں کہا ہے۔ کیونکہ تم صرف تلاشی ہی لو گے جبکہ جواب تک میں جوانا کو سمجھا دوں۔ یہ اپنے دوست کی موت پر ابھی تک غصے میں ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جوانا کی طرف مڑ گیا۔

"جوانا۔ تمہارا دوست صرف ہماری وجہ سے مارا گیا ہے دست درازی والی بات اس لئے غلط ہے کہ اگر ایسا ہوتا تو لازماً بیولا کے کپڑے پھٹے ہوتے یا پھٹے نہ ہوتے تو کم از کم کھینچا تانی کے آثار ضرور موجود ہوتے اور پھر جان کارلو کی لاش اور بیولا کے درمیان اس قدر فاصلہ موجود تھا کہ دست درازی اور گھسیٹ کر لے جانے والی کہانی یکسر غلط تھی۔ اور اس نے جس طرح زیرو ماسک لگایا ہوا تھا اس کا مطلب ہے کہ یہ عام عورت یا صرف صحافی نہیں ہو سکتی کیونکہ زیرو ماسک کو جس انداز میں اس نے لگایا ہوا ہے۔ ایسا صرف اس فن کے انتہائی ماہر ہی لگا سکتے ہیں۔ میں نے خود یہ فن نہ سیکھا ہوا ہوتا تو میں بھی اسے نہ پہچان سکتا۔ اس پہ مجھے شک ہوا اور پھر یہ جتنی آسانی سے ہمارے ساتھ آنے پہ اور پھر اس کوٹھی کے اندر آنے پہ تیار ہو گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہماری تلاش میں وہاں گئی تھی۔ اور میں نے اس کی کنپٹی پہ اچانک ٹک جڑ کر اسے بے ہوش بھی اسی لئے کیا ہے تاکہ ایک تو اس کی تلاشی لے لوں۔ اور دوسرا میرے ذہن

میں ایک اور خیال موجود ہے۔ وہ بھی دور کر لوں"۔۔۔۔۔ عمران نے پو
طرح وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"شکریہ ماسٹر۔ اب میرا اطمینان ہو گیا ہے۔ ورنہ میں سوچ رہا
تھا کہ اگر آپ کو اس عورت کی کہانی پر یقین آ گیا تو آپ میرے دوست
کے بارے میں کیا سوچیں گے"۔۔۔۔۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"آدمی دوستوں سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ اور تم نے خود اپنے دوست
کو عیاش تسلیم کیا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
پھر وہ جوزف اور ہیولا کی طرف مڑ گیا۔
"یہ چیزیں نکلی ہیں باس۔ اور کچھ نہیں ہے"۔۔۔۔۔ جوزف نے کر
کے سامنے رکھی ہوئی چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر
اس طرح پیچھے ہٹ گیا جیسے اب تک وہ کسی انتہائی مکروہ چیز کو
ہاتھ لگاتا رہا ہو۔
"اوہ۔۔۔۔۔ خاصا جدید قسم کا اسلحہ ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے آگے
بڑھ کر ان چیزوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس میں چھوٹے چھوٹے
اور مختلف رنگوں کے کئی کیپسول ایک پنسل نما میزائل۔ تین سنہرے
رنگ کی پتیاں اور دو ڈبیاں پڑی ہوئی تھیں۔ ان کے ساتھ ہی ایک
پتلا لیکن لمبے سائز کا باکس بھی تھا۔ جس کے اوپر ایک بٹن اور اس کے
ساتھ ایک بلب بھی لگا ہوا تھا۔ اور اس کے دونوں اطراف پر باریک
باریک سوراخ بھی نظر آ رہے تھے۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا۔
اور غور سے دیکھنے لگا۔



"یہ تو کوئی جدید قسم کا ٹرانسمیٹر لگتا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور
ی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک ڈبے کا بلب جل اٹھا۔ اور
کے ساتھ ہی سوراخوں سے صرر صرر کی ایسی آوازیں نکلیں جیسے
نئے جوتے میں سے چلتے ہوئے آواز نکلتی ہے۔ یہ آواز چند لمحوں
سنائی دی پھر خاموشی چھا گئی۔ لیکن چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب
طرح جلتا رہا۔ عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ چند لمحوں بعد ایک
پھر ویسی ہی صرر صرر کی آواز نکلی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران نے
اتے ہوئے بلب کے ساتھ موجود واحد بٹن دبا دیا۔ اور اس بٹن
دبتے ہی سرخ بلب جھماکے سے سبز رنگ کا ہو گیا۔ اور ٹرانسمیٹر
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"ہیلو ڈیئر ہیولا۔ میں گیری بول رہا ہوں۔ میں ولنگٹن پہنچ گیا ہوں
کہاں ہو"۔۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں ایسی بے تکلفی تھی کہ
ران مسکرا دیا۔ ہیولا اسے پہلے ہی بتا چکی تھی کہ وہ شادی شدہ
اور اس کے شوہر کا نام گیری ہے۔ اور اب اس نے اپنا نام
گیری ہی لیا تھا۔ اور اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی ہیولا کا
ہر ہے۔
"میں مصروف ہوں ڈیئر"۔۔۔۔۔ عمران کے حلق سے ہیولا جیسی
نکلی، لہجہ بالکل ایسا تھا جیسے کہ ہیولا اپنے شوہر سے بول سکتی
۔ چونکہ گیری بغیر اوور کہے خاموش ہو گیا تھا۔ اس لئے عمران
گیا تھا کہ یہ ٹرانسمیٹر ان ٹرانسمیٹروں کی ٹائپ سے تعلق رکھتا
جس میں بار بار بٹن دبا کر دوسرے کو بولنے کا موقع دینے کا

جھنجھٹ نہیں ہوتا بلکہ اس طرح باتیں ہوتی ہیں جیسے ٹیلی فون پر بات ہو رہی ہے۔ اور چونکہ اس ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ڈائل وغیرہ موجود ہی نہ تھا اس لئے لازماً یہ فکسڈ ٹرانسمیٹر تھا۔

"مشن کا کیا ہوا ڈیئر۔ وہ عمران ٹریس ہوا یا نہیں" ——— گیری نے کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"میں نے اس کا اڈہ ٹریس کر لیا ہے۔ جانسن کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس میں اس کا اڈہ ہے۔ لیکن وہ اندر موجود نہیں ہے۔ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے۔ میں اس کے اندر چھپی ہوئی ہوں تاکہ جیسے ہی وہ آئے میں اپنا مشن پورا کر لوں" ——— عمران نے بولا کی آواز میں جواب دیا۔

"گڈ۔ مجھے یقین تھا کہ تم اسے بہرحال ٹریس کر لوگی۔ سنو میں نے ڈاگ بل کے ذریعے واٹر پاور سے یہ مشن حاصل کیا تھا۔ ڈاگ بل نے ابھی سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے کال کیا ہے۔ اس نے ایک اور شرط بھی لگا دی ہے۔ کہ ہم عمران کو قتل کر کے اس کا سر کاٹ کر لا کر اسے دیں۔ جب میں نے اس شرط پر احتجاج کیا کہ پہلے معاہدہ میں یہ شرط شامل نہ تھی تو اس نے بتایا کہ واٹر پاور کا چیف باس اس پر مصر ہے۔ کیونکہ اسے خطرہ ہے کہ کہیں ہم عمران کی بجائے کسی اور کو قتل کر کے اسے مشن کی رپورٹ نہ دے دیں۔ وہ ہمیں اس شرط کے بدلے میں ایک لاکھ ڈالر مزید ادا کرنے پر بھی راضی ہے" ——— گیری نے کہا۔

"کیا وہ ڈاگ بل اس عمران کو پہچانتا ہے" ——— عمران نے چونک



کر پوچھا۔ ڈاگ بل کا نام سنتے ہی اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

"میں نے یہی بات اس سے پوچھی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ تو اسے جانتا تک نہیں۔ وہ اس کا سر ثبوت کے طور پر چیف باس کو بھیجے گا۔ وہاں اس کی چیکنگ کی جائے گی" ——— گیری نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کام مجھ سے نہیں ہو گا۔ کہ میں کسی لاش کا سر کاٹتی پھروں پھر اسے کار میں لادے پھروں" ——— عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ تم جیسی نفیس عورت کے لئے یہ کام مشکل ہے۔ لیکن ایک لاکھ ڈالر بھی تو نہیں چھوڑے جا سکتے۔ اس لئے اگر تم کہو تو میں وہاں آجاؤں۔ میں خود کاٹ لوں گا۔ اور پھر اس آدمی کو دے کر اس سے رقم حاصل کر لوں گا" ——— گیری نے کہا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک ہے۔ تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو" عمران نے پوچھا۔

"میں تو اپنی رہائش گاہ میں ہوں۔ بہرحال میں زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر پہنچ جاؤں گا" ——— گیری نے کہا۔

"اوکے۔ ابھی میرا خیال ہے ان کے آنے میں آدھے گھنٹے کا وقفہ ہے۔ تم فوراً آجاؤ اور سنو پھاٹک بند ہے۔ اس لئے تم عقبی طرف سے آجاؤ۔ جب تم عقبی طرف سے کود گے تو میں اس کے سامنے آؤں گی۔ ویسے کوٹھی خالی ہے۔ اس لئے خطرے والی کوئی بات نہیں" ——— عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں۔ گڈ بائی" ——— دوسری طرف سے

کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی جھپاکے سے بلب بجھ گیا۔ اور پریس کی
بٹن کھٹکے کے ساتھ واپس باہر کو نکل آیا۔

"گڈ۔ اچھی چیز ہے۔ جوزف اور جوانا۔ تم عقبی طرف پہنچ کر چھپ جاؤ اور سنو۔ میں اسے فی الحال صحیح سلامت یہاں دیکھنا چاہتا ویسے اسے بے ہوش کر دینا۔ تاکہ اطمینان سے اس کی بھی تلاشی لی جا سکے۔ پھر ان میاں بیوی کو اکٹھا ہی ہوش میں لایا جائے گا"۔۔۔ عمران نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر چلے گئے۔

عمران نے فرش پر پڑی ہوئی چیزوں کو اٹھایا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے ریک میں رکھ کر وہ واپس مڑا۔ اور اس نے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی بیولا کی نبض چیک کرنی شروع کر دی۔ لمحے بعد اس نے اس کی کلائی چھوڑی۔ اور پھر اطمینان سے سا رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ گیری کی کال نے کافی مسئلہ واضح کر دیا تھا۔ لیکن اب وہ ایک پوائنٹ پر غور کر رہا تھا۔ پھر واقعی دس پندرہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اُسے دور سے ہلکا سا دھماکہ سنائی دیا اور وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ گو اُسے معلوم تھا کہ جوزف اور جوانا آسانی سے اس گیری پر قابو پالیں گے۔ لیکن پھر بھی وہ احتیاط اٹھ کر تیزی سے کمرے کے دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا لیکن چند لمحوں بعد جب راہداری میں بھاری قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ اوٹ سے باہر آگیا۔ کیونکہ اس نے قدموں کی آواز سے ہی لیا تھا کہ آنے والے جوزف اور جوانا ہیں اور ان دونوں کے قدم



کی آوازوں سے واضح تھا کہ گیری لازماً بے ہوش ہو کر ان میں سے کسی کے کندھے پر لدا ہوا ہوگا اور پھر جوانا اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک نوجوان لدا ہوا تھا۔ جوانا نے اُسے بیولا کے ساتھ والے صوفے پر پٹخ دیا۔

"اب اس کی تلاشی تم لے لو۔ جوزف کو بار بار کیا تکلیف دینی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور جوانا ہنس پڑا۔ جوزف کا البتہ منہ بن گیا تھا۔

جوانا نے چند لمحوں میں ہی گیری کی تلاشی مکمل کر لی۔ لیکن اس کی جیبوں سے ایک مشین پسٹل ایک چھوٹی سی ڈائری۔ ایک ویسا ہی ٹرانسمیٹر جیسا کہ پہلے بیولا کے پاس تھا اور ایک انتہائی تیز دھار خنجر نکلا اور خنجر دیکھ کر عمران مسکرا دیا۔ ظاہر ہے گیری یہ خنجر اس کی گردن کاٹنے کے لئے اپنے ہمراہ لایا ہوگا۔

"یہ سب کچھ سوائے ڈائری کے وہاں ریک پر رکھ دو۔ اور ڈائری مجھے دے دو۔ جوزف تم کہیں سے رسی ڈھونڈھو اور ان دونوں کو اس طرح باندھ دو کہ یہ حرکت نہ کر سکیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر جوانا کے ہاتھ سے ڈائری لے کر اس نے اُسے پڑھنا شروع کر دیا۔ کہ اس دوران جوزف کہیں سے رسی ڈھونڈھ لایا۔ اور اس نے دونوں پر بے ہوش پڑے ہوئے گیری اور بیولا دونوں کے ہاتھ ان کی پشت پر باندھ دیئے اور پھر اس نے ان دونوں کے پیر بھی رسی سے باندھ دیئے۔ عمران ڈائری دیکھتا رہا۔ اس میں مختلف افراد کے فون نمبر اور ذاتی قسم کی یاد داشتیں موجود تھیں۔ اور ایک

صفحے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ اس پر پچاس لاکھ ڈالرز کے ساتھ ہی ایک فون نمبر تھا۔ جس کے سامنے ڈاگ بل کے الفاظ درج تھے اور ڈاگ بل کے آگے بریکٹ میں ایک حرف "جی" لکھا ہوا تھا۔ نیچے ڈبلیو۔پی کے حروف بھی درج تھے۔ اور عمران ڈبلیو۔پی کے حروف سے ساری بات سمجھ گیا کہ واٹر پاور نے ڈاگ بل کے ذریعے جس کا فون نمبر آگے لکھا ہوا تھا۔ اس کے قتل کا سودا اس گیری اور ہیولا سے کیا ہے۔ لیکن عمران کو سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر واٹر پاور نے کیا سوچ کر ان احمقوں سے عمران کے لئے سودے بازی کی ہے۔ بہر حال ڈاگ بل کی تلاش تو اسے بھی تھی۔ اور کم از کم اس کا فون نمبر تو مل گیا۔ باقی تفصیلات اس گیری سے بھی مل سکتی تھیں۔ عمران نے ڈائری جیب میں ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس لڑکی کو ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ اس فون نمبر کو چیک کرنا چاہتا تھا۔ جو ڈائری میں لکھا ہوا تھا۔ ایک کمرے میں فون موجود تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا تو رسیور میں ٹون سنائی دی۔ اور عمران نے تیزی سے وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جو اس نے ڈائری میں لکھے ہوئے دیکھے تھے۔

"ڈاگ گیم کلب"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"سوری ۔۔۔ رانگ نمبر"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور رسیور رکھ



دیا۔ وہ نام سے ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ گیم کلب اسی ڈاگ بل کا ہو گا۔ رسیور رکھ کر وہ واپس پلٹا تو اس کی آنکھیں اچانک ایک خیال کے تحت چمک اٹھیں اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ وہ واپس اس کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں ہیولا اور گیری موجود تھے۔ ہیولا ہوش میں آچکی تھی۔ لیکن اس کے دونوں گال سرخ ہو رہے تھے۔ اس سے ظاہر تھا کہ اسے تھپڑ مار کر ہوش میں لایا گیا ہے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ گیری یہاں کیسے آگیا۔ اور ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے"۔۔۔ ہیولا نے عمران کو دیکھتے ہی پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔ اور اس کی آنکھوں میں شدید الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

"میں نے سوچا۔ دونوں میاں بیوی سے اکٹھا ہی انٹرویو کر لوں۔ اکثر اخبارات میں ایسے انٹرویو چھپتے رہتے ہیں۔ چاہے عام حالات میں ان میاں بیوی کے درمیان جوتم پیزار چلتی رہتی ہو۔ اور روزانہ نئی کراکری لانی پڑتی ہو۔ لیکن انٹرویو دیتے وقت دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔ اور فقرے یہی ہوتے ہیں کہ جناب ہمارا گھرانہ تو مثالی گھرانہ ہے۔ ہم تو ایک دوسرے سے مکمل تعاون کرتے ہیں۔ اور پھر میاں بتاتا ہے کہ مجھے بیوی کی کون سی عادت پسند ہے اور عام طور پر یہ عادت کفایت شعاری ہوتی ہے۔ فیملی انٹرویو لینے والے کو بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ بیگم صاحبہ کی کفایت شعاری کا دائرہ صرف شوہر کی حد تک ہی محدود رہتا ہے اس بے چارے کو وہی سوٹ بیس بیس سال تک پہننا پڑتا ہے جو اس نے شادی کے موقع پر پہنا ہوتا ہے۔

سگریٹ اور چائے فضول خرچی میں شمار کی جاتی ہے۔ کسی دوست کو اگر وہ ایک کپ چائے پلا دے تو اس کی کفایت شعار بیگم کے نزدیک پورے مہینے کا بجٹ زلزلوں کی زد میں آجاتا ہے۔ جب کہ وہ کفایت شعار بیگم اپنی سہیلیوں کو گھر میں بلا کر ڈنر۔ لنچ اور پارٹیاں کر کے اپنی کفایت شعاری کا عملی مظاہرہ کرتی رہتی ہیں۔ اور جب بیگم صاحبہ سے پوچھا جاتا ہے کہ اسے شوہر کی کون سی عادت پسند ہے تو ایک ہی گھڑا گھڑایا جواب ہوتا ہے کہ جناب میرے شوہر مجھ سے بے حد تعاون کرتے ہیں۔ مطلب ہوتا ہے کہ برتن دھوتے ہیں۔ بیگم سمیت بچوں کو ناشتہ تیار کر کے دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ"۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل رہی تھی۔ اور ہیولا آنکھیں پھاڑے حیرت سے عمران کو دیکھ رہی تھی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ گیری یہاں کیسے آگیا۔ اور تم نے ہمیں باندھ کیوں رکھا ہے"۔۔۔ ہیولا نے اس بار غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے۔۔۔ میں نے کب بلایا ہے۔ یہ تو تمہاری کال پر میری گردن کاٹنے کے لئے یہاں پہنچا ہے۔ پوچھ لو اس سے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور ہیولا عمران کی بات سن کر اور زیادہ چونک اٹھی۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کب کال کیا ہے اسے"۔۔۔ ہیولا کے حلق سے رک رک کر فقرہ نکلا۔

"سنو ہیولا۔ تم نے واٹر پاور سے میری موت کا سودا پچاس لاکھ



ہیں۔ کیا تمہیں یہ رقم ڈاگ بل کے ذریعے ملی۔ یہ سب کچھ مجھے معلوم ہے۔ لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ آخر واٹر پاور جیسی بڑی تنظیم نے اتنی بھاری رقم تم جیسے احمقوں کو کیوں دی ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھ سے دراصل حماقت ہو گئی ہے۔ پچاس لاکھ ڈالر کی رقم سے مجھے سمجھ جانا چاہیئے تھا کہ تم کس قدر سخت ٹارگٹ ہو۔ میں نے تمہیں عام آدمی کی طرح ٹریٹ کیا"۔۔۔ ہیولا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں تمہیں دیکھتے ہی ایک خیال آیا تھا۔ لیکن پھر میں بھول گیا۔ اور اب پھر تمہارے بات کرنے کے انداز سے مجھے یہ خیال دوبارہ آیا ہے۔ کیا تمہاری ماں کا نام برتھا ہے"۔۔۔ عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے واقعی اسے یہ خیال ابھی آیا ہو۔

"کون برتھا"۔۔۔ ہیولا نے چونک کر پوچھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ماسٹر کلرز والی برتھا۔ جوانا۔ کیا تمہیں برتھا یاد ہے۔ یہ اس کی بیٹی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے مڑ کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اوہ ماسٹر۔۔۔ یہ لڑکی مادام برتھا کی بیٹی۔ نہیں ماسٹر"۔۔۔ جوانا نے اس عجیب سی طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اس کے سر پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہوں۔ وہ اب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی ہیولا کو دیکھ رہا تھا۔

"اس نے زیرو ماسک لگا رکھا ہے۔ اس لئے تم نے اسے پہچانا نہیں
ہے۔ لیکن میں تصور میں اسے زیرو ماسک کے بغیر دیکھ رہا ہوں۔ یہ ہو بہو
اپنی ماں کی تصویر ہے۔ اس کے بات کرنے کا انداز بھی ویسا ہی ہے
بس صرف یہ کہ وہ موٹی۔ بھدی اور بظاہر عقل سے پیدل عورت نظر
آتی تھی۔ جب کہ یہ خوب صورت۔ چست اور تیز طرار نظر آتی ہے۔ لیکن
اس کی ماں جو کچھ بظاہر نظر آتی تھی درحقیقت ایسی نہ تھی۔ وہ دراصل
انتہائی ذھین۔ پھرتیلی اور ٹھنڈے دماغ کی عورت تھی۔ لیکن یہ جذباتی
اور احمق لڑکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے دونوں
ہاتھ ہیولا کے چہرے کی طرف بڑھائے اور اس کے بعد اس کے
دونوں ہاتھوں نے بڑے مخصوص انداز میں حرکت کرنی شروع کر دی
وہ ہیولا کے چہرے اور سائیڈوں پر جگہ جگہ سے چٹکیاں بھر رہا تھا جب
کہ جوزف اور جوانا حیرت سے عمران کو ایسا کرتے دیکھ رہے تھے
ان کے چہرے پر شدید حیرت تھی کیونکہ عمران نے کبھی اس سے
بھی زیادہ خوب صورت عورتوں کے چہروں کو انگلی تک نہ لگائی تھی
لیکن اب وہ اس کے چہرے پر باقاعدہ چٹکیاں بھر رہا تھا۔ ہیولا کے
حلق سے ہلکی ہلکی سسکاریاں سی نکل رہی تھیں اور چند لمحوں بعد جب
عمران کے ہاتھ علیحدہ ہوئے تو اس کے ہاتھ میں باریک سی جھلی لٹکی
ہوئی تھی جو جگہ جگہ سے مجسم کے لحاظ سے مختلف تھی۔

"اب دیکھو۔ میں نے زیرو ماسک اتار دیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے
وہ جھلی ایک طرف پھینکتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر۔ یہ واقعی مادام برتھا کی بیٹی ہے۔ اب مجھے یاد آ گیا



ہے کہ اس کی بیٹی کسی سکول یا کالج میں پڑھتی تھی۔ اور مادام برتھا اس
سے ملنے جاتی تھی۔ لیکن اس نے کبھی اس سے ہمیں نہ ملوایا تھا۔ اور
نہ وہ اسے اپنے بلیو مون کلب میں آنے دیتی تھی"۔۔۔۔ جوانا نے
کہا۔

"ہاں میں برتھا کی بیٹی ہوں۔ اسی برتھا کی جو ماسٹر کلرز کی چیف تھی۔
اور تم اس کے ماتحت تھے۔ تم بزدل ہو۔ کمینے ہو۔ کہ تم نے میری
ماں کے قاتل کی ملازمت کر لی ہے۔ میں نے اپنی ماں کے قاتل
سے انتقام لینے کے لئے سخت ترین ٹریننگ لی۔ میں نے اپنی
ماں کے قاتل سے انتقام لینے کے لئے قتل کرنے کا پیشہ اپنایا۔
تاکہ جب میرا دل سخت ہو جائے۔ تو میں اپنی ماں کے قاتل سے
بھرپور انتقام لے سکوں۔ میں اس کی بوٹی بوٹی اور ریشہ ریشہ علیحدہ
کر سکوں۔ میں آج تک اس آگ میں جلتی چلی آئی۔ اور یہی انتقام کی
آگ تھی جس نے مجھے انسان سے درندہ بنا دیا تھا۔ اور گولڈن فاکس
کا نام ایکریمیا میں دہشت بن گیا۔ کیونکہ میں صرف قتل ہی نہ کرتی تھی۔
بلکہ اپنے شکار کو اس قدر اذیت دے کر مارتی تھی۔ کہ اس کی لاش
عبرت کا نمونہ بن جاتی تھی۔ لیکن افسوس اب جب کہ میرے انتقام
کا وقت آیا تو میں اپنی حماقت کی وجہ سے بے بس ہو چکی ہوں"۔۔۔۔
ہیولا نے بری طرح بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو ہیولا کہ میں نے تمہاری ماں کو قتل نہیں کیا۔
اُسے اس کے ساتھی البرٹ نے کوبرا بم کو دور سے آپریٹ کر کے
قتل کیا تھا۔ اُسے بھی اور ماسٹر کلرز کے دوسرے ممبر راشکل کو بھی۔

اور دوسری بات یہ کہ تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں اس کا پورا پورا موقع دوں گا۔ لیکن ابھی نہیں۔ ابھی میرے سامنے ایک عظیم مقصد موجود ہے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مقصد" —— بیولا نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے ڈاگ بل کی تلاش تھی۔ اور تمہارا شوہر ڈاگ بل کو جانتا ہے اس طرح تمہارے شوہر نے میرا یہ مسئلہ تو حل کر دیا ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہوگا کہ تم بیوہ ہو جاؤ گی" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ گیری کی موت سے تمہیں کیا حاصل ہوگا" —— بیولا نے بڑی طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"گیری جانتا ہے کہ اس ڈاگ بل نے اُسے ہدایت کی ہے کہ واٹر پاور کے چیف کو میرا سر چاہیئے تاکہ وہ پوری طرح تسلی کر سکے کہ گولڈن فاکس نے واقعی عمران کو قتل کیا ہے۔ اور چونکہ ڈاگ بل مجھ سے واقف نہیں ہے اس لئے وہ تو مجھے شناخت نہیں کر سکتا۔ اس سے نتیجہ یہی نکلا کہ میرے سر کو یہ شرف حاصل ہوگا کہ وہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر کی سیر کر سکے۔ اور لازماً میرے سر کو ہیڈ کوارٹر تک لے جانے کے لئے ہیڈ کوارٹر کے گرد حفاظتی انتظامات ختم کرنے ہوں گے یا پھر کوئی محفوظ راستہ ہوگا۔ اس طرح میرا کام بن جائے گا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاگل ہو۔ تمہارا کٹا ہوا سر اگر وہاں پہنچ بھی گیا تو تمہیں کیا فائدہ ہوگا" —— بیولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔



"میرے اور گیری کے چہرے کی ساخت ہی ملتی جلتی نہیں ہے بلکہ سر کی بناوٹ بھی ایک جیسی ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ میرا سر کنوارہ ہے جب کہ یہ شادی شدہ ہے۔ لیکن ہیڈ کوارٹر نے صرف سر اور چہرے کا بیرونی حصہ دیکھنا ہے اندر مغز تو چیک نہیں کرنا۔ کہ مغز سے خالی سر پہنچے گا تو وہ چونک پڑیں گے۔ کیونکہ شادی کے بعد صرف سر ہی سر رہ جاتا ہے۔ مغز تو بیوی بچے چاٹ جاتے ہیں۔ باقی اس مماثلت کو میں ہو بہو خود بنا لوں گا" —— عمران نے کہا۔

"گگ —— گگ —— کیا مطلب۔ کیا تم گیری کو ........" —— بیولا نے بڑی طرح بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر انتہائی خوف اور دہشت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"تمہاری بے ہوشی کے بعد تمہارے اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر تمہارے شوہر نے کال کی تھی جو ظاہر ہے تمہاری بے ہوشی کی وجہ سے مجبوراً مجھے اٹنڈ کرنا پڑی۔ اور اس نے مجھے بتایا کہ ڈاگ بل نے میرا سر لانے کی شرط لگائی ہے۔ اب ظاہر ہے بیولا جیسی نفیس لڑکی تو کسی لاش کا سر کاٹنے سے رہی۔ چنانچہ جناب گیری بہادر صاحب خود میرا سر کاٹنے کے لئے تیار ہو گئے اور تیز دھار خنجر جیب میں ڈالے اکڑتے ہوئے یہاں پہنچ گئے کہ کہاں ہے وہ لاش جس کا سر کاٹنا ہے۔ لیکن اُسے معلوم نہیں کہ یہاں اس سے بھی زیادہ ماہر سر کاٹنے والے موجود ہیں۔ جوزف تو اس فن میں اس قدر ماہر ہے کہ پورے افریقہ کے وحشی اسے اپنے دشمنوں کے سر کاٹنے کے لئے باقاعدہ دعوت دے کر بلاتے تھے۔ مجال ہے

کہ گردن کی گولائی میں کہیں سے اِنچ کے ہزارویں حصے کا بھی فرق پڑ
جائے بالکل اسی طرح اس کے ہاتھوں انسانی گردن کٹتی ہے جیسے
تار سے صابن کٹتا ہے۔ کیوں جوزف" ـــــ عمران نے مڑ کر جوزف
سے کہا۔

"باس۔ یہ تو بڑی چھوٹی سی گردن ہے۔ میں نے تو گینڈوں کی
گردنیں اس طرح کاٹی ہیں کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے" ـــــ
جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔ ایسا مت کرو۔ اس کی گردن مت کاٹو۔ میں رقم
واپس کر دوں گی" ـــــ بیولا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارے۔ تم اگر اس قدر ہی کمزور دل ہو۔ تو پیشہ ور قاتلہ کیسے بن
گئیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میں تمہیں ایک آفر کرتی ہوں۔ اگر تم مانو تو" ـــــ بیولا
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے بیوہ تو ہو جاؤ۔ پھر تمہاری ہر بات مانی جائے گی ہمارے
ہاں بیوہ سے سب کو خواہ مخواہ کی ہمدردی ہو جاتی ہے اور جب
بیوہ تم جیسی نوجوان اور خوب صورت ہو تو سمجھو کہ سب بے دام
غلام بن جاتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ جوزف سے
مخاطب ہو گیا۔

"جوزف۔ ادھر ریک میں وہ تیز دھار خنجر پڑا ہے۔ وہ اٹھاؤ۔
اور اپنے فن کا مظاہرہ شروع کر دو۔ ہری اپ۔ باتیں بہت ہو
گئیں۔ اب کام بھی ہونا چاہئے" ـــــ عمران نے یک لخت سرد



یں جوزف سے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا ریک کی طرف بڑھ گیا۔
میری بات سنو۔ میں تمہارے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنے
لئے تیار ہوں۔ میں تمہیں واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچانے
ذمہ داری لیتی ہوں۔ تم گیری کو قتل مت کرو" ـــــ بیولا نے
لخت چیختے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر بھی دہشت
آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"اوہ۔ اس قدر محبت تو شاید لیلیٰ کو بھی مجنوں سے نہ تھی اس نے
مجنوں کا امتحان لینے کے لئے اس کا خون طلب کر لیا تھا۔ بہرحال
یڈیم لیلیٰ صاحبہ۔ پہلے تم وضاحت کرو کہ تم مجھے کس طرح واٹر پاور
سکتی ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس ڈاگ بل کے حلق سے سب کچھ اگلوا لوں گی۔ وہ یقیناً
ٹر پاور کا خاص آدمی ہو گا۔ اسی سے راستہ بھی معلوم ہو جائے گا"
لا نے جلدی جلدی کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کے لئے تمہیں تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ
ام تو میں خود بھی کر سکتا ہوں۔ لیکن واٹر پاور جیسی ٹاپ کی تنظیم ثابت
ہی ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ میں ڈاگ بل یا بل ڈاگ
و خود بھی اس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہ ہو گا۔ اس لئے تو
یں یہ سر والا فارمولا استعمال کر رہا ہوں۔ سر کے پیچھے پیچھے عمران
ا جسم بھی وہاں پہنچ جائے گا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"سنو۔ میں گیری سے کہہ کر اس ڈاگ بل کو یہاں بلوا لیتی ہوں۔

تم خود اس سے اگلوا لو۔ اگر وہ کوئی راستہ جانتا ہو تو ہمیں چھوڑ دو۔"
بیولا نے کہا۔

"تمہیں تو چھوڑا جا سکتا ہے۔ لیکن گیری کو نہیں۔ تم تو بہرحال جوان کی بھانجی بھی کہلائی جا سکتی ہو۔ لیکن گیری تو خنجر اٹھائے قصائی کی طرح سر کاٹنے آیا تھا۔ اُسے تو سزا ملنی ہی چاہیئے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جو تمہاری مرضی آئے کرو۔ میں نے تو سنا تھا کہ تم اعلیٰ کردار کے مالک ہو۔ لیکن اگر تم ایک بندھے ہوئے آدمی کی گردن کٹوا سکتے ہو تو پھر دنیا میں تم سے بڑا کمینہ کوئی اور نہیں ہو سکتا"
بیولا نے انتہائی جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"اگر تم اسی بات پر ناراض ہو رہی ہو کہ بندھے ہوئے اور بیہوش گیری کی گردن کیوں کاٹی جا رہی ہے تو میں اُسے ہوش میں لا کر کھلوا دیتا ہوں۔ وہ جوزف اور جوانا سے باقاعدہ مقابلہ کر لے۔ اگر وہ لاش میں تبدیل ہو گیا تو اس کا سر کاٹا جائے گا ورنہ نہیں۔ بولو ٹھیک ہے"
عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اُسے لڑائی بھڑائی کا فن نہیں آتا۔ وہ صرف صحافی ہے"۔۔۔
بیولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے وہ راستہ تفصیل سے بتا دے۔ جس سے انتہائی محفوظ طریقے سے اس اہم پراجیکٹ تک پہنچا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے یک لخت سنجیدہ لہجے میں کہا اور بیولا اس کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑی۔



"کیا مطلب۔۔۔۔ کیا گیری کو اس راستے کا علم ہے"۔۔۔ بیولا نے
[حیر]ت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ گیری خود ڈاگ بل ہے۔ اس کے دو نام ہیں۔ گیری
[او]ر تمہارے شوہر اور صحافی اور ڈاگ بل بطور واٹر بادر کے رکن کے
اس لحاظ سے ڈاگ گیم کلب اس کا اڈہ ہے"۔۔۔۔ عمران نے
[جوا]ب دیا اور بیولا کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

"یہ۔۔۔۔ یہ تم کیسے کہہ رہے ہو۔ نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے"
[بیو]لا نے کہا۔

"اُسے تمہارے شوہر کے طور پر علم تھا۔ کہ تم اپنی ماں کے انتقام
[کے] لئے بے چین ہو۔ اور بطور پیشہ ور قاتل تمہاری شہرت بھی یقیناً
[...]ہو گی۔ اس لئے اس نے واٹر بادر کے چیف کو نجانے کیا کہا ہو
[...]کہ اس نے یہ مشن تمہارے سپرد کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔
[اس] طرح گیری واٹر بادر سے پچاس لاکھ ڈالر وصول کرنے میں کامیاب
[ہو گ]یا۔ اُسے یقین تھا کہ تم مجھے قتل کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گی۔ اس
[...] پچاس لاکھ ڈالر تم لوگوں کی زندگی بھی بدل سکتے ہیں اور آئندہ واٹر
[باد]ر سے بھی بے پناہ مفادات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور جہاں
[تک] اس بات کا تعلق ہے کہ مجھے کیسے معلوم ہوا کہ گیری ہی ڈاگ بل
[ہے] تو وہ بھی بتا دیتا ہوں۔ اسی نے خود اپنی ڈائری میں ڈاگ بل کے
[نام] کے آگے بریکٹ میں ایک حرف جی لکھا ہوا ہے۔ پہلے میں اس
[...] کوئی اور مطلب سمجھا تھا۔ لیکن اب تمہارے اس فقرے کے
[...] وہ صرف صحافی ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں کہ جی سے مطلب گیری

ہی ہے۔ کیونکہ وہ جس انداز میں خنجر اٹھائے میری گردن کاٹنے کے لئے
یہاں آیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ صرف صحافی نہیں ہے کیونکہ
صحافی جیسا معزز اور محترم پیشہ اپنانے والا آدمی اس طرح کے کام
نہیں کر سکتا۔ ایسا کام صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو جرائم پیشہ ہوں"
عمران نے جواب دیا۔

"نہیں۔ وہ میرا شوہر ہے۔ میں اُسے اچھی طرح جانتی ہوں۔ اگر وہ
ڈاگ بل ہوتا تو مجھے لازماً علم ہو جاتا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ بھی میری
طرح کا صحافی ہے ۔۔۔۔ وہ بھی ایک پیشہ ور قاتل ہے۔ ہم دونوں
نے صحافت کو صرف ایک ڈھال کے طور پر اپنایا ہوا ہے۔ اس لئے
تو صحافی برادری میں ہم دونوں ہی ناکام صحافی سمجھے جاتے ہیں" ۔۔۔
بیولا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اگر میں تمہارے شوہر کے منہ سے منوا دوں کہ وہی ڈاگ بل
ہے تو پھر تمہارا ردِعمل کیا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جوانا کو آگے آنے کا اشارہ کیا۔

"جوانا۔ اسے ہوش میں لاؤ۔ اور اس کے حلق سے اصل راز باہر
نکالو" ۔۔۔ عمران نے جوانا کے آگے بڑھنے پر انتہائی تیز لہجے
میں کہا۔

"ٹھہرو۔ صرف اسے ہوش میں لاؤ۔ میں خود اس سے پوچھ لیتی
ہوں یہ مجھ سے جھوٹ نہیں بولے گا" ۔۔۔ بیولا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر بغیر تشدد کے یہ تسلیم کر لیتا ہے تو مجھے کیا
اعتراض ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ جوانا سے مخاطب



ہوا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا۔ لیکن تشدد سے نہیں کیونکہ اس کی
بیوی ساتھ بیٹھی ہوئی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
اور جوانا بھی مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے صوفے پر بے ہوش پڑے
ہوئے گیری کا منہ اور ناک بیک وقت ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔
چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ تو جوانا پیچھے ہٹ گیا۔
تھوڑی دیر بعد گیری کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ وہ حیرت
سے پہلے تو ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر ساتھ بیٹھی ہوئی بیولا کو دیکھ کر اچھلنے
لگا تھا کہ بندھے ہونے کی وجہ سے اچھل نہ سکا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کیا ہے۔ مجھے باندھ دیا گیا ہے۔ بیولا یہ کیا ہے۔
یہ کون ہیں" ۔۔۔ گیری نے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ جس کی گردن کاٹنے کے لئے جناب
تشریف لائے تھے۔ اور یہ میرے ساتھی جوزف اور جوانا ہیں" ۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گیری۔ صورت حال بے حد مخدوش ہو گئی ہے۔ یہ علی عمران
اور اس کے ساتھی بے حد کائیاں لوگ ہیں۔ میں تو انہیں عام سا
آدمی سمجھی تھی۔ لیکن یہ لوگ میرے تصور سے بھی کہیں زیادہ چالاک
اور عیار ہیں۔ انہوں نے یہاں آتے ہی مجھے اچانک بے ہوش
کر دیا تھا" ۔۔۔ بیولا نے اسپینی زبان میں گیری سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور اس دوران وہ بار بار سامنے بیٹھے عمران کو بھی دیکھتی
رہی۔ لیکن عمران کا چہرہ جوزف اور جوانا کی طرح سپاٹ تھا جیسے

وہ جوانا اور جوزف کی طرح اسپینی زبان کی ابجد سے بھی واقف نہ ہو

"تم —— مم —— مگر میں نے تمہیں کال کیا تھا۔ تو تم نے مجھے کہا تھا کہ تم کوٹھی میں اکیلی ہو۔ اور میں نے تمہیں ڈاگ بل کی نئی شرط بتائی تھی کہ انہیں اس عمران کا سر ثبوت کے طور پر چاہیے تو اس پر تم نے کہا تھا کہ تم سر نہیں کاٹ سکتیں۔ چنانچہ میں خود یہاں آیا۔ لیکن پھر جیسے ہی میں عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوا۔ ایک کالا سا سایہ مجھ پر جھپٹا اور میرے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی یہ سب کچھ کیسے ہو گیا" —— گیری نے بھی اسپینی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری کسی کال کا جواب نہیں دیا۔ اور دے بھی کیسے سکتی تھی۔ میں تو بے ہوش تھی۔ میں بتا تو رہی ہوں کہ یہ عمران وغیرہ ہمارے تصور سے کہیں زیادہ چالاک ہیں۔ اور سنو۔ عمران نے ایک نیا منصوبہ بنایا ہے کہ تمہارا سر کاٹ کر اور اس پر عمران اپنا میک اپ کرے گا اور پھر وہ خود تمہارے میک اپ میں یہ سر واٹر پاور کے حوالے کرے گا۔ تاکہ اس سر کے ذریعے وہ واٹر پاور کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکے" —— بیولا نے کہا۔ وہ مسلسل اسپینی زبان میں ہی بات کر رہی تھی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی انتہائی شاطر آدمی ہے۔ لیکن یہ واٹر پاور کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ وہاں تک زندہ پہنچ ہی نہیں سکتا۔ تم اسے کوئی چکر دو۔ تاکہ ہم سچوئشن بدل سکیں۔ اور پھر اس عمران کا سر واٹر پاور کے حوالے کر دیں" —— گیری نے چونکتے



ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم مجھے پہلے صاف صاف بتا دو کہ کیا تم ہی ڈاگ بل ہو۔ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر میں سچوئشن بھی بدل سکتی ہوں۔ عمران کو معلوم نہیں ہے کہ میں اپنے ہاتھ ایک لمحے میں کھول سکتی ہوں اور میری کلائی میں ایسا ہتھیار موجود ہے کہ میں لمحے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہوں" —— بیولا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کرو خاتمہ۔ پھر تم خاموش کیوں ہو" —— گیری نے سخت لہجے میں کہا۔

"پہلے میرے سوال کا جواب دو" —— بیولا نے کہا۔

"نہیں۔ تم جانتی ہو کہ میں ایسے کام نہیں کرتا۔ میرا ڈاگ بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس نے مجھے گولڈن فاکس کے ایجنٹ کے طور پر ہائر کیا ہے۔ اور بس" —— گیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

بیولا اسے چند لمحے غور سے دیکھتی رہی۔ پھر سامنے صوفے پر خاموش بیٹھے ہوئے عمران کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ ڈاگ بل نہیں ہے" —— بیولا نے اس بار ایکریمی زبان میں بات کرتے ہوئے عمران سے کہا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم اس سے اصل بات اگلوانے میں ناکام رہی ہو۔ اب تو مجھے اجازت ہے کہ میں اصل بات معلوم کر لوں۔ ویسے ایک بات تمہیں بتا دوں کہ مجھے اسپینی زبان بہت

اچھی طرح آتی ہے۔ اور تم نے جس ہتھیار کا ذکر کیا ہے۔ وہ ہت
تمہاری کلائی سے پہلے ہی علیحدہ کیا جا چکا ہے۔ وہی مینسل
ہیزائل۔ اسی کی بات کر رہی ہو ناں تم" —— عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔ اور جولیا کے چہرے کا رنگ قدرے زرد پڑ گیا۔
"تت —— تت —— تم آخر ہو کیا چیز" —— جولیا کے
میں انتہائی حیرت تھی۔
"سنو۔ بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ میں اتنا وقت ضائع کرنے
کا عادی نہیں ہوں۔ میں نے تمہیں وہیں جان کارلو کے
ہی پہچان لیا تھا۔ کیونکہ ہمیں ٹیکسی نہیں مل رہی تھی۔ اور پھر
ہمارے سامنے اپنی کار میں وہاں پہنچیں۔ ہم چونکہ ایک طرف
کھڑے تھے اس لئے تم نے ہمیں نہیں دیکھا لیکن تمہاری
پہنی ہوئی تصویر دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ تم ہی گولڈن فاکس ہو
مجھے تمہارے متعلق کافی معلومات حاصل ہیں اور مجھے معلوم
تم دراصل مادام برتھا کی لڑکی ہو۔ تم نے میرے متعلق جب
اکٹھی کرنے کی کوششیں کی تھیں تو مجھے بھی تمہارے متعلق معلو
مل گئی تھیں لیکن تم نے چونکہ کبھی میرے خلاف کوئی عملی حرکت
کی تھی۔ اس لئے میں بھی تمہارے خلاف حرکت میں نہ آیا تھا
لیکن تمہیں وہاں دیکھ کر میں چونک پڑا۔ گو تم نے زیرو ماسک
ہوا تھا۔ لیکن یہ زیرو ماسک تمہارے پہچاننے میں کم از کم میرے
لئے کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکتی تھی۔ میں اس لئے واپس آگیا۔ تاکہ
تمہاری یہاں آمد کے متعلق معلوم کر سکوں۔ لیکن تم نے ہمارے



سے پہلے ہی جان کارلو کو ہلاک کر دیا۔ اس کے بعد میں تمہیں
جان بوجھ کر لے آیا تھا۔ کہ مجھے صرف اتنا معلوم کرنا تھا کہ آخر
پاور نے تم جیسی تھرڈ کلاس قاتلہ کو میرے پیچھے کیوں لگایا
جب کہ واٹر پاور والے جانتے ہیں کہ ان کی انتہائی طاقتور
وسائل تنظیمیں بھی میرا راستہ نہیں روک سکیں۔ اور پھر
رے شوہر کی کال آ گئی۔ چنانچہ میں نے تمہارے شوہر کو
بلوا لیا۔ اور پھر اس کی ڈائری سے یہ مسئلہ حل ہوا کہ تمہارا شوہر
دار ایجنٹ ہے اس سے کسی ڈاگ بل کے ذریعے میرے قتل
معاہدہ تمہاری طرف سے کیا ہے۔ اس کی ڈائری میں ڈاگ
کے سامنے بریکٹ میں "جی" کا حرف مجھے کھٹک رہا تھا۔ لیکن
میں تم سے اس لئے باتیں کرتا رہا تاکہ اس کی کھٹک دور ہو
اور اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ گیری ہی ڈاگ بل ہے اور
حیثیت ڈاگ بل اس کی اتنی اہمیت واٹر پاور میں ضرور ہے کہ
واٹر پاور کے چیف کو مجبور کر کے تمہارے نام پچاس لاکھ
وصول کر سکتا ہے۔ اور اب تمہاری حیثیت میری نظروں میں
ہو چکی ہے۔ اس لئے تم کو چھٹی کر دو۔ باقی رہا یہ گیری۔ اس
ے میں خود ہی معلومات حاصل کر لوں گا" —— عمران نے انتہائی
نجیدہ لہجے میں اس طرح بات کرتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی
اکرے کا میزبان ہو اور مذاکرے کا وقت ختم ہونے پر ساری
گفتگو کا لب لباب بیان کر رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے ریوالور باہر نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یک لخت

انتہائی سرد مہری اور سفاکی ابھر آئی تھی۔
"رکو۔ رک جاؤ۔ مت مارو ہیولا کو۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں
واٹر پاور کا چیف میرا سوتیلا باپ ہے۔ میں ایکریمیا میں ڈاگ
کے نام سے اس کے مفادات کو خفیہ طور پر چیک کرتا ہوں لیکن
عملی طور پر میں نے کبھی واٹر پاور کے ساتھ تعلق سامنے نہیں آنے
دیا۔ تمہاری وجہ سے جب اس کا اہم آدمی جان بینز ہلاک ہوا
تو اس نے مجھے کال کیا کہ میں اب جان بینز کی جگہ سنبھال لوں
اس پر جب تمہارا نام سامنے آیا تو مجھے ہیولا کا سارا پس منظر یاد آ
گیا۔ چنانچہ میں نے اسے مجبور کر دیا کہ وہ گولڈن فاکس کو ہائر کر
مجھے یقین تھا کہ اس طرح ہیولا اس کی نظروں میں اہمیت حاصل کر
لے گی۔ میرے سوتیلے باپ کو میری ہیولا سے شادی پر شدید
اختلاف تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس نے مجھ سے سوائے کاروباری
تعلقات کے باقی تمام تعلقات ختم کر دیئے تھے۔ لیکن وہ ہیولا کے
متعلق صرف اتنا جانتا ہے کہ ہیولا ایکریمین ٹائمز کی چیف کرائم رپورٹر
ہے۔ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ ہیولا ہی دراصل گولڈن فاکس ہے
اور کرائم رپورٹری کی وجہ سے ہی اسے اختلاف تھا۔ اس کے
نقطہ نظر سے کرائم رپورٹر ٹائپ کے لوگ مجرموں اور مجرم تنظیموں
کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ وہ یقیناً ہیولا کا خاتمہ
کرا دیتا۔ لیکن میری وجہ سے وہ خاموش رہا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے
کہ میں ہیولا سے انتہائی شدید محبت کرتا ہوں۔ بالکل کسی مشرقی
آدمی کی طرح۔ چنانچہ میں نے یہ گیم کھیلی کہ اگر ہیولا تمہیں قتل کر



تو اس طرح نہ صرف میرا باپ ہیولا کو بطور میری بیوی قبول
کرتے ہوئے میری سابقہ مراعات بھی بحال کر دے گا بلکہ ہم اس
اس مشن کے چکر میں بھاری رقم بھی وصول کر لیں گے۔ اور
ری بات یہ کہ ہیولا بھی اپنا انتقام پورا کر لے گی۔ اور مجھے
تھا کہ ہیولا نہ صرف تمہیں تلاش بھی کر لے گی بلکہ وہ تمہیں فوراً
ہلاک بھی کر دے گی۔ لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم میرے
ہیولا دونوں کے تصور سے کہیں زیادہ اونچے آدمی ہو۔ یہ
حماقت تھی کہ میں نے ہیولا کو اس آگ میں جھونک دیا"
نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
اور ہیولا اس طرح حیرت سے گیری کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے
یقین نہ آ رہا ہو کہ اس کے ساتھ بیٹھا آدمی واقعی اس کا
گیری ہے۔
"تو ـــــ تو تم ڈاگ بل ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ مجھے تو آج تک
نے اس کا احساس بھی نہ ہونے دیا" ـــــ ہیولا نے انتہائی
ت بھرے لہجے میں کہا۔
میں تمہیں جرائم کی اس خوفناک آگ میں نہ جھونکنا چاہتا تھا
پیشہ ور قاتل صرف تمہارا انفرادی مسئلہ تھا۔ اور وہ بھی
اس لئے کہ تمہارے اندر انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔
اس قدر بڑی تنظیم سے تمہاری مستقل وابستگی مجھے پسند
" ـــــ گیری نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔
دی گئی ـــــ میرا اندازہ درست نکلا کہ لیلیٰ مجنوں ایک

دوسرے کی محبت میں میرا کام کردیں گے۔ بہرحال اب جب کہ یہ طے ہو گئی کہ مسٹر گیری ہی ڈاگ بل ہیں تو اب آخری مسئلہ پیش کرتا ہوں اور یہ پہلے بتا دوں کہ مجھے تم جیسی چھوٹی مچھلیوں کے شکار سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس لئے اگر مسٹر ڈاگ بل اس آخری مسئلے میں ساتھ تعاون کریں تو میرا وعدہ ہے کہ تم دونوں کو زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ ورنہ ہیولا جانتی ہے کہ جوانا اپنے دوست جان کارلو کی موت کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ لیلیٰ کی موت کے بعد بے چارہ مجنوں صحراؤں کی خاک چھانتا پھرے اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ تم دونوں کی روحوں کو اکٹھا ہی آگے سپلائی کر دیا جائے"—— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیولا کو کچھ مت کہو۔ مجھے بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو"—— گیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ اس ڈائری میں گریٹ بال کے ایک محفوظ راستے کا نقشہ بنا ہوا ہے۔ اور نیچے کچھ اشارات بھی دیئے ہیں اور ساتھ ڈاگ بل کا نام بھی درج ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاگ بل اس راستے سے بخوبی واقف ہے۔ مجھے اس راستے کی مکمل تفصیلات چاہئیں۔ میں یہ نقشہ تمہیں نہیں دکھاؤں گا بلکہ اپنے سامنے رکھوں گا۔ تاکہ تم جو کچھ بتاؤ میں اُسے اس نقشے کو دیکھ کر چیک کر سکوں"—— عمران نے جیب سے جان جینزے کی ذاتی ڈائری نکال کر اُسے کھولا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔



یہ کس کی ڈائری ہے۔ کس نے بتایا ہے یہ نقشہ"—— گیری نے طرح چونکتے ہوئے کہا۔

جان بینزے نے"—— عمران نے جواب دیا۔

اور گیری کے ہونٹ اس قدر سختی سے بھینچ گئے کہ جیسے اُسے بینزے پر انتہائی شدید غصہ آ رہا ہو۔

غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر ڈاگ بل۔ اور یہ بھی بتا کہ اب تک میں نے تمہارے اور تمہاری بیوی سے باتوں وقت اس لئے ضائع کیا ہے کہ مجھے پوری طرح یقین نہ تھا کہ واقعی ڈاگ بل ہو۔ میں یہی بات کنفرم کرانا چاہتا تھا۔ لیکن اب میشن کے بعد وقت ضائع کرنے کی اجازت نہیں دوں گا" ان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

اگر میں کہوں کہ مجھے اس راستے کا علم نہیں ہے تو"—— گیری ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

تو پھر تمہارے سر والا فائر ہیولا مجھے خود ہی راستے پر لے جائے جوزف اور جوانا دونوں تیار ہو جاؤ۔ اب میں صرف اشارہ دوں گا۔ اس کے بعد یہ لیلیٰ مجنوں ختم ہو جانے چاہئیں"—— ان نے انتہائی سرد مہر لہجے میں جوزف اور جوانا سے مخاطب کر کہا۔

مم—— مم—— بتاتا ہوں۔ پلیز ہیولا کو کچھ نہ کہو"—— گیری نے طرح گھبراتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے گریٹ بال کے محفوظ تے کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"لیکن میں یہ بتا دوں کہ چیف نے یہ راستہ بند کر دیا ہے۔ اب
اب یہ راستہ تمہارے لئے بے کار ہے۔ جہاں تک سمرو الف
ہے صرف ہمیں الرٹ کرنے کے لئے یہ شرط لگائی ہے "۔
گیری نے راستے کی تفصیلات بتلاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ نقشے کے مطابق تم نے صحیح راستہ بتایا ہے رات
کو تو کسی حد تک میں خود بھی سمجھ گیا تھا لیکن صرف چند پوائنٹس
طلب تھے۔ بہرحال تمہارا شکریہ۔ اب بندھا ستے کھلوانا
اپنا کام ہے" ــــــ عمران نے ڈائری جیب میں ڈال کر صوفے
اٹھتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ اگر آپ نے انہیں زندہ چھوڑ دیا تو یہ لازماً اس چیف
کو اطلاع دے دیں گے" ــــــ جوانا نے عمران سے مخاطب ہو
کہا۔

"دیتے رہیں۔ مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔ الٹا اچھا ہے۔ ان کے اطلاع
دینے سے چیف اور زیادہ محتاط ہو جائے گا۔ اور زیادہ احتیاط کرنے
والے ہی کسی نہ کسی کھڑکی کی چٹخنی چڑھانا بھول جاتے ہیں۔ اور یہی کھڑکی
ہی داخلے کا اصل راستہ بن جاتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ اب یہ
خود ہی اپنے آپ کو کھول لیں گے تو باہر جا سکیں گے ورنہ یہیں
بھوک پیاس سے تڑپ کر مر جائیں گے" ــــــ عمران نے جواب دیا
اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"نہیں نہیں۔ کم از کم ہمیں کھول تو دو" ــــــ گیری نے گھبرائے
ہوئے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔



تم سے تمہاری بیوی زیادہ ہوشیار ہے۔ وہ اپنی کلائیاں کھول
ے۔ اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے" ــــــ عمران نے
زے کے قریب مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر کمرے سے
نکل آیا۔ جوزف اور جوانا بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر
ے۔

کیا واقعی آپ انہیں زندہ چھوڑ دیں گے" ــــــ راہداری کراس
کے برآمدے میں پہنچتے ہی جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں عمران سے
ب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اس وقت تک جب تک یہ ڈاگ بل اپنے باپ کو ٹرانسمیٹر
نہیں کر لیتا۔ اس ٹرانسمیٹر فریکونسی سے میں اس چیف باس کے
اڈے کا محل وقوع معلوم کرنا چاہتا ہوں" ــــــ عمران نے پھاٹک
طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جوانا نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے
اب عمران کی اس گہری چال کی سمجھ آ گئی ہو۔

ایک ہال نما کمرے کی دیواروں کے ساتھ عجیب وغریب سا
کی مشینیں نصب کی جا رہی تھیں۔ ہال میں سفید گون پہنے ہوئے تق
تیس افراد ان مشینوں کی فٹنگ اور ایڈجسٹمنٹ میں مصروف تھے۔
کمرے کی دیواریں فرش اور چھت کسی ایسی دھات سے بنی ہوئی
تھیں کہ جو سونے کی طرح چمکدار تھی۔ کمرے کی سونے کی طرح چمکتی
ہوئی چھت کے درمیان ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا۔ جس میں سے
تیز روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اور اس تیز روشنی کی وجہ سے پورا کمرہ
واقعی اس طرح جگمگا رہا تھا جیسے خالص سونے سے بنایا گیا ہو ایک
طرف کونے میں شفاف شیشے کی پارٹیشن سے ایک بڑا سا کمرہ بنا ہوا
تھا۔ جس کے درمیان ایک میز کے پیچھے ایک درمیانے جسم اور
درمیانے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا سر بالوں سے قطعی بے نیاز
تھا۔ اور شیشے میں سے جھلکنے والی زرد روشنی اس کے سر پر اس



ر ج پڑ رہی تھی کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کا سر بھی ٹھوس سونے
سے بنا ہوا ہو۔ وہ میز پر رکھی ہوئی ایک مستطیل مشین پر جھکا ہوا تھا۔
جس پر بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔ اور کئی ڈائلوں میں موجود
مختلف رنگوں کی سوئیاں مسلسل آگے پیچھے حرکت کر رہی تھیں۔ کہ
اچانک مشین کی سائیڈ میں پڑے ہوئے ایک بڑے سے باکس
میں سے ٹوں ٹوں کی تیز آواز گونج اٹھی۔ اور مشین پر جھکا ہوا آدمی چونک
کر سیدھا ہوا اور پھر اس نے اس باکس پر لگے ہوئے ایک بٹن
کو پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ چیف باس کالنگ اوور" ـــــ باکس میں سے چیف
کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس باس ـــ ڈوچے اٹنڈنگ اوور" ـــــ اس آدمی نے
مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈوچے۔ عمران ایکریمیا سے زندہ بچ کر نکل جانے میں کامیاب
ہو گیا ہے۔ اور اب وہ لازماً گریٹ ہال کو تباہ کرنے کے لئے انتہائی
تیز رفتاری سے کام کرے گا۔ کیا تم پوری طرح ہوشیار ہو اوور"
چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"زندہ بچ کر نکل گیا ہے۔ ایکریمیا سے۔ کیا مطلب باس۔ آپ
نے تو بتایا تھا کہ وہ پاکیشیا میں ہے اور بانٹو اسے قتل کرنے گیا
ہوا ہے اوور" ـــــ ڈوچے کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"اوہ۔ تمہیں بعد کے حالات کا علم نہیں ہے۔ بانٹو عمران کو
قتل کرنے کی بجائے اس کے ہتھے چڑھ گیا۔ اور عمران نے بانٹو سے

معلومات حاصل کیں اور پھر وہ دو حبشیوں کے ساتھ یہاں ایکریمیا پہنچ گیا۔ اس کا ٹارگٹ جان بنیزے تھا۔ جو کہ ایکریمیا میں واٹر پاور کا انچارج تھا۔ اور اسی حیثیت سے وہ گریٹ بال کا محفوظ راستہ جانتا بھی تھا اور یہاں کی مخصوص میٹنگز میں بھی شریک ہوتا رہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ جان بنیزے تک پہنچتا مجھے اطلاع مل گئی اور مجھے مجبوراً جان بنیزے کو ہلاک کرنا پڑا۔ اس کے بعد میں نے ایکریمیا کی مشہور پیشہ ور قاتلہ گولڈن فاکس کو عمران کے پیچھے لگا دیا۔ گولڈن فاکس کی اس معاملے میں بے حد شہرت تھی۔ اور دوسری طرف اس کا کوئی تعلق واٹر پاور سے نہ تھا۔ اس لئے میں اس سے دو فائدے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ کہ اگر گولڈن فاکس عمران کو قتل کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے تب بھی ٹھیک ورنہ عمران لازماً اس گولڈن فاکس کے چکر میں پڑ کر بری طرح الجھ جائے گا۔ اور اس طرح وہ واٹر پاور کی بجائے کسی اور لائن پر چل نکلے گا۔ اس طرح کسی بھی وقت اس کا شکار آسانی سے کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جس ایجنٹ کے ذریعے گولڈن فاکس سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اس نے مجھے ابھی اطلاع دی ہے کہ گولڈن فاکس نے اسے اس وقت ٹریس کیا جب وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک چارٹرڈ جیٹ جہاز کے ذریعے ایکریمیا سے واپس پاکیشیا روانہ ہو چکا تھا اور اس کی روانگی کو بھی ایک گھنٹے سے زیادہ گزر چکا تھا۔ اس طرح گولڈن فاکس والا مشن ادھورا رہ گیا۔ یقیناً جان بنیزے کے قتل کے بعد چونکہ عمران کے پاس آگے بڑھنے کے لئے کوئی کلیو نہ رہا تھا اس لئے وہ واپس چلا گیا۔ ہمارے پاس چونکہ اس کا کوئی واضح



حلیہ اور ٹھکانہ موجود نہ تھا۔ اس لئے ظاہر ہے اتنے گنجان شہر میں اس کی تلاش بے حد مشکل کام تھا لیکن اس کے باوجود گولڈن فاکس اسے ٹریس کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ لیکن وہ پہلے ہی جا چکا تھا اوور" چیف باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس گولڈن فاکس نے کوئی ثبوت بھی دیا کہ واقعی وہ عمران ایکریمیا سے جا چکا تھا اوور" ——— ڈوچے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ذہن میں جو بات ہے وہ میں بھی سمجھتا ہوں۔ میں نے پوری تسلی کر لی ہے۔ واقعی ایسا ہی ہوا ہے اوور" ——— چیف باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ اس کی موت ڈوچے کے ہاتھ سے مقدر ہو چکی ہے اوور" ——— ڈوچے نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"یہ عمران ہماری توقع سے بھی کہیں زیادہ ہی چالاک اور شاطر ثابت ہو رہا ہے ڈوچے۔ اور تم جانتے ہو کہ گریٹ بال پوری دنیا کے یہودیوں کے لئے کس قدر اہم ترین پراجیکٹ ہے۔ اسرائیل کے صدر تک اس سلسلے میں تشویش میں مبتلا ہیں۔ اگر یہ تباہ ہو گیا تو یوں سمجھو کہ پوری دنیا کے یہودی تباہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اسے ہر قیمت پر بچانا ہے۔ ہر قیمت پر اوور" ——— چیف باس نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اس کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھتا ہوں باس۔ آپ قطعاً فکر

نہ کریں۔ گریٹ بال ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے۔ یہ عمران کا مقبرہ تو بن سکتا ہے تباہ نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی اب اس کا موونگ سسٹم مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے بھی اب خطرے کی صورت میں یہ اپنی جگہ سے موو بھی کر سکتا ہے اوور" ۔۔۔۔ ڈوچے نے جواب دیا۔

"کیا ۔۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ موونگ سسٹم مکمل ہو چکا ہے، جب کہ پہلے تو یہی طے ہوا تھا کہ یہ سسٹم سب سے آخر میں مکمل کیا جائے گا۔ تاکہ اسے موو کر کے صحیح ٹارگٹ پر لے جایا جائے اور پھر مشن مکمل کر لیا جائے۔ کیا اس کا مطلب ہے کہ اس کا فائرنگ سسٹم بھی مکمل ہو چکا ہے اوور" ۔۔۔۔ چیف باس نے حلق کے بل چیختے ہوئے پوچھا۔

"فائرنگ سسٹم بھی مکمل کیا جا رہا ہے۔ اسے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ اور چاہیئے۔ آپ کی پہلی کال ملنے کے بعد میں نے سارا زور اس کے موونگ سسٹم کی تکمیل پر لگا دیا تھا۔ کیونکہ میں عمران کو اچھی طرح جانتا ہوں، وہ بانٹو وغیرہ کے بس کا روگ نہ تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ لازماً یہاں کا رخ کرے گا۔ اور اسے ڈاج دینے کے لئے موونگ سسٹم ہمارے لئے بہترین تحفظ فراہم کر سکتا تھا۔ بانٹو کی وجہ سے مجھے اتنا موقع ضرور مل گیا ہے کہ میں نے دن رات ایک کر کے موونگ سسٹم پہلے ہی مکمل کر لیا ہے ویسے اگر ایک ہفتہ تک عمران ادھر کا رخ نہ کرے تو گریٹ بال ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گا اور ہم اس کے آنے سے قبل ہی اپنا مشن مکمل کر لیں گے اوور" ۔۔۔۔ ڈوچے نے جواب دیا۔



"اوہ ۔۔۔۔ ویری گڈ ڈوچے۔ تم نے واقعی اپنی بے مثال ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ سنو۔ عمران کو جزیرہ ڈاکر کا بھی علم ہے۔ اور وہ لازماً گریٹ بال کو تلاش کرنے کے لئے اس جزیرے کا ہی رخ کرے گا۔ میں فوری طور پر جزیرہ ڈاکر پر سپیشل گروپ کی ایک پوری ٹیم مع ضروری اسلحے اور آبدوزوں کے وہاں بھیج دیتا ہوں۔ یہ لوگ چند گھنٹوں میں وہاں پہنچ کر سچوئشن سنبھال لیں گے۔ تم ایسا کرو کہ گریٹ بال کو موو کرتے ہوئے وہاں سے دور ایسی جگہ لے جاؤ جہاں کا عمران اندازہ بھی نہ کر سکے۔ اس طرح عمران وہاں ڈاکر میں ہی الجھا رہے گا۔ اور تمہیں فائرنگ سسٹم مکمل کرنے کے لئے آسانی سے ایک ہفتہ مل جائے گا اوور" ۔۔۔۔ چیف باس نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ پلاننگ باس۔ اس طرح گریٹ بال ہر لحاظ سے محفوظ بھی رہے گا اور ہم اپنا عظیم مشن بھی مکمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اگر یہ مشن مکمل ہو گیا تو پھر عمران کیا اس کے ساتھ کروڑوں مسلمان اپنے ممالک سمیت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے سمندر میں غرق ہو جائیں گے اوور" ۔۔۔۔ ڈوچے نے بھی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ پھر یہ طے ہو گیا میں ابھی ایکشن گروپ کو ڈاکر جزیرے پر بھیجنے کے انتظامات کرتا ہوں۔ تم گریٹ بال کو کہاں لے جاؤ گے اوور" ۔۔۔۔ چیف باس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"باس میرا خیال ہے بحر ہند میں کوکوز جزیرے کو نیا اڈہ بنایا جائے۔ کیونکہ یہ جزیرہ بحیرہ عرب میں واقع ہے اور ڈاکر جزیرے سے کافی دور

بھی ہے اور یہ جزیرہ ویران بھی ہے ۔ اور اس پر ڈاکر کی طرح انتہائی گھنے جنگلات بھی موجود ہیں ۔ اور یہاں چشمے بھی ہیں ۔ پھر یہاں بحر ہند کی گہرائی بھی اس قدر ہے کہ گریٹ بال اس کی تہہ میں آسانی سے چھپ بھی جائے گا ۔ اور اس جزیرے کی وجہ سے تازہ آکسیجن اور صاف پانی بھی ہماری مطلوبہ مقدار میں مہیا ہوتا رہے گا ۔ کیونکہ آپ کو تو علم ہے کہ فائرنگ سیکشن کی تکمیل کے لئے بے پناہ مقدار میں زمینی پانی کی بھی ضرورت رہتی ہے ۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ڈاکر سے کوکوز تک کوئی اور جزیرہ وغیرہ بھی موجود نہیں ہے ۔ اس لئے گریٹ بال کی موونگ میں بھی کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی اوور" ــــــ ڈوچے نے جواب دیا ۔

" اوہ ۔ ویری گڈ پلاننگ ۔ یہ سپاٹ بالکل ٹھیک رہے گا ۔ تم ایسا کرو کہ سب کام بند کر کے فوری یہاں سے روانہ ہو جاؤ ۔ تاکہ جلد از جلد کوکوز پہنچ سکو ۔ کیونکہ وہاں پانی اور آکسیجن کی ایڈجسٹمنٹ کے لئے بھی تمہیں کافی وقت چاہئے اور میں نہیں چاہتا کہ گریٹ بال کی مکمل تکمیل میں غیر ضروری طور پر وقت ضائع ہو جائے پوری دنیا کے سپر پاورز اس کی تکمیل کے لئے ایک ایک لمحہ گن گن کر گزار رہے ہیں اوور" ــــــ چیف باس نے کہا ۔

" یس باس ۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں ۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹوں کے اندر ہم کوکوز پہنچ جائیں گے اوور" ــــــ ڈوچے نے کہا ۔ اور چیف باس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا ۔ ڈوچے نے ایک طویل سانس لے کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر سائیڈ



پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر وہ گریٹ بال کو کوکوز جزیرے تک فوری طور پر موو کرنے کے احکامات دینے میں مصروف ہو گیا ۔

عظیم الجثہ شارک مچھلی کی شکل کی جدید ترین آبدوز خاصی تیز رفتاری سے سمندر کی کافی گہرائی میں حرکت کرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی ۔ آبدوز کو شارک مچھلی کے روپ میں لے آنے کا کام عمران نے اپنی خصوصی ہدایات کے تحت کرایا تھا ۔ اور چونکہ اس خصوصی انتظامات کے لئے کافی وقت چاہئے تھا ۔ اس لئے عمران کو ڈاکر جزیرے تک جانے میں کافی وقت لگ گیا تھا ۔ اور انہی انتظامات کے لئے وقفے کے دوران وہ ایکریمیا کا چکر لگا آیا تھا ۔ اُسے معلوم تھا کہ سمندر کے اندر ایکریمیا اور روسیاہ کی انتہائی جدید آبدوزیں مسلسل حرکت میں رہتی تھیں ۔ اس لئے عمران نے خاص طور پر اس آبدوز کو شارک مچھلی کا روپ دیا تھا ۔ گو پہلے چل

تو پاکیشیا کے نیول انجینئرز نے اسے ناممکن قرار دے دیا تھا۔ لیکن پھر عمران نے جب ان کے ساتھ اس مخصوص ڈیزائن کو پوری تفصیل سے ڈسکس کیا تو انجینئرز کسی حد تک اسے تسلیم کر گئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمران کو بھی اپنے ڈیزائن میں خاصی ترامیم کرنی پڑیں۔ کیونکہ اس کے ٹارگٹ گریٹ بال پر حملے کے لئے سمندر کے اندر وہاں کے مخصوص حالات سے وہ زیادہ تفصیل سے واقف نہ تھا۔ اس کام کے لئے اس نے شوگران کے انتہائی ماہر نیول انجینئر کو بھی باقاعدہ حکومت کے ذریعے پاکیشیا بلوا لیا تھا۔ اور پھر ان کے مشورے بھی اس کے بے حد کام آئے تھے۔ عمران نے صرف آبدوز کے بیرونی ڈیزائن کو تبدیل کر کے اسے شارک مچھلی کا روپ دیا تھا۔ بلکہ اس کے اندر ایسے مخصوص آلات اور اسلحہ بھی نصب کرایا تھا جس کے ذریعے وہ اس گریٹ بال پر موثر حملہ کرنے کے قابل ہو سکتا تھا۔ اس کے لئے سب سے بڑی الجھن یہ تھی کہ اسے یہ معلوم نہ تھا کہ گریٹ بال کا ڈھانچہ کس دھات سے بنایا گیا ہے۔ کہ وہ مسلسل سمندر کے اندر رہنے کے باوجود کام کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسے گریٹ بال کے اندر موجود سسٹم اور حفاظتی آلات کے بارے میں بھی قطعی علم نہ تھا۔ بہرحال اس نے اپنے اندازوں کی بنا پر اس پر حملے کے لئے مخصوص آلات اور خوفناک اسلحہ آبدوز میں نصب کرایا تھا۔ اس آبدوز کا کوڈ نام فش سب میرین رکھا گیا تھا۔ اور اس کا مخفف ایف۔ ایس تھا۔ جو عام استعمال



ونا تھا۔

ایف۔ ایس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علاوہ لے کے آٹھ افراد بھی موجود تھے۔ جو اپنی اپنی فیلڈ کے ماہر ترین آدمی ے۔ آبدوز کا کیپٹن ناصر علی تھا۔ جو پاکیشیا نیوی میں سب سے نیئر۔ تجربہ کار اور ماہر ترین آدمی تھا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ جس کی خ پیشانی اور چمکتی ہوئی آنکھیں اس کی بے پناہ ذہانت کا پتہ ی تھیں۔

اس وقت بھی کیپٹن کے مخصوص کمرے میں کیپٹن ناصر کے ساتھ ران بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کے درمیان ایک بحری نقشہ کھلا ہوا ۔ اور وہ دونوں اس پر جھکے ہوئے تھے۔

"یہ راستہ کسی طرح بھی محفوظ تو نہیں کہلایا جا سکتا عمران صاحب۔ راستے پر سمندر کے اندر انتہائی تیز روئیں چلتی رہتی ہیں۔ بلکہ ص طور پر اس پوائنٹ پر تو صورت حال اور بھی زیادہ مخدوش ہو جاتی ۔ کیونکہ اس پوائنٹ پر قدرتی طور پر سرد اور گرم روئیں ایک سرے کو مخالف سمتوں میں کاٹتی ہوئی گزرتی ہیں۔ اس لئے یہ س کو میٹر کا علاقہ انتہائی ہولناک طوفانوں کی زد میں رہتا ہے۔" پٹن ناصر نے نقشے پر ایک جگہ پنسل رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کیپٹن ناصر۔ اور یہی بات اس کے محفوظ ہونے دلیل بھی ہے۔ اس راستے سے چونکہ کسی کے کراس کرنے کی توقع یں ہو سکتی۔ اس لئے ادھر حفاظتی انتظامات بھی نہ کئے گئے ہوں ے"——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ کم از کم یہ آبدوز اس راستے سے نہیں جا سکتا۔ کیونکہ کسی بھی لمحے آبدوز کے پرخچے اڑ جانے کا خطرہ ہے کیونکہ صرف رووَں کی کراسنگ کا ہی مسئلہ نہیں ہے۔ یہاں سمندر کی تہہ میں قدرتی طور پر نوکیلی چٹانوں کا ایک طویل سلسلہ بھی موجود ہے اس لئے یہاں طوفان ہولناک صورت اختیار کر لیتا ہے" ـــــ کیپٹن ناصر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

" طوفان کا اصل زور سطح سے کتنی گہرائی پر ہوتا ہے۔ اور ان نوکیلی چٹانوں کی زیادہ سے زیادہ بلندی کتنی ہے" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"سمندر کی تہہ سے لے کر تقریباً سطح سمندر تک مسلسل اور خوف ناک طوفان موجود رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی طور پر اس روٹ کو ہر قسم کے بحری ویسلز کے لئے سیلڈ کر دیا گیا ہے ہم کسی صورت بھی یہاں سے نہیں گزر سکتے۔ ہمیں لازماً محفوظ راستے سے گزرنا ہوگا" ـــــ کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

" تاکہ ایس۔ اے تارپیڈو ایک لمحے میں آبدوز کے پرخچے اڑا دے۔ کیپٹن ناصر ہم تفریح کے لئے نہیں جا رہے۔ ایک ایسے مشن پر جا رہے ہیں جہاں موت ہمارے سامنے اور زندگی ہمارے عقب میں رہے گی" ـــــ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

" ایس۔ اے تارپیڈو ـــ گگ ـــ گگ ـــ کیا مطلب یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ کیپٹن ناصر کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔



...ی کیپٹن ناصر۔ جو لوگ سمندر کے اندر اس قدر جدید فائرنگ ...بنا رہے ہوں اور جو بحیرہ عرب کے پانی کو یک لخت کسی فوارے ...رح آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دینے کا عزم رکھتے ہوں۔ وہ کش ...تیوں پر پھولوں کے ہار لئے ہمارے استقبال کے لئے نہ ...ے ہوں گے۔ ہمیں موت کا سمندر عبور کر کے ہی ان تک ...ہوگا۔ میرا خیال تھا کہ ایڈمرل صاحب نے آپ کو اس ...کے بارے میں بریف کر دیا ہوگا۔ لیکن میرا خیال ہے ایسا نہیں ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

مجھے تو صرف اتنا بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک ...ی اہم مشن پر ڈاکر جزیرے تک جا رہی ہے اور مجھے سیکرٹ ...س کے چیف ایکسٹو کے نمائندہ خصوصی علی عمران کی تمام ...ت اور احکامات پر مکمل عملدرآمد کرنا ہے" ـــــ کیپٹن ناصر ...واب دیا۔ اس کی آنکھوں میں ابھی تک سپر اٹیمک تارپیڈو ...شت نمایاں تھی۔ کیونکہ یہ تارپیڈو واقعی اس قدر جدید آبدوز ...لمحے میں مکمل طور پر پرخچے اڑا سکتا تھا۔ اور اس میں کوبرا ...کی طرح کی خصوصیت بھی تھی کہ یہ ایک بار فائر کر دیا جائے ...نے شکار کو سمندر کے اندر ہر صورت میں تلاش کر لیتا تھا۔ ...ئے ایس۔ اے تارپیڈو سے بچ نکلنا ایک لحاظ سے ناممکن ...جاتا تھا۔

...ہر حال میں نے آپ کو پوزیشن بتا دی ہے۔ اب بھی وقت ...آپ یا آپ کے عملے کا کوئی آدمی یا سا دے۔ اگر واپس

جانا چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے۔ کیونکہ ہم جس مشن پر جا
رہے ہیں وہ موت کا مشن ہے۔ ہم دنیا کے اربوں مسلمانوں کی
موت اور کم از کم چھ سات عظیم مسلم ممالک کو مکمل تباہی سے بچانے
کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ لے کر جا رہے ہیں۔ ہماری زندہ
واپسی کا امکان صرف چند فیصد ہو سکتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے
پر عزم لہجے میں کہا۔

"اربوں مسلمانوں کی موت اور چھ سات ممالک کی تباہی۔ گگ
گگ ۔۔۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔۔ کیپٹن ناصر کا
چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"یہودیوں کے لئے سب کچھ ممکن ہے۔ ان کی تو زندگی کا مقصد
ہی مسلمانوں کا خاتمہ ہے۔ میں آپ کو مختصر سی تفصیل بتا دیتا ہوں"
عمران نے کہا اور پھر اس نے بتایا کہ یہ لوگ کس طرح سمندر کے
اندر ایک فائرنگ سنٹر بنا کر جسے یہ گریٹ بال کہتے ہیں بحیرہ عرب
کے اوپر موجود ہوا کے دباؤ کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ
ہوگا کہ سمندر کا پانی اس طرح آسمان کی طرف اٹھ جائے گا جیسے
آتش فشاں پہاڑ سے لاوا نکلتا ہے۔ اور نجانے یہ بلندی کہاں
تک ہو۔ اور اس کے بعد ظاہر ہے پانی پھیلے گا اور اس خوفناک
سمندری ریلے نے چھ سات مسلم ممالک اور اس میں رہنے
والے اربوں مسلمانوں کو پلک جھپکنے میں ختم کر دینا ہے۔ اور
ہمارے پاس یہ اطلاعات موجود ہیں کہ یہ گریٹ بال ڈاکر جزیرے
کے قریب سمندر کی تہہ میں موجود ہے اور مکمل ہونے والا ہے



عمران نے کہا۔

اور کیپٹن ناصر کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیٹ کر کانوں
تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے جسم نے مسلسل جھرجھریاں لینی شروع
کر دیں۔

"اوہ اوہ۔ اس قدر خوفناک منصوبہ۔ اوہ اس قدر خوفناک
ہی۔ اوہ۔ اس کا تو کوئی تصور تک نہیں کر سکتا۔ عمران صاحب آپ
تو عظیم ہیں جو یہودیوں کے اس خوفناک مشن کو ختم کرنے
کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ تو پوجے جانے کے قابل ہیں۔ مجھے
اب یقین ہو گیا ہے کہ یہ واقعی ڈیتھ مشن ہے۔ لیکن یہ وہ ڈیتھ
نہیں ہے جو آرام دہ بستر پہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر آتی ہے۔ یہ تو انسان
کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دینے والی موت ہے۔ میں آپ کے
ساتھ جاؤں گا اور اس مقدس مشن میں صرف شرکت ہی میرے
لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ ٹھیک ہے جناب علی عمران میں
آپ کے ساتھ چلوں گا اور میرے ساتھی بھی۔ وہ میرے عملے کے
لوگ ہیں اور میں انہیں گذشتہ آٹھ سالوں سے جانتا ہوں۔
مجھے مکمل یقین ہے کہ جب میں انہیں اس مشن کے بارے میں
بتاؤں گا تو ان کے جذبات کسی طرح بھی مجھ سے کم نہ ہوں گے"

کیپٹن ناصر انتہائی جذباتی لہجے میں بول رہا تھا اور نہ صرف اس
کا لہجہ انتہائی جذباتی تھا بلکہ وہ عمران کو ایسی نظروں سے بھی دیکھ
رہا تھا جیسے کوئی انتہائی عقیدت مند مرید اپنے پیر کو دیکھتا ہے۔

اور عمران اس کی اس کیفیت پہ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر اب بتلایئے کہ اس راستے کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں۔ اب بہرحال مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اب مسئلہ موت کا نہیں ہے۔ مشن کی تکمیل کا ہے۔ ویسے آپ کہیں تو ایک اور راستہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ اس سے چکر تو لمبا ہو جائے گا لیکن یہ انتہائی محفوظ راستہ ہے۔ اور یہ راستہ صرف میں اپنے تجربے کی وجہ سے بتا رہا ہوں۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اس راستے کا علم سوائے چند افراد کے اور کسی کو نہیں ہے۔ میں آج سے چار سال قبل ایک خصوصی مشن پر اس طرف گیا تھا۔ لیکن پھر ہمیں وہاں گھیر لیا گیا اور بچ نکلنے کے لئے ہم ہاتھ پیر مارتے ہوئے اس نامعلوم راستے کی طرف نکل گئے۔ اور اس طرح مجھے معلوم ہوا کہ یہ راستہ انتہائی محفوظ بھی ہے اور اس راستے کا علم بھی کسی کو نہیں" ——— کیپٹن ناصر نے کہا۔

"کون سا راستہ ہے۔ ذرا مجھے سمجھایئے" ——— عمران نے نقشے پر جھکتے ہوئے کہا۔

"دیکھیے۔ ہم نے ڈاکر پہنچنا ہے۔ اور یہ ڈاکر خط استوا سے جنوب کی طرف ہے۔ اور اب ہم ڈاکر جانے کے لئے سالدیپ کی جنوبی سائیڈ سے نکل کر جانا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم سالدیپ کی شمالی سمت میں چلے جائیں اور کاوا جزیروں سے پہلے موڑ کاٹ کر بحر ہند میں داخل ہوتے ہوئے خط جدی کی طرف سیدھے بڑھتے جائیں۔ تو راستے میں ایک ویران لیکن کافی بڑا جزیرہ آ جائے گا۔ اسے کوکوز کہتے ہیں۔ اور کوکوز سے جب ہم واپس جنوب کی طرف ترچھے انداز میں اوپر



دوبارہ خط استوا کی طرف جائیں گے تو ہم سیدھے ڈاکر پہنچ جائیں گے۔ اس طرح ہم ہر قسم کے طوفانوں، بحری رووؤں کے ملاپ اور نوکیلی چٹانوں سے بھی بچ جائیں گے۔ اور یہ راستہ چونکہ بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ نہیں ہے۔ اس لئے اس راستے پر کوئی نہیں چلتا۔ اور نہ ہی اس راستے پر بحری بارودی سرنگوں کا خطرہ ہے۔ بس دو باتیں البتہ ہوں گی ایک تو یہ کہ ہمارا فاصلہ تقریباً دوگنا ہو جائے گا۔ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ کاوا سے گھوم کر کوکوز کی طرف جاتے ہوئے ہمیں بے پناہ محتاط رہنا پڑے گا۔ کیونکہ اس راستے پر سمندر کے اندر زیکو گھاس کے بڑے بڑے قطعات موجود ہیں" ——— کیپٹن ناصر نے کہا۔

"زیکو گھاس۔ اوہ۔ وہ تو انتہائی خطرناک ہو سکتی ہے اس میں تو قدرتی مقناطیسی کشش ہوتی ہے وہ تو آبدوز کو کھینچ لے گی۔ اور پھر آبدوز کو نہ اوپر لایا جا سکے گا اور نہ آگے بڑھایا جا سکے گا" ——— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور اسی لئے اس راستے کو بین الاقوامی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا۔ لیکن میں اس راستے سے چونکہ گزر چکا ہوں۔ اس لئے مجھے اس کی مقناطیسی کشش کی رینج کا پوری طرح علم ہے۔ میں آبدوز کو ہر صورت میں اس رینج سے اوپر رکھوں گا۔ اس طرح ہمیں کوئی پریشانی نہ ہو گی۔ یہ میری ذمہ داری پر چھوڑ دیں" ——— کیپٹن ناصر نے با اعتماد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے یہ راستہ پسند آیا ہے۔ اس طرح

داقعی ہم یہیں ان کے سروں پہ پہنچ جائیں گے اور چونکہ ڈاکر جزیرے کے گرد شارک مچھلیوں کی بہتات ہے۔ اس لئے وہ ہماری آبدوز کو شارک مچھلی ہی سمجھتے رہیں گے۔ ویسے میں نے آبدوز میں اپنا ایجاد کردہ ایسا انٹی ریز سرکٹ بھی نصب کرا دیا ہے۔ جو مجھے یقین ہے کہ انتہائی جدید ترین چیکنگ اور تباہ کن ریز آل پاسو ریز کو بھی ہماری آبدوز پر اثر انداز نہ ہونے دے گا اور اس وقت تک آل پاسو سے زیادہ جدید ریز ایجاد نہیں ہوئیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آل پاسو ریز کا انٹی۔ کیا مطلب۔ میرا تو خیال ہے کہ اس کا تو کوئی توڑ ابھی تک ایجاد ہی نہیں ہوا"۔۔۔ کیپٹن ناصر اس طرح عمران کو دیکھ کر بول رہا تھا جیسے اُسے عمران کی بات پر ایک فیصد بھی یقین نہ ہو۔

"ہم پاکیشیا والوں میں یہی تو ایک صفت ہے کہ ہم کوئی ایجاد خود کر سکیں یا نہ۔ لیکن کم از کم توڑ ہر ایجاد کا کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شب بریکنگ بزنس ہمارے ہاں عروج پہ ہے۔ اگر دنیا والے ایسے ٹیلی فون ایجاد کرتے ہیں جن میں سکے ڈالے بغیر کال نہیں ہو سکتی۔ اور ایک بار جو سکہ اس میں پڑ جائے پھر اُسے سوائے کمپنی کے مخصوص طریقہ کار کے نکالا نہیں جا سکتا لیکن ہم نے اس کا بھی توڑ تلاش کر لیا ہے اور بڑا ہی کامیاب توڑ ہے۔ میرے ایک واقف کار کی تو روزی کا انحصار ہی اسی توڑ پہ ہے۔ وہ سارا دن پڑا اینڈتا رہتا ہے شام کو نہا دھو کر شاندار لباس پہن کر عطر پھلیل لگا کر جیب میں دو سکے ڈال کر نکلتا ہے اور پھر ایسے مقامات پہ موجود پبلک فون بوتھ پر پہنچتا ہے۔



جہاں کالز بے حد زیادہ ہوتی ہیں۔ اطمینان سے وہ دو سکے ڈال کر ریسیور اٹھاتا ہے۔ اور نمبر ڈائل کرتا ہے۔ اور پھر جیسے ہی ریسیور رکھتا ہے ریجیکٹ کالڈ والے خانے میں سے چھن چھن کرتے بوتھ میں اب تک جمع شدہ سارے سکے باہر نکل آتے ہیں۔ اور وہ ان سکوں سے جیبیں بھر کر اطمینان سے دوسرے فون بوتھ کی طرف بڑھ جاتا ہے۔ اور اس طرح ایک پھیرے کے بعد اس کے کوٹ کی اندر باہر کی ساری جیبیں سکوں سے پُر ہوتی ہیں یہ سارے سکے وہ ایک پرچون کی دکان پہ جا کر نوٹوں میں تبدیل کراتا ہے۔ پھر ٹھاٹھ سے کسی اعلیٰ ہوٹل میں کھانا کھاتا ہے۔ انتہائی قیمتی برانڈ کے سگریٹ پیتا ہے۔ اور انگلش دھن میں سیٹی بجاتا ہوا واپس گھر آجاتا ہے"

عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی۔

"یہ کیسے ممکن ہے عمران صاحب۔ اس خانے میں سے تو صرف وہ سکے باہر نکلتے ہیں۔ جن کے ڈالنے کے بعد کسی وجہ سے کال نہ ہو سکے۔ باقی سکے کیسے نکل سکتے ہیں ایسا ہونا تو ناممکن ہے" کیپٹن ناصر نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یہ گر بھی بتا دیتا لیکن تم اعلیٰ افسر ہو۔ بھاری تنخواہ وصول کرتے ہو۔ اس لئے تمہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر کبھی مفلسی سے واسطہ پڑ جائے تو میری طرف سے دعوت عام ہے۔ تمہیں بغیر کسی فیس کے یہ راز بتا دوں گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی دعوت قبول ہیں ضرور

آ دوں گا" ــــــ کیپٹن ناصر نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"او کے۔ پھر تم اپنے تجویز کردہ راستے پر آبدوز کو چلاؤ۔ جب یہ زیکو گھاس کے قطعات کے قریب پہنچے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نے ابھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشن کے بارے میں تفصیلی بات چیت کرنی ہے" ــــــ عمران نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور کیپٹن ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔



میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈوچے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ــــــ ڈوچے سپیکنگ" ــــــ ڈوچے کا لہجہ سخت تھا۔

"جناب۔ پوائنٹ تھرٹین سے مارک بول رہا ہوں" ــــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ــــــ کیا بات ہے" ــــــ ڈوچے نے پوچھا۔

"باس۔ پوائنٹ تھرٹین پر ایک عظیم الجثہ شارک مچھلی دیکھی جا رہی ہے۔ جو زیکو گھاس کے قطعات کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا ــــــ کیا کہہ رہے ہو۔ شارک مچھلی اور زیکو گھاس کے قطعات کی طرف بڑھ رہی ہے۔ کیا تم احمق ہو۔ شارک مچھلی تو زیکو گھاس سے اس طرح دور بھاگتی ہے جیسے کتا پتھر سے بھاگتا ہے

اور پھر پوائنٹ تھرٹین کی رینج میں تو شارک مچھلیاں کبھی دیکھی ہی نہیں گئیں۔ کیونکہ اس طرف زیکو گھاس کے قطعات ہیں" ـــــ ڈوچے نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"اس بات پر مجھے بھی حیرت ہوئی تھی باس۔ آپ خود آکر چیک کر لیں" ـــــ مارک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں خود آرہا ہوں" ڈوچے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھا اور تیزی سے اس چھوٹے سے پارٹیشن نما کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے باہر ایک وسیع ہال تھا۔ جہاں مشینری وغیرہ نصب ہو رہی تھی۔ وہ اس ہال کے بیرونی دروازے سے نکل کر ایک راہداری میں پہنچا اور پھر ایک سائیڈ پر موجود لفٹ میں داخل ہو گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ نے اُسے اوپر پہنچا دیا۔ لفٹ سے نکل کر وہ ایک راہداری سے ہوتا ہوا ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا جہاں سونے کی طرح جگمگاتی دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی سکرینیں نصب تھیں اور ہر سکرین کے نیچے ایک بڑی سی مشین موجود تھی۔ ہر مشین کے سامنے ایک آدمی سٹول پر بیٹھا ہوا تھا یہ حفاظتی انتظامات کا چیکنگ ہال تھا۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔

"آئیے باس۔ آپ خود دیکھ لیجئے" ـــــ مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے اٹھتے ہوئے کہا۔



"بیٹھے رہو مارک" ـــــ ڈوچے نے کہا۔ لیکن اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ جہاں سمندر کے اندر کا منظر انتہائی واضح طور پر نظر آرہا تھا۔ ایسے جیسے وہ خود وہاں موجود ہو۔ اور سکرین پر واقعی ایک قوی الجثہ شارک مچھلی اپنے مخصوص انداز میں تیرتی ہوئی اور پانی کے فوارے نتھنوں سے نکالتی ہوئی ایک سائیڈ پر بڑھی جا رہی تھی۔

"جس طرف یہ جا رہی ہے باس وہاں زیکو گھاس کے طویل قطعات ہیں اور ان قطعات کے بعد جزیرہ کوکوز ہے" ـــــ سٹول پر بیٹھے ہوئے مارک نے کہا۔

"ہونہہ ـــــ یہ تو ناممکن بات ممکن ہو رہی ہے۔ ایسا کرو اس مچھلی کی آنکھوں کو کلوز اپ میں لے آؤ" ـــــ ڈوچے نے کہا۔ اور مارک نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے مچھلی کا منہ سیدھا سکرین پر نظر آنے لگا اور پھر اس کا کلوز اپ سامنے آتا گیا۔ حتیٰ کہ اس کی آنکھیں سکرین پر پھیلنے لگیں۔ اور اب سکرین پر صرف شارک مچھلی کی بڑی بڑی آنکھیں ہی نظر آرہی تھیں۔ ڈوچے غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔

"یہ مچھلی ہی ہے۔ لیکن یہ زیکو گھاس کی طرف جا رہی ہے۔ عجیب چکر ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ ڈوچے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں نے ایک بات نوٹ کی ہے۔ لیکن میرے خیال

ہیں وہ اتنی اہم نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں اُسے بتائے بغیر نہیں رہ سکتا" ——— مارک نے کہا۔ اور ڈوچے اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کون سی بات۔ جلدی بتاؤ" ——— ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ مچھلی تیرتے وقت اپنے جسم کو دائیں بائیں تو حرکت دیتی ہے۔ لیکن سامنے سے پیچھے کی طرف معمولی سی حرکت بھی نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ ایک قدرتی بات ہے کہ شارک مچھلی تیرتے وقت اپنے جسم کو دائیں بائیں کے ساتھ ساتھ سامنے سے پیچھے کی طرف بھی ہلکے ہلکے جھٹکے دے کر چلتی ہے۔ گویہ سامنے سے پیچھے کے جھٹکے قطعی غیر محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو انہیں آسانی سے محسوس کیا جا سکتا ہے۔ میں نے اس پوائنٹ پر اس مچھلی کو بہت دیر تک چیک کیا ہے۔ لیکن اس نے ایک بار بھی اس انداز میں حرکت نہیں کی" ——— مارک نے کہا۔ اور ڈوچے نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ ——— یہ تو واقعی انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ ایسا ہونا تو چاہیئے۔ مجھے چیک کراؤ۔ میں خود دیکھتا ہوں" ——— ڈوچے نے کہا۔ اور مارک نے ایک بار پھر مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ سکرین پر مچھلی کا کلوز اپ ختم ہو گیا۔ اب مچھلی کا پورا جسم لہروں میں تیرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ ڈوچے غور سے سکرین کو دیکھتا رہا۔



"اوہ۔ واقعی تم درست کہہ رہے ہو۔ اس میں وہ قدرتی حرکت نہیں ہے۔ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ ویسے جس راستے سے یہ مچھلی آ رہی ہے۔ عام طور پر یہ راستہ اس قسم کی مچھلیوں کا ہے ہی نہیں۔ بہرحال اسے چیک کرتے رہو۔ زیکوگاس کے قطعات پر جب یہ مچھلی پہنچ جائے تب اسے چیک کرنا۔ کیونکہ زیکوگاس کی کشش کا دائرہ شروع ہوتے ہی یہ مچھلی قدرتی طور پر اس سے بچنے کے لئے اوپر سطح پر چلی جائے گی۔ اور پھر جب تک یہ قطعات ختم نہیں ہو جاتے یہ پانی کے اندر آ ہی نہیں سکتی۔ عجیب چکر ہے۔ بہرحال دیکھو زیکوگاس پر اس کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔ میں اس دوران یہیں آپریشن روم میں رہوں گا" ——— ڈوچے نے تیز تیز لہجے میں مارک کو ہدایات دیں۔ اور پھر واپس مڑ کر ہال کی سائیڈ میں موجود پارٹیشن کی طرف بڑھ گیا۔ پارٹیشن والے کمرے میں آپریشن روم کی مشینری کا کورنگ سسٹم نصب تھا۔ ساتھ ہی ایک کرسی بھی رکھی ہوئی تھی۔ یہاں سے اس چیکنگ اور حفاظتی انتظامات کی تمام مشینری کو آسانی سے کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔ یہ آپریشن روم ڈوچے نے صرف اپنے استعمال کے لئے بنوایا تھا۔ ڈوچے کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ——— ڈوچے کالنگ۔ اے جی ون اوور" ——— ڈوچے نے تیز لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس۔ اے جی ون اٹنڈنگ اوور" ——— چند لمحوں بعد

ہی دوسری طرف سے ایک آواز ابھری ۔

" اے ۔ جی ۔ ون ۔ کیا پوزیشن ہے ۔ وہ عمران اور اس کی پارٹی کا کچھ پتہ چلا اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے کہا ۔

" ابھی تک یہ پارٹی کہیں نظر نہیں آئی ۔ ہماری آنکھیں مسلسل سکرین پر جمی ہوئی ہیں اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا ۔

" کتنی رینج ہے تمہاری چیکنگ کی اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے کہا ۔

" پچاس کلومیٹر تک ٹیلی رینج ہے ۔ اس کے بعد اسی کلومیٹر تک سگنل رینج ہے ۔ لیکن ابھی تک نہ وہ سکرین پر نظر آئے ہیں نہ ہی ان کی آمد کا کوئی سگنل موصول ہوا ہے اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے اے ۔ جی ۔ ون نے کہا ۔

" میرا تو خیال تھا کہ اب تک وہ جزیرہ ڈاکر کے قریب پہنچ چکے ہوں گے اور تمہارا ان سے ٹکراؤ بھی ہو چکا ہو گا ۔ تو پھر وہ کہاں چلے گئے اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں ۔ بہرحال ہم نے انتظار کرنا ہے اوور" ۔۔۔ اے ۔ جی ۔ ون نے کہا ۔

" ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ فضا سے ہی براہ راست جزیرے پر اتر آئیں اور پھر وہاں سے سمندر میں اتریں اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

" ایئر چیکنگ بھی ہو رہی ہے ۔ ہم ہر طرح سے چوکنا ہیں اوور" ۔۔۔ اے ۔ جی ۔ ون نے کہا ۔



" او ۔ کے ۔ بے حد محتاط رہنا ۔ یہ لوگ انتہائی شاطر ہیں اوور" ۔۔۔ ڈوچے نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" آپ فکر نہ کریں ۔ یہ مچھلی بن کر بھی آ جائیں تب بھی ایکشن گروپ سے نہیں بچ سکتے اوور" ۔۔۔ ایکشن گروپ کے چیف اے ۔ جی ۔ ون نے کہا ۔ اور اس کی بات سن کر ڈوچے بے اختیار اچھل پڑا ۔

" اوور اینڈ آل" ۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ آپریشن روم سے نکل کر دوبارہ پوائنٹ تھرٹین کے آپریٹر کی طرف دوڑتا گیا ۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے ۔

" وہ مارک ۔ کہیں یہ مچھلی مصنوعی نہ ہو" ۔۔۔ ڈوچے نے مارک کے قریب جاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ۔

" مصنوعی مچھلی ۔۔۔ کیا مطلب باس ۔ یہ کیسے ممکن ہے ۔ مچھلی تو بالکل حقیقی ہے ۔ لیکن بس وہ اس کی مخصوص حرکت کا پرابلم ہے ۔ ہو سکتا ہے اس کو کوئی خاص بیماری ہو ۔ لیکن بہرحال مصنوعی مچھلی یہ قطعی نہیں ہے" ۔۔۔ مارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" تمہاری بات درست ہے ۔ اس لئے میں نے مچھلی کی آنکھیں چیک کی تھیں ۔ اس میں نہ صرف زندگی کی لہر موجود ہے بلکہ وہ بالکل شارک مچھلی جیسی آنکھیں ہیں ۔ بہرحال اس کے زیکو گھاس تک پہنچنے کے بعد حقیقت کا علم ہو جائے گا ۔ کم از کم یہ بات میرے حلق سے نہیں اتر رہی ۔ کہ شارک مچھلی اور اس اطمینان سے زیکو گھاس کی طرف جائے شارک مچھلی تو میلوں دور سے زیکو گھاس کی مخصوص بو کو محسوس کر لیتی

ہے"۔۔۔۔۔ ڈوچے نے کہا۔

"عام آدمی کو تو شاید اس کا علم ہی نہ ہو باس لیکن چونکہ آپ اور میرا تعلق سمندر سے بہت دیرینہ ہے۔ اس لئے کم از کم ہمیں تو معلوم ہے۔ ویسے اب یہ قطعات تھوڑی دور ہی رہ گئے ہیں"۔۔۔۔۔ مارک نے کہا اور ڈوچے نے سر ہلا دیا۔

ان دونوں کی نظریں مچھلی پر ہی لگی ہوئی تھیں جو سمندر کے پانی سے کھیلتی۔ اٹھکیلیاں کرتی۔ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی آ رہی تھی۔

"مجھے اس کی حرکات میں مشینی یکسانیت سی۔۔۔۔۔ محسوس ہوتی ہے"۔۔۔۔۔ ڈوچے نے چند لمحوں بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن مارک نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد سمندر کی تہہ سبزی مائل نظر آنے لگی۔ مچھلی اسی رفتار سے اس سبزی مائل تہہ والے حصے کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ یہ سبزی مائل حصہ زیکو گھاس کے قطعے والا حصہ تھا۔ تہہ میں موجود زیکو گھاس کی وجہ سے سمندر کی تہہ گہری سبزی مائل نظر آ رہی تھی۔ ڈوچے اور مارک کی نظریں مچھلی کے ساتھ ساتھ اس سبزی مائل حصے پر جمی ہوئی تھیں۔ مچھلی انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بڑھ رہی تھی۔

"کمال ہے۔ حیرت ہے۔ یہ کیسی شارک مچھلی ہے"۔۔۔۔۔ ڈوچے نے حیرت کی شدت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے مچھلی ایک جھٹکے سے اوپر سطح کی طرف اٹھتی گئی۔ اور اس کے اس طرح اٹھنے پر ڈوچے اور مارک دونوں کے حلق سے ایک طویل سانس نکل



گیا۔ مچھلی کی اس حرکت سے صاف ظاہر تھا کہ وہ واقعی اصلی مچھلی ہے۔ اور ان کے تمام شکوک بے بنیاد ہیں۔ لیکن مچھلی کافی اوپر ہوا ٹھنے کے بعد یکلخت سیدھی ہوئی اور پھر اسی رفتار سے تیرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

"اوہ اوہ۔۔۔۔۔ یہ کیسے۔ بالکل نہیں ہو سکتا۔ مچھلی زیکو گھاس سے ...ی بلندی پر کبھی نہیں تیر سکتی۔ یہ قطعاً اصلی مچھلی نہیں ہے۔ اور اگر ہے ...ی سہی تو اب اسے ہر صورت میں ختم ہونا ہوگا"۔۔۔۔۔ ڈوچے نے ...ختے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس آپریشن روم کی طرف دوڑ پڑا۔ آپریشن روم میں پہنچتے ہی وہ وہاں موجود گورننگ پینل کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھا اور اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر نصب سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس پر وہی منظر نظر آ رہا تھا جو پوائنٹ تھرٹین کی سکرین پر تھا۔ شارک مچھلی اسی طرح سبزی مائل تہہ والے سمندر کے اوپر انتہائی تیز رفتاری سے تیرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ وہ چند لمحے غور سے ایک بار پھر اس مچھلی کو دیکھتا رہا۔ اور پھر ایک خیال کے تحت اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے چیک کیا تھا کہ مچھلی تہہ سے ایک مخصوص بلندی پر مسلسل تیر رہی ہے وہ اس بلندی سے اوپر سطح کی طرف تو چلی جاتی ہے مگر اس مخصوص بلندی سے ایک انچ بھی نیچے کی طرف نہیں جاتی۔ اس نے جلدی سے سائیڈ میں پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے بٹن پریس کر دیئے۔

"یس — پوائنٹ الیون" — ایک آواز ریسیور سے ابھری۔

"ڈوچے بول رہا ہوں وکی۔ پوائنٹ تھرٹین کی رینج کو فکس کرو۔ وہاں ایک شارک مچھلی کہیں نظر آئے گی۔ جب یہ فوکس میں آ جائے تو مجھے بتانا" — ڈوچے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" — وکی نے جواب دیا۔ اور پھر چند لمحوں تک خاموشی طاری رہی۔ پوائنٹ الیون کا انچارج وکی تھا۔ اور پوائنٹ الیون گریٹ بال کا ایک لحاظ سے حفاظتی اٹیکنگ پوائنٹ تھا۔ گریٹ بال کو حملہ آوروں سے بچانے کے لئے انتہائی جدید ترین راکٹوں۔ میزائلوں اور ریز تارپیڈو نصب کئے گئے تھے۔ اور یہ ایسی جگہ فٹ تھے کہ انہیں چاروں طرف سے فائر کیا جا سکتا تھا۔ اور ان کی رینج چار سو کلومیٹر تک تھی۔

"یس باس میں نے فوکس کر لیا ہے یہ ایک عام سی شارک مچھلی ہے" — وکی کی آواز ریسیور سے ابھری۔

"تم یہ سبزی مائل تہہ دیکھ رہے ہو سمندر کی۔ یہ کس قدر گہری سبزی مائل ہے" — ڈوچے نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس۔ تہہ میں گھاس کے قطعات ہوں گے۔ سمندری گھاس کے" — وکی نے اس طرح رک رک کر جواب دیا جیسے انٹرویو بورڈ میں کوئی گھبرایا ہوا امیدوار جواب دیتا ہے۔

"ہاں یہ مخصوص سمندری گھاس زیکو کے قطعات ہیں۔ زیکو گھاس سمندر کی سب سے خطرناک گھاس سمجھی جاتی ہے۔ اس میں



قدرتی طور پر کشش موجود ہوتی ہے۔ اس لئے اسے گوشت خور گھاس بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ جیسے ہی کوئی سمندری جانور اس کے دائرہ کشش میں آتا ہے یہ اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ اور پھر اس کے سمندر میں لہراتے ہوئے لمبے لمبے ریشے آکٹوپس کی طرح اس جانور یا مچھلی سے چمٹ جاتے ہیں۔ اور چند لمحوں بعد ہی ان کی صرف ہڈیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمام سمندری جانور اس سے دور دور رہتے ہیں۔ بس کوئی بھولا بھٹکا ان میں پھنستا ہے۔ اس لئے اس گھاس کی عام خوراک سمندری کیڑے مکوڑے ہی ہوتی ہے۔ اور شارک مچھلی تو خاص طور پر اس سے بہت دور رہتی ہے۔ لیکن دیکھو یہ شارک مچھلی کس طرح اطمینان سے اس کے اوپر سے گزرتی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ کسی صورت بھی اس کے اوپر سے نہیں گزر سکتی۔ اگر یہ گزرتی بھی تو سمندر کی سطح کے اوپر فلیٹ انداز میں تیر کر۔ کیونکہ سمندر کی سطح پر اس کی کشش تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ جب کہ یہ سمندر کی سطح سے بہت نیچے تیر رہی ہے" — ڈوچے نے وکی کو پوری تفصیل سمجھاتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وکی کو سمندر کا اتنا تجربہ نہ تھا جتنا ڈوچے کو تھا۔

"اوہ باس۔ اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیوں اس طرح تیر رہی ہے" — وکی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو۔

"یہی تو پوائنٹ ہے۔ اس سے میرا اندازہ ہے کہ یہ مچھلی مصنوعی ہے" — ڈوچے نے کہا۔

"مچھلی مصنوعی ہے ——— کیا مطلب" ——— دوسری طرف سے ڈکی کی حیرت سے بھری چیخ نما آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بہر حال اگر یہ اصلی ہے یا مصنوعی۔ اسے ختم ہو جانا چاہئے تم ایسا کرو اس پر ففٹی رینج کا میزائل فائر کر دو" ——— ڈوپے نے کہا۔

"نو باس۔ یہ مچھلی گریٹ بال سے ساٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس لئے ففٹی میزائل اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ یا تو اسے نزدیک آنے دیں۔ یا پھر اس پر ایل تھرٹی ریز میزائل فائر کیا جا سکتا ہے۔ اس کی رینج نوّے کلومیٹر تک ہے۔ لیکن باس وہ بے حد مہنگا ہتھیار ہے۔ ایک مچھلی کے لئے اسے ضائع کرنا کچھ مناسب نہیں ہے" ڈکی نے کہا۔

"تم قیمتی وغیرہ کے چکر میں نہ پڑو۔ اگر یہ مچھلی مصنوعی ہے تو پھر سمجھو کہ پورا گریٹ بال ہی رسک میں ہے۔ اور اگر گریٹ بال کے رسک کے مقابلے میں یہ قیمتی نہیں ہے۔ اسے فائر کرو۔ اٹ از آرڈر" ——— ڈوپے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— ڈکی نے جواب دیا اور رسیور پر خاموشی طاری ہو گئی۔ ڈوپے کو سکرین پر اب بھی مچھلی تیزی سے تیرتی صاف نظر آ رہی تھی۔ اور پھر کچھ دیر بعد سکرین پر ایک تیز نیلے رنگ کی لہر پانی کے اندر دوڑتی ہوئی نظر آئی اور پلک جھپکنے میں وہ مچھلی سے جا کر ٹکرا گئی۔ اور مچھلی کے گرد نیلے رنگ کا دھواں سا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد



دھواں چھٹا۔ تو انہوں نے مچھلی کو بغیر کسی حرکت کے اس طرح نیچے گہرائی میں بیٹھتے ہوئے دیکھا جیسے کوئی آبدوز نیچے اتر رہی ہو۔ لیکن مچھلی کے جسم کا کوئی حصہ نہ زخمی ہوا تھا اور نہ اس کے پرخچے اڑے تھے بس مچھلی تیزی سے تہہ میں بیٹھتی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مچھلی سبزی مائل تہہ میں غائب ہو گئی۔

"باس۔ مچھلی کو ہٹ کر دیا گیا ہے۔ آپ دیکھ ہی رہے ہوں گے" ——— ڈکی کی آواز دوبارہ رسیور پر سنائی دی۔

"ہاں۔ لیکن ایل تھرٹی ریز میزائل سے اس کے جسم کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ اس کی وجہ۔ حالانکہ میرا خیال ہے اس کے تو پرخچے اڑ جانے چاہئیں تھے" ——— ڈوپے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس۔ ایل تھرٹی ریز صرف دھات کے پرخچے اڑاتی ہیں۔ گوشت والے جسم پر اس کے اثرات ایسے ہوتے ہیں جیسے مفلوج کر دینے والی گیس کے ہوتے ہیں۔ اگر یہ مچھلی دھات کی بنی ہوئی ہوتی تو واقعی اس کے پرخچے اڑ جاتے" ——— ڈکی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ——— لیکن میرے لئے یہ نئی بات ہے" ——— ڈوپے نے جواب دیا۔

"میں اسلحے کا ماہر ہوں باس۔ مجھے یہاں موجود ہر اسلحے کی مکمل خصوصیات کا علم ہے۔ ان ریز کو جانوروں پر بھی آزمایا گیا تھا۔ ان کا یہی ردعمل تھا" ——— ڈکی نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ تم درست کہہ رہے ہو گے۔ تم بہر حال اسرائیل کی دفاعی اسلحے کی لیبارٹری میں ہی کام کرتے رہے ہو"۔

ڈوچے نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"یس باس۔ میری تمام سروس وہیں کی ہے۔ میرا کام اسلحے کو مختلف میٹوں سے گزارنا ہوتا تھا" ——— وکی نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ اس کا مطلب ہے۔ یہ مچھلی واقعی گوشت کی بنی ہوئی تھی۔ اس لئے اس کے اعصاب مفلوج ہو گئے۔ بہرحال ٹھیک ہے گھاس میں پہنچ کر یہ اب تک غائب بھی ہو چکی ہو گی۔ گڈ بائی" ——— ڈوچے نے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور آپریشن روم سے باہر نکل آیا۔

"مارک۔ میں مین سیکشن میں جا رہا ہوں۔ اگر کوئی پرابلم ہو تو مجھے وہیں کال کر لینا" ——— ڈوچے نے مین گیٹ کی طرف مڑتے ہوئے پوائنٹ تھرٹین کے سامنے بیٹھے ہوئے مارک سے کہا۔

"یس باس" ——— مارک نے جواب دیا۔ اور ڈوچے اطمینان بھرے انداز میں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا گیا۔

"واقعی مجھ سے حماقت ہوئی کہ ایک قیمتی ہتھیار ایک عام سی مچھلی پر ضائع کر دیا۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران وغیرہ کو اس طرف کا تو علم ہی نہ ہو گا وہ تو وہیں ڈاکر جزیرے کے پاس ہی ٹکریں مارتے پھریں گے۔ بہرحال تسلی تو ہو گئی" ——— ڈوچے نے راہداری میں چلتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھتا گیا۔



عمران سیکرٹ سروس کے ممبران کے ساتھ آبدوز کے ایک بڑے کمرے میں ایک بیضوی میز کے گرد بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سب آئندہ مشن پر بحث مباحثے میں مصروف تھے اور عمران انہیں گریٹ بال کے بارے میں اپنے اندازے بتا رہا تھا۔ عمران کے ساتھ والی کرسی پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ دوسری طرف صفدر بیٹھا تھا۔ تنویر جولیا کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا تھا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ انہوں نے دور دور تک چیکنگ ریز پھیلائی ہوئی ہوں گی۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس ایریے میں مچھلی کو بھی برداشت نہ کریں" ——— صفدر نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو ڈاکر جزیرہ بہت دور ہے۔ دوسری بات یہ کہ ڈاکر جزیرے کے گرد شارک مچھلیاں کثیر تعداد میں رہتی ہیں۔ اس لئے خطرے کی کوئی بات نہیں۔ ہم اطمینان سے مچھلی کے کباب بنے

گریٹ بال تک پہنچ جائیں گے۔" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک آبدوز کو اس قدر خوفناک دھکا لگا کہ وہ سب بے اختیار چیختے ہوئے کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے۔ جب کہ تنویر اور خاور کرسیوں سے اچھل کر میز پر جا گرے۔ کیونکہ دھکے کا دباؤ ان کی پشت کی طرف سے پڑا تھا۔ آبدوز نے اس طرح ہچکیاں کھانی شروع کر دیں جیسے کوئی زخمی پرندہ پھڑکتا ہے۔ لیکن پھر وہ ساکت ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ عمران صاحب۔ غضب ہو گیا۔ آبدوز کی مشینری فیل ہو گئی ہے۔ وہ تہہ میں بیٹھ رہی ہے" اسی لمحے کیپٹن ناصر کی چیختی ہوئی آواز مشین روم سے سنائی دی۔ اور عمران اچھل کر مشین روم کی طرف بھاگ پڑا۔ باقی ممبرز بھی تیزی سے اپنی اپنی جگہ سے اٹھے اور پھر عمران کے پیچھے ہی مشین روم کی طرف بڑھ گئے۔ ان سب کے چہرے بری طرح ستے ہوئے تھے۔

"کیا ہوا تھا" ——— عمران نے مشین روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔ اس کا لہجہ تیز ضرور تھا لیکن اس میں کیپٹن ناصر جیسی گھبراہٹ کا عنصر موجود نہ تھا۔

"ایک نیلے رنگ کی لہر اچانک کہیں سے آبدوز سے آ ٹکرائی ہے۔ اور آبدوز نے یک لخت ہچکیاں کھانی شروع کر دیں۔ سکرینیں وغیرہ سب نیلے رنگ کے دھوئیں سے بھر گئی تھیں اور پھر جب آبدوز ساکت ہوئی تو اس کی مشینری جام ہو چکی تھی۔ اور اب یہ



سمندر کی تہہ میں بیٹھ رہی ہے۔ نیچے زیکو گھاس میں" ——— کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔ وہ اب اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"ہوں ——— ایمرجنسی بیٹریاں آن کر دو" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ کیونکہ واقعی ساری مشینری اس طرح خاموش تھی جیسے اس میں سے روح نکل گئی ہو۔

"میں نے کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی جام ہیں۔ اور اب تو ویسے بھی مشکل ہے۔ کیونکہ آبدوز اب زیکو گھاس کی کشش کے دائرے میں داخل ہو چکی ہے۔ آپ نے محسوس نہیں کیا کہ اب اس کے نیچے بیٹھنے کی رفتار لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتی جا رہی ہے" ——— کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ ہوا کیسے۔ اور کس نے ایسا کیا ہے۔ ابھی ڈاکر جزیرہ تو بہت دور ہے۔ ابھی تو ہم کوکو جزیرے تک بھی نہیں پہنچے" عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ ویسے اب ہمارا زندہ بچ نکلنا محال ہے۔ اندر کی آکسیجن ختم ہو جائے گی اور باہر ہم نکل نہیں سکتے۔ کیونکہ گھاس نے فوراً ہی ہمارا گوشت اور خون پی جانا ہے۔ یہ گوشت خور گھاس ہے" ——— کیپٹن ناصر ایک بار پھر ہراساں نظر آ رہا تھا۔

"گوشت خور گھاس ——— کیا مطلب۔ کیا گھاس بھی گوشت کھاتی ہے" ——— عمران کے پیچھے کھڑی جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیپٹن ناصر درست کہہ رہا ہے۔ لیکن یہ بعد کا مسئلہ ہے۔ ابھی ہمارے پاس وافر مقدار میں آکسیجن بھی ہے۔ اور ویسے بھی ایسے غوطہ خوری کے لباس ہیں جن میں موجود مشینری سمندر کے پانی سے خود بخود آکسیجن علیحدہ کر کے ہمیں پہنچا سکتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ نیلی لہر کیا تھی اور کہاں سے آئی تھی" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا۔

"میں اپنا بیگ لے آؤں کلوک روم سے۔ میرا خیال ہے میں چیک کر لوں گا" ۔۔۔ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

"میں لے آتا ہوں" ۔۔۔ سب سے آخر میں کھڑے صدیقی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"بظاہر تو ایسا لگتا ہے کہ ہم پر کوئی خوف ناک سائنسی حربہ استعمال کیا گیا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں تو ایل تھرٹی ریز آ رہی ہیں۔ میں نے نیول میگزین میں پڑھا تھا کہ ایکریمیا نے ایسی ریز ایجاد کی ہیں جن کی رینج انتہائی طویل فاصلے تک ہوتی ہے۔ اور یہ ریز دھات کی کسی چیز سے ٹکرا کر اس کے پرخچے اڑا دیتی ہیں جب کہ گوشت پوست والی چیز پر اس کے اثرات صرف مفلوج کر دینے کی حد تک ہی ہوتے ہیں" ۔ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بالکل ٹھیک کیپٹن شکیل۔ تم نے درست کہا ہے۔ مجھے واقعی اس کا خیال نہ آیا تھا۔ حالانکہ میں نے بھی اس کے متعلق پڑھا تھا۔ گڈ شو" ۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔



"لیکن عمران صاحب۔ یہ آبدوز تو گوشت پوست کی نہیں ہے۔ اس کے تو پرخچے اڑ جانے چاہئیں تھے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"میں نے آبدوز کے اوپر جو مچھلی کا خول چڑھوایا ہے۔ اس کے اندر کیمیکل میٹ ہی بھرا ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے مصنوعی گوشت۔ میرا اصل مقصد صرف اتنا تھا کہ اس طرح آبدوز خوف ناک طوفانوں میں سے گزرتے ہوئے ان کا دباؤ برداشت کر لے گی۔ کیونکہ ڈاکر جزیرے کے راستے میں خوف ناک طوفان آتے تھے۔ لیکن ہم تو راستہ بدل کر جا رہے تھے۔ اس لئے طوفان کی بجائے اس مصنوعی گوشت کا فائدہ اس صورت میں ہو گیا کہ ایل تھرٹی ریز صرف مشینری جام کر سکی۔ ورنہ تو آبدوز کے پرخچے اڑ جاتے۔ اور اس صورت میں تو واقعی اب تک زکو گھاس ہماری ہڈیوں کا قبرستان بن چکی ہوتی" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ لیجئے عمران صاحب اپنا بیگ" ۔۔۔ صدیقی نے دروازے کے پیچھے سے عمران کو پکارتے ہوئے کہا اور صفدر نے صدیقی سے بیگ لے کر عمران کو پکڑا دیا۔ یہ ایک مخصوص ساخت کا بیگ تھا۔ عمران نے اس کی زپ کھولی اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر ایک اور زپ کھولی اور پھر ایک لمبا لیکن چپٹا سا باکس نکال کر بیگ کو نیچے فرش پر رکھ دیا۔ باکس کی ایک سائیڈ دباتے ہی باکس میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ آبدوز اس وقت تک نیچے تہہ میں پہنچ کر گھاس کے اوپر رک چکی تھی ۔۔۔ چونکہ مشینری فیل تھی۔ اس لئے باہر کا منظر دکھانے والی تمام سکرینیں تاریک

تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک مشین کے پینل کے سائیڈ کلپس کھولے اور اس کا پینل ایک طرف ہٹا کر اس نے اندر موجود دو رنگوں کی مختلف تاریں جھٹکے سے توڑیں اور پھر ان تاروں کو باکس کی سائیڈ پر جیسے ہی لگایا وہ باکس کے ساتھ اس طرح چمٹ گئیں جیسے لوہا مقناطیس کے ساتھ چپکتا ہے۔ باکس اب ان تاروں کے ساتھ چمٹ کر پینل کے کھلے ہوئے حصے پر ہی ٹک گیا تھا۔ عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے جھک کر ایک بار پھر بیگ میں ہاتھ ڈالا اور چند لمحوں بعد اس نے ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ باہر نکال لیا۔ اور پھر اس پر موجود بٹنوں میں سے اس نے جیسے ہی دو بٹن دبائے۔ ایک جھماکے سے تاریک سکرین روشن ہو گئی۔ لیکن سکرین پر باریک کانٹوں سے بھرے ہوئے گھاس کے ریشے ہی ہر طرف لہراتے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے ریموٹ کنٹرول نما آلے پر لگی ہوئی ایک ناب کو گھمایا تو آہستہ آہستہ گھاس کے ریشوں کی تعداد میں کمی آتی گئی۔ اور پھر اکا دکا ریشے نظر آنے لگے۔

"یہ لہر کس طرف سے آئی تھی۔ اور اس وقت آبدوز سطح سمندر سے کتنی گہرائی پر تھی کیپٹن ناصر" ——— عمران نے کیپٹن ناصر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شمال مشرق کی طرف سے جناب۔ جس طرف جزیرہ کوکوز ہے" کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو پھر جزیرہ کوکوز سے ہم پر ایل بھرنی ریز فائر کی گئی ہیں" ——— عمران نے ریموٹ کنٹرول نما آلے پر ایک اور ناب کو ایڈجسٹ کرتے



ے کہا۔

نہیں جناب۔ یہ سمندر کے اوپر ہوا سے فائر ہی نہیں ہو سکتی۔ رنی ریز صرف پانی کے اندر ہی سفر کر سکتی ہیں" ——— کیپٹن کیل نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سطح سمندر سے تقریباً پانچ سو فٹ کی گہرائی پر قائم ں ہے۔ کیونکہ ہماری آبدوز اس قدر گہرائی میں ہی سفر کر رہی تھی" پٹن ناصر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ے ایک بار پھر پہلے والی ناب کو گھمانا شروع کر دیا۔ اس کی ری ناب کے اوپر لگے ہوئے ایک چھوٹے سے ڈائل پر تیزی ے بدلتے ہوئے ہندسوں پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اس نے ایک طویل ں لے کر ہاتھ کھینچ لیا۔

"یہ جزیرہ کوکوز یہاں سے کتنے فاصلے پر ہوگا"

"تقریباً ساٹھ کلومیٹر فاصلہ ہوگا" ——— کیپٹن ناصر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ ایکٹو ریز کی رینج تو ایک سو کلومیٹر ہے۔ ی معلوم ہو جائے گا کہ ایل بھرنی ریز کہاں سے آئی ہیں" ——— عمران ے کہا اور پھر اس نے ایک بار غور سے اس آلے کو دیکھا اور ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین سے ستک ڈبے سے نکلنے والی زوں زوں کی آواز یک لخت تیز ہو گئی۔ اب عمران سمیت سب کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ یکن اس پر سوائے سمندر کے پانی کے اور کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ پھر یکدم ایک جھماکے سے سمندر کے اندر ایک بہت بڑے گولے کا

منظر ابھر آیا۔ جس کی بیرونی سطح کا رنگ ہلکا سبز تھا۔ گولے کے اوپر والا حصہ نظر آرہا تھا جس پر اس طرح کا ڈیزائن بنا ہوا تھا جیسے عمارتوں کے اوپر وہ دلکش بناتے جاتے تھے۔ لیکن وہ نیچے تہہ کی تہہ تک چلا گیا تھا۔ کیونکہ سکرین پر اس کی نیچے جاتی ہوئی انتہا نظر نہ آرہی تھی۔ یہ منظر صرف ایک یا زیادہ سے زیادہ دو لمحوں تک نظر آیا پھر یک لخت سکرین ایک جھماکے سے تاریک ہوگئی۔ باکس میں سے نکلنے والی آواز بھی بند ہوگئی تھی۔ ایسے جیسے اس کی روح اچانک غائب ہوگئی ہو۔

"اوہ۔ ایکٹو ریز کو ڈس کارڈ کر دیا گیا ہے۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ ایکٹو ریز کو ڈس کارڈ کرنے کا مطلب ہے کہ اس گولے کے اوپر پی تھرٹین ریز کا دائرہ موجود ہے۔ صرف پی تھرٹین ریز ہی ایکٹو ریز کو ڈس کارڈ کر سکتی ہیں" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب عمران صاحب" ——— اس بار سب نے بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"ہر کام میں قدرت کی مصلحت ہوتی ہے۔ یہ گولہ ہی ہمارا ٹارگٹ تھا اور میرا اندازہ اور خیال بلکہ یقین تھا کہ یہ گولہ ڈاکر جزیرے کے پاس ہے۔ لیکن یہ تو گوکوز جزیرے کے پاس موجود ہے۔ اگر ہم اس راستے پر آنے کی بجائے دوسرے راستے ڈاکر جاتے تو خواہ مخواہ ٹکریں مارتے پھرتے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر اس نے باکس سے چھٹی



ہوئی تاریں علیحدہ کر کے باکس اور اس ریموٹ کنٹرول آلے کو دوبارہ اپنے بیگ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— تو یہ گریٹ بال ہے" ——— جولیا نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہی گریٹ بال ہے۔ اور اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ ہماری آبدوز کو چیک کر لیا گیا تھا" ——— عمران نے سیدھے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ ذرا تفصیل سے بتاؤ" ——— جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چونکہ مجھے یقین تھا کہ گریٹ بال جزیرہ ڈاکر کے پاس ہے اور جزیرہ ڈاکر یہاں سے ابھی بہت طویل فاصلے پر ہے۔ اس لئے یہاں چیکنگ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے میں کیپٹن ناصر کے اس راستے پر رضامند ہوگیا تھا۔ حالانکہ سمندر سے تعلق رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ زیکو گھاس گوشت خور گھاس ہے۔ اس لئے کوئی جانور زیکو گھاس کی طرف نہیں جاتا اور شارک مچھلی تو اس کی بو میلوں دور سے سونگھ لیتی ہے۔ اس لئے یہ علاقہ بھی شارک مچھلیوں کا نہیں ہے۔ ہماری آبدوز شارک مچھلی ہی نظر آتی ہے اس لئے گریٹ بال میں موجود افراد کو جب سمندر میں ایک شارک مچھلی زیکو گھاس کے قطعات کی طرف بڑھتی نظر آئی ہوگی تو وہ یقیناً حیرت سے پاگل ہوگئے ہوں گے۔ کیونکہ اصل شارک مچھلی تو ظاہر ہے ادھر کا رخ ہی نہیں کر سکتی۔ لیکن انہوں نے اگر اسے کلوز اپ میں

چیک بھی کیا ہوگا تب بھی وہ اس کی اصل ماہیت نہ سمجھ سکے ہوں
گے۔ اس کے بعد لازماً انہوں نے ایل بھرٹی ریز میزائل فائر کیا ہو
گا۔ کہ اگر یہ اصلی شارک مچھلی ہے تو اس کا اعصابی نظام مفلوج
ہو جائے گا۔ اور اپنے بے پناہ وزن کی وجہ سے یہ زیکو گھاس
کی تہہ میں جا گرے گی اور گوشت خور گھاس اس کو چٹ کر جائے
گی۔ اور اگر یہ مچھلی کی بجائے کوئی اور چیز ہو گی تو پھر ایل بھرٹی ریز
سے اس کے پرخچے اڑ جائیں گے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے
میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"لیکن تم نے ان ساری باتوں کا اندازہ کیسے لگا لیا" ———
جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔
"گریٹ بال کو دیکھ کر اور اس کی حفاظت کا اس قدر جدید اور
سخت انتظام کیا گیا ہے کہ ایکٹو ریز بھی ایک لمحے میں ڈس کارڈ
ہو گئی ہیں۔ ایسے انتظامات رکھنے والوں کے لئے ساٹھ ستر میل
کی ڈیو چیکنگ کوئی مشکل بات نہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔
اور سب نے سر ہلا دیا۔
"لیکن اب کیا ہو گا۔ اس کے متعلق بھی تم نے کچھ سوچا" ———
جولیا نے کہا۔
"فی الحال ہمارے لئے ایک بچت کا راستہ موجود ہے کہ جب
ایل بھرٹی ریز کے فائر کے بعد انہوں نے سکرین پر مچھلی کو مفلوج
ہو کر گھاس میں گرتے دیکھا ہو گا تو وہ مطمئن ہو گئے ہوں گے۔
کہ یہ اصلی مچھلی ہی ہے۔ ورنہ تو اب تک ہم پر نجانے کون کون



سے تباہ کن حملے کر چکے ہوتے۔ اس لئے فی الحال جب تک ہم اس
آبدوز میں ہیں محفوظ ہیں لیکن ظاہر ہے ہم یہاں ساری عمر تو بند ہونے
سے رہے۔ اور آبدوز اب یہاں سے نکل نہیں سکتی۔ اس لئے
ایک ہی صورت ہے کہ ہم غوطہ خوری کا لباس پہن کر یہاں سے نکلیں
اور ساٹھ کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے گریٹ بال پہ حملہ کریں" ———
عمران نے کہا۔
"ناممکن عمران صاحب۔ قطعی ناممکن۔ اول تو ہمارے باہر جاتے
ہی گھاس کے کانٹے ہمارے جسموں میں گھس جائیں گے یہ غوطہ خوری
کا لباس ہمیں اس گھاس سے نہیں بچا سکے گا۔ اس لئے چند لمحوں
بعد ہی ہمارا خاتمہ ہو جائے گا۔ پھر گھاس کی کشش بھی ہمیں آگے
نہ بڑھنے دے گی۔ ہم اس وقت مکمل طور پر گھاس کے اندر تہہ میں
موجود ہیں" ——— کیپٹن ناصر نے کہا۔
"اس کا حل تو میرے پاس موجود ہے۔ آبدوز میں کنوڈیبل شٹل
لانچ موجود ہے۔ گو یہ لانچ صرف دو افراد کے لئے ہے۔ بہرحال
ہم سب اس میں لیٹ سکتے ہیں۔ اور یہ ہمیں آسانی سے گھاس
کے اندر سے نکال کر لے جائے گی۔ کیونکہ یہ کنوڈیبل لانچ مخصوص
دھات کی بنی ہوئی ہے۔ اس دھات ہی سے خلائی جہاز بنائے
جاتے ہیں اس پر نہ پانی کا وزن اثر کرتا ہے۔ اور نہ اس کی رگڑ۔
یہ میزائل نما ہے۔ اور اس میں انتہائی طاقتور انجن بھی موجود ہے۔
جو اس لانچ سے باہر نکلتے ہی چل پڑے گا۔ کیونکہ اس پر ایل
بھرٹی ریز کے اثرات موجود نہ ہوں گے۔ وہ سیلڈ ہے۔ لیکن ہم

اس میں سوائے اپنے جسموں کے اور کچھ نہیں لے جا سکتے۔ یہ لانچ تو میں نے پولی پان میزائل تارپیڈو کے لئے تیار کرائی تھی۔ جس سے ہم اس گریٹ بال میں آسانی سے داخلے کے لئے سوراخ بنا سکتے تھے۔ لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ ہم زیادہ آدمی ہیں اس لئے تارپیڈو ساتھ نہیں لے جایا جا سکتا۔ یا اگر تارپیڈو لے جایا جائے تو پھر آدمی نہیں جا سکتے" ——— عمران نے مشین روم سے نکل کر واپس بڑے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"اگر اس میں طاقتور انجن ہو تو اس کے ذریعے ہم اپنی آبدوز کو ٹوچین کر کے لے جا سکتے ہیں" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ اب اتنا طاقتور انجن بھی نہیں ہے کہ اس آبدوز کو اس گھاس کی بے پناہ کشش کو توڑ کر کھینچ سکے۔ ایک اور حل ہے کہ میں خود اس میں بیٹھ کر اس گریٹ بال کے اندر جانے کی کوشش کروں اور وہاں جا کر ایسے حالات پیدا کر دوں کہ پھر آپ کو یہاں سے کسی طرح نکالا جا سکے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم تمہارے ساتھ جائیں گے یا پھر اکٹھے یہیں رہیں گے" ——— جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ارے ہاں ایک اور حل نکالا جا سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ واقعی میری ریڈی میڈ کھوپڑی بھی مفلوج ہو گئی تھی۔ حالانکہ حل بالکل سامنے کا تھا" ——— عمران نے یک لخت چونکتے ہوئے کہا اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

"کیسا حل" ——— سب نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔



"ضروری تو نہیں کہ آبدوز کو گریٹ بال کی طرف گھسیٹا جائے۔ اسے اوپر سطح سمندر کی طرف تو بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ اور گنور ٹیبل لانچ کے انجن میں اتنی طاقت تو بہر حال موجود ہے کہ وہ اسے اوپر تک گھسیٹ کر لے جائے۔ کیونکہ گھاس کے قطعات تو آگے کم از کم دس بارہ کلو میٹر تک پھیلے ہوئے ہیں اس لئے اگر ہم آگے کی طرف گئے تو پھر گھاس کی کشش ہمیں اتنی دیر مسلسل آگے نہ بڑھنے دے گی لیکن اوپر کی طرف ان کی کشش کم ہوتی جائے گی۔ اس لئے ہم آسانی سے اوپر جا سکتے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن اوپر جا کر ایک بار پھر ہم چیک کر لئے جائیں گے۔ اور وہ لانچ بھی چیک ہو جائے گی۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آبدوز کی مشینری ہی کسی طرح چالو ہو جائے" ——— صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ایل تھرٹی ریز کا اثر کم از کم چار روز تک رہے گا اور اتنا طویل عرصہ ہم لانچ کے اندر بیٹھ کر نہیں گزار سکتے۔ اتنی تو ہمارے پاس آکسیجن ہی نہیں ہو گی۔ اب جہاں تک چیک ہونے والی بات ہے تو گنور ٹیبل لانچ کو وہ چیک تو کر سکتے ہیں لیکن یہ ہٹ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کی دھات کے اندر بناوٹ کے وقت ہی میں نے ایسے کیمیکلز بھر دیئے تھے جو ہر قسم کی تباہ کن ریز یا اسلحے کی مدافعت کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس لانچ نے ہی گریٹ بال میں سوراخ کرنا تھا۔ اس لئے ایسا نہ کیا جاتا تو اس کی تیاری کا سارا مقصد ہی سرے سے فوت ہو جاتا۔ یہ کیمیکلز اس قدر مہنگے اور نایاب ہیں کہ ان کو پوری آبدوز میں استعمال نہ کیا جا

سکتا تھا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ بھی فائر کیا تو مشینری تو پہلے ہی جام ہو گی۔ لانچ پر اثر نہ ہو گا اس لئے کیا فرق پڑے گا۔ پھر ہم گھاس کی کشش سے باہر جا کر اپنا رخ بدل لیں گے۔ اور اس کے بعد آسانی سے آبدوز سمیت ہم اس گھاس کے قطعات کراس کر جائیں گے۔ اور پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ فی الحال اس خوفناک گھاس کے چکر سے تو نجات ملے"۔۔۔۔ سب نے عمران کی تجویز پر صاد کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آؤ پھر تیاری شروع کریں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے اس حصے کی طرف بڑھ گیا جدھر تورٹیڈیل لانچ موجود تھی۔



میز پر رکھے فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈوچے نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا دیا۔ وہ اس وقت گریٹ بال کے مین سیکشن کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہاں وہ خوفناک مشینری نصب کی جا رہی تھی۔ جس کی مدد سے انہوں نے سمندر کے اوپر مخصوص ریج میں ہوا کا دباؤ ختم کرنا تھا۔ اور جس سے اربوں مسلمان اور کئی عظیم مسلم ممالک کا خاتمہ ہونا تھا۔ آپریشن روم میں اس کے ساتھ ایک اور بوڑھا سا آدمی بھی بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن وہ ایک بڑی سی مشین کی چیکنگ میں مصروف تھا۔ یہ عظیم یہودی سائنسدان پروفیسر دالمور تھا۔ جس نے یہ سارا منصوبہ تیار کیا تھا۔ اور اس کی زیر نگرانی یہ منصوبہ تکمیل پذیر کیا جا رہا تھا۔

"یس۔۔۔۔ ڈوچے سپیکنگ"۔۔۔۔ ڈوچے نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"باس۔ میں سارجنٹ بول رہا ہوں۔ آر۔ ایس سیکشن سے۔ گریٹ بال پر ایکٹوریز ڈالی گئی ہیں۔ لیکن پی۔ یقیناً یہ ریز چونکہ گریٹ بال کی بیرونی سطح پر مسلسل گردش کر رہی ہیں اس لئے یہ ایکٹوریز فوراً ہی ڈس کارڈ ہو گئیں"۔۔۔۔ بولنے والے کے لہجے میں الجھن اور پریشانی تھی۔

"ایکٹوریز۔۔۔۔ کیا مطلب۔ یعنی گریٹ بال کو دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر کہاں سے اور کیسے۔ اور کس نے کی ہے"۔۔۔۔ ڈوچے نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"پلیز آہستہ بولیں یا یہاں سے چلے جائیں۔ میں ڈسٹرب ہوتا ہوں"۔۔۔۔ پروفیسر والمور نے یک لخت ڈوچے کی طرف مڑ کر انتہائی تلخ اور تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے چیک کیا ہے یہ ریز نیکوگھاس کے قطعات کی طرف سے آئی ہیں اور ان کا مخرج کم از کم ساٹھ کلومیٹر معلوم ہوتا ہے"۔ اس دوران سارجنٹ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ میں خود آ رہا ہوں"۔۔۔۔ ڈوچے نے اس بار آہستہ لہجے میں کہا۔ اور پھر ریسیور رکھ کر وہ پروفیسر کی طرف مڑا۔ جو دوبارہ مشین پر جھک گیا تھا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری پروفیسر"۔۔۔۔ ڈوچے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ پروفیسر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور ڈوچے تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے ذہن میں اس وقت واقعی دھماکے سے ہو رہے تھے۔ گھاس کے قطعات میں سے



ایکٹوریز کا گریٹ بال پر پڑنا۔ انتہائی حیرت انگیز تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ یہاں ایک آدمی موجود تھا۔ جو درمیان میں رکھی ہوئی ایک میز کے پیچھے بیٹھا تھا۔ میز پر بھی ایک مستطیل مشین موجود تھی۔ اور سامنے دیوار کے ساتھ بھی مشینیں نصب تھیں۔ جو سب کی سب آٹومیٹک انداز میں چل رہی تھیں۔

"ہاں اب بتاؤ سارجنٹ کیا کہہ رہے تھے تم"۔۔۔۔ ڈوچے نے اس آدمی کے ساتھ پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"باس یہ دیکھئے بائیوڈاٹا۔ آپ خود ہی دیکھ لیں"۔۔۔۔ سارجنٹ نے سامنے پڑے ہوئے ایک لمبے سے کاغذ کو ڈوچے کی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔ جس پر ٹیڑھی میڑھی سی لکیریں اور ہندسے چھپے نظر آ رہے تھے۔

"ہاں۔ واقعی ایکٹوریز سے گریٹ بال کو چیک کیا گیا ہے۔ اگر ہمارے پاس آر۔ ایس سیکشن نہ ہوتا تو ہمیں معلوم ہی نہ ہوتا۔ اس کا مطلب ہے کہ جو کچھ میں اب تک سمجھ رہا تھا وہ سب غلط ہے"۔۔۔۔ ڈوچے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا سمجھ رہے تھے باس"۔۔۔۔ سارجنٹ نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مچھلی نہ تھی وہ واقعی کوئی اور چیز تھی کوئی غیر معمولی سائنسی ایجاد"۔ ڈوچے نے کہا اور ساتھ میز پر پڑے ہوئے فون کا ریسیور اٹھا کر تیزی سے اس کے نمبر پریس کرنے لگا۔

... ـــــ سارجنٹ کے لہجے میں بے پناہ

...ہے میں مارک سے بات کر لوں" ـــــ ڈوچے نے

...س۔ مارک فرام پوائنٹ تھرٹین" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ریسیور سے پوائنٹ تھرٹین کے انچارج مارک کی آواز سنائی دی۔

"مارک۔ میں ڈوچے بول رہا ہوں۔ پوائنٹ تھرٹین پر کوئی غیر معمولی بات نظر آئی" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"نو سر۔ آل از او کے۔ اگر ایسا ہوتا تو میں خود آپ کو کال کرتا" مارک نے جواب دیا۔

"سنو مارک۔ زیکو گھاس کے اس قطعے سے جہاں ہم نے اس شارک مچھلی کو ایل تھرٹی ریز فائر کر کے گرایا تھا۔ گریٹ بال پر ایکٹو ریز ڈالی گئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے۔ وہاں گھاس کے اندر کوئی سائنسی چیز موجود ہے۔ جس کے ذریعے ایسا کیا گیا۔ اور اس گھاس میں سوائے اس مچھلی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ مچھلی نہ تھی لازماً کوئی مصنوعی چیز تھی۔ شاید کوئی ایسی جدید قسم کی آبدوز ہو جسے مچھلی کی شکل دی گئی ہو۔ بہر حال کچھ نہ کچھ ہے ضرور" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اگر وہ کوئی معمولی چیز ہوتی تو ایل تھرٹی ریز اس کے پرخچے نہ اڑا دیتی" ـــــ مارک کے لہجے میں حیرت تھی۔



"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیے۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔ کیوں نہیں ہوا اس کا جواب فی الحال ہمارے پاس نہیں ہے۔ اب میں فوری طور پر اس جگہ کا مکمل سروے کرنا چاہتا ہوں۔ تاکہ جو کچھ بھی ہو سامنے آجائے۔ خاموش رہ کر مزید رسک نہیں لیا جا سکتا" ـــــ ڈوچے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایسی صورت میں باس ہمیں سرچنگ ٹی۔ ایس مشین آن کرنی پڑے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ گریٹ بال کے بیرونی حفاظتی نظام کو معطل کر دیا جائے" ـــــ مارک نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں آرہا ہوں تمہارے پاس۔ تم اس مشین کو آپریٹ کراؤ" ـــــ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر تیزی سے مڑا اور بغیر سارجنٹ سے کوئی بات کئے تقریباً بھاگنے کے سے انداز میں چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ مارک کے پاس پہنچا تو اس نے مارک کو ایک اور مشین کے سامنے کھڑے دیکھا۔ یہ مشین فرش سے کافی اونچائی تک چلی گئی تھی اور اونچائی کے لحاظ سے ہی اس کی چوڑائی بھی کافی تھی۔ اس کے درمیان ایک جہازی سائز کی سکرین تھی۔ جس میں ایک بڑا خانہ اور چار چھوٹے خانے نظر آرہے تھے۔

"باس۔ سرچنگ ٹی۔ ایس مشین کام کرنے کے لئے تیار ہے"

ڈوپے کے قریب پہنچتے ہی مشین کے سامنے کھڑے مارک نے مڑ کر کہا۔

"تم نے اس پہ لوکیشن وغیرہ ایڈجسٹ کر لی ہے۔ کیونکہ ہم زیادہ دیر تک حفاظتی نظام کو معطل رکھنے کا رسک نہیں لے سکتے" ___ ڈوپے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں نے وہ جگہ جہاں وہ شارک مچھلی گھاس میں گری تھی خاص طور پر ٹارگٹ کی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی لوکیشن کو دو کلومیٹر تک چاروں سمتوں میں پھیلا کر ایڈجسٹ کیا ہے تاکہ اسے بار بار ایڈجسٹ کرنے میں وقت ضائع نہ ہو" ___ مارک نے جواب دیا۔

"او کے" ___ ڈوپے نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کئے۔ گریٹ بال کے اندر ہی باقاعدہ جدید ترین آٹومیٹک فون ایکسچینج نصب تھی۔

"یس۔ ریکیو سیکشن" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈوپے بول رہا ہوں" ___ ڈوپے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ ہنری بول رہا ہوں" ___ دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز میں مؤدبانہ پن کے ساتھ ساتھ قدرے حیرت نمایاں تھی۔

"ہنری۔ گریٹ بال کے مکمل ریکیو سیکشن کو میری دوسری



اطلاع تک آف کر دو" ___ ڈوپے نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مکمل ریکیو سیکشن آف کر دوں ___ کیا مطلب باس" ہنری کے لہجے میں یقین نہ آنے والی حیرت تھی۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ اٹ از مائی آرڈر۔ میں نے سرچنگ مشین پہ انتہائی ضروری چیکنگ کرنی ہے" ___ ڈوپے نے حلق کے بل چیختے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ ہنری نے دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آف کر کے مجھے بتاؤ۔ اور بعد میں بھی فون کے قریب رہنا، میں کسی وقت بھی دوبارہ تمہیں کال کر سکتا ہوں" ___ ڈوپے نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور پھر ایسی آواز سنائی دی جیسے رسیور میز پر رکھا گیا ہو۔ ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔ اور چند لمحوں بعد دوبارہ رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"یس باس۔ نظام آف کر دیا گیا ہے" ___ ہنری کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ فون کے قریب رہنا" ___ ڈوپے نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پہ ایک لحاظ سے پٹخ کر تیزی سے مارک کی طرف بڑھ گیا۔

"مشین آن کرو" ۔۔۔ ڈوچے نے قریب جا کر ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور مارک نے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ سکرین پر چند لمحوں تک تو آڑھی ترچھی لکیریں سی نظر آتی رہیں۔ پھر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا۔ اور منظر واضح ہوتے ہی مارک اور ڈوچے دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ انہیں گھاس کے اندر سے ایک میزائل نما کیپسول تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا نظر آ رہا تھا۔ اور اس کے پیچھے وہی عظیم الجثہ شارک مچھلی اسی طرح مردہ حالت میں اوپر کو اٹھ رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کیپسول اس مچھلی کو گھسیٹ کر گھاس کے اندر سے اوپر سطح سمندر کی طرف کھینچے لئے جا رہا ہو۔

"اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے یہ مچھلی نہیں ہے۔ ورنہ زیکو گھاس کب کی اس کا خاتمہ کر چکی ہوتی۔ یہ لازماً مصنوعی مچھلی ہے۔ اس کے اندر لازماً آبدوز چھپی ہوئی ہو گی۔ اور اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ آبدوز کے اوپر باقاعدہ مچھلی کا جسم بنایا گیا ہے۔ اس کے اندر یقیناً کیمیکل میٹ بھرا گیا ہو گا۔ اور اسے اس طرح مینوفیکچر کیا گیا ہو گا کہ یہ چلتے ہوئے بالکل اصلی مچھلی کی طرح اٹھکیلیاں کرے اور تیرے۔ ایل کفرٹی ریز اسی لئے اس کے پرخچے نہیں اڑا سکی۔ اس کے مصنوعی گوشت نے اسے صرف دھچکا پہنچایا ہو گا۔ اور ریز کے اثرات اس کی مشینری تک ہی گئے ہوں گے اور وہ جام ہو گئی ہو گی" ۔۔۔ ڈوچے اس طرح بول رہا تھا جیسے کسی کرکٹ میچ کے دوران کوئی ماہر گیم پر اپنا تبصرہ نشر کر رہا ہو۔



"لیکن باس ایسی مصنوعی مچھلی تو بنائی ہی نہیں جا سکتی۔ جو بالکل اصلی نظر آئے۔ ناممکن" ۔۔۔ مارک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"اگر یہ عمران ہے۔ اور لازماً یہ عمران ہی ہو گا تو اس کے شیطانی ذہن کے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھا۔ اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پوائنٹ الیون۔ وکی بول رہا ہوں" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وکی کی آواز سنائی دی۔

"ڈوچے بول رہا ہوں وکی۔ سرچنگ ٹی۔ ایس مشین آن ہے تم اپنی سپر اٹیکنگ مشین کو اس کے ساتھ لنک کر دو۔ فوراً جلدی" ڈوچے نے چیختے ہوئے کہا۔

"سرچنگ ٹی۔ ایس مشین کیسے آن ہو سکتی ہے اس کے لئے تو...." وکی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ نانسنس۔ ڈیم فول" ۔۔۔ ڈوچے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اور پھر رسیور میز پر رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد چند لمحوں تک خاموشی رہی۔

"سس ۔۔۔ سر ۔۔۔ سکرین پر یہ کیا نظر آنے لگا ہے۔ وہی مچھلی سر۔ اسے ایک کیپسول سا سطح سمندر کی طرف کھینچ رہا ہے"

وکی کی آواز میں ایسی حیرت تھی جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"ہاں یہ وہی مچھلی ہے جس پر تم نے ایل تھرٹی ریز فائر کی تھیں۔ یہ مچھلی نہیں ہے۔ یہ مصنوعی مچھلی ہے جس کے پیٹ میں یقیناً کوئی جدید ترین آبدوز ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس میزائل اور مچھلی پر ریڈ میزائل ہٹ کر دو۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے"۔۔۔ ڈوچے نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریڈ میزائل ۔۔۔ مگر باس یہ تو انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں ہو سکتا ہے اور ہمارے پاس ہے بھی ایک"۔۔۔ وکی کی خوف ناک حد تک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"الو کے پٹھے۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ وقت ضائع مت کرو"۔۔۔ ڈوچے اتنے زور سے چیخا کہ اس کا پورا جسم کانپنے لگ گیا۔

"یس سر۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ تحریری ہدایت دیں۔ میں فون پر ہدایت لے کر اسے فائر نہیں کر سکتا جناب"۔۔۔ وکی نے جواب دیا۔

"اوہ نانسنس۔ اتنا وقت نہیں ہے۔ ٹیلی فون کالز باقاعدہ ٹیپ ہو رہی ہیں اس لئے اسے بھی تحریری ہی ہدایت سمجھو ڈیم فول۔ اٹ از ٹاپ ایمرجنسی"۔۔۔ ڈوچے نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ وہ اتنے زور سے چیخا تھا کہ اس کی آواز پھٹ گئی تھی۔

"اوہ یس سر۔ میں آن کرتا ہوں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے وکی کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور پھر ریسیور رکھ دیا گیا۔ ڈوچے



نے جلدی سے ریسیور رکھا۔ اور دوڑ کر مارک کے پاس پہنچ گیا۔ جو سپر جگ ٹی۔ ایس مشین کے سامنے خاموش کھڑا تھا۔ وہ میزائل اور مچھلی اب گھاس سے تقریباً باہر آچکی تھیں۔

چند لمحوں بعد یک لخت پورا کمرہ اس طرح لرزا جیسے اچانک زلزلے کا جھٹکا لگا ہو۔ لیکن یہ جھٹکا ہلکا تھا۔ اس لئے وہ صرف لڑکھڑائے ہی تھے۔ لیکن ان کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ یہ جھٹکا ریڈ میزائل کے فائر کا تھا۔ اور پھر سکرین پر پانی کے اندر سرخ رنگ کی ایک چوڑی سی لکیر بجلی سے بھی زیادہ رفتار سے دوڑتی ہوئی نظر آئی۔ اور پھر شاید ایک یا دو بار پلک جھپکنے کے وقفے کے دوران وہ لکیر اس مچھلی اور کیپسول نما میزائل سے ٹکرا گئی۔ اور اس کے ساتھ پوری سکرین پر تیز سرخ رنگ اس طرح چھا گیا جیسے کسی نے برش سے سکرین پر تیز سرخ رنگ پینٹ کر دیا ہو۔

ڈوچے سانس روکے کھڑا تھا۔ خوف ناک ریڈ میزائل اپنے ٹارگٹ پر فائر ہو چکا تھا۔ ڈوچے نے ایک لحاظ سے دنیا کا سب سے قیمتی میزائل فائر کرا دیا تھا۔

سرخی کافی دیر تک سکرین پر چھائی رہی پھر آہستہ آہستہ ہلکی پڑنے لگی۔ لیکن ہلکی پڑنے کی رفتار کافی کم تھی۔ پھر کچھ دیر بعد سمندر کا پانی نظر آنے لگ گیا۔ لیکن واقعی سمندر کے پانی کی کیفیت بتا رہی تھی کہ وہاں خوف ناک طوفان آیا ہوا ہے۔ ڈوچے اور وکی بت بنے خاموش کھڑے پانی کی شدید ترین ہلچل کو دیکھ رہے تھے۔ نجانے سمندر کو پُرسکون ہونے میں کتنی دیر لگی۔ لیکن اب بھی پانی ہلکا سرخی

مائل ہی تھا۔

"اب اس سارے علاقے کو اچھی طرح سرچ کرو"۔۔۔ ڈوپے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سرچ کی ضرورت ہی کیا ہے جناب۔۔۔ ریڈ میزائل فائر ہونے کے بعد کیا بچا ہوگا۔ دور دور تک وہ گھاس تک جل گئی ہوگی۔ ان لوگوں کے بچ جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔۔۔ مارک نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ پھر بھی تسلی ضروری ہے۔ جلدی کرو"۔۔۔ ڈوپے نے تیز لہجے میں کہا۔ اور مارک نے آگے بڑھ کر مشین کو اس طرح آپریٹ کرنا شروع کر دیا جیسے حکم کی مجبوری کی وجہ سے ایسا کر رہا ہو۔ ورنہ اس کی ضرورت نہ ہو۔

سکرین پر منظر پھیلے سکڑتے رہے۔ مختلف منظر بدلتے رہے۔ واقعی گھاس بھی جل کر راکھ ہو چکی تھی۔ دور دور تک گھاس کا نام و نشان تک مٹ گیا تھا۔ پانی بھی اب تہہ میں سیاہی مائل ہو گیا تھا۔ سرخی صرف اوپر کی سطح تک ہی محدود تھی۔ مارک کے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ اور پھر اچانک سکرین پر ایک منظر ابھرا۔ اور مارک نے تو ہاتھ کھینچ لیا جب کہ ڈوپے چونک پڑا۔ سکرین پر سمندر کی سیاہی مائل تہہ میں کافی سارے مشینی ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب اس طرح تڑے مڑے اور سیاہی مائل ہو رہے تھے جیسے کسی مشین کو خوف ناک آگ نے اپنی لپیٹ میں لے کر توڑ مروڑ دیا ہو۔



"اوہ۔ دیکھا۔ یہ آبدوز ہی تھی۔ یہ ٹکڑے آبدوز کے ہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے وہ جو بھی تھے بہرحال ختم ہو گئے۔ آبدوز کی یہ حالت ہے تو ظاہر ہے انسانوں کے جسم تو راکھ بن کر پانی میں مل گئے ہوں گے۔ ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب میری تسلی ہو گئی۔ مشین بند کر دو۔ میں اب حفاظتی نظام دوبارہ آن کراتا ہوں"۔۔۔ ڈوپے نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ جیسے کوئی خوف ناک خطرہ اس کے سر سے ٹل گیا ہو۔ اور مارک سر ہلاتے ہوئے مشین آف کرنے میں مصروف ہو گیا۔

کنورٹیبل لانچ میں عمران اکیلا موجود تھا۔ جب کہ اس کے ساتھی اور کیپٹن ناصر اور اس کا گروپ سب آبدوز میں ہی موجود تھے ظاہر ہے جب آبدوز کو ہک کر کے ساتھ لے جانا تھا تو پھر اس تنگ سی لانچ میں دو مردوں کے آنے کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی۔

عمران لانچ کے اندر مخصوص طرز کی بنی ہوئی سٹریچر نما کرسی پر پشت کے بل لیٹا ہوا تھا۔ لانچ کا آپریٹنگ پینل اس کے چہرے سے کچھ اوپر لانچ کی چھت پر فکس تھا۔ یہ لانچ مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ تھی۔ اس لئے عمران کو صرف پینل پر لگے ہوئے بٹن دبانے اور ناب ہی گھمانی پڑتی تھیں۔ پینل کے ساتھ ہی ایک سکرین بھی موجود تھی جس پر چار خانے بنے ہوئے تھے۔ اور ہر خانے میں لانچ کی مختلف سمتوں کا منظر نظر آ رہا تھا۔ درمیانی خانے سے صرف وہ منظر نظر آ رہا تھا جس طرف لانچ کا رخ تھا۔ اس لئے درمیانی خانے میں سطح سمندر



کی طرف کا منظر نظر آ رہا تھا۔ میزائل نما لانچ آہستہ آہستہ آبدوز کو کھینچتی ہوئی اوپر کی طرف جا رہی تھی۔ زیکو گھاس کی بے پناہ کشش اور آبدوز کے وزن کی وجہ سے لانچ کا طاقتور انجن پوری قوت سے چلنے کے باوجود اس کی رفتار خاصی آہستہ تھی۔ لیکن بہرحال لانچ اپنا مقصد پورا کر رہی تھی۔

عمران خاموش لیٹا ہوا بس سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ فی الحال تو ہر سکرین پر صرف زیکو گھاس کے ریشے ہی نظر آ رہے تھے۔ لیکن ان کی تعداد ہر لمحہ پہلے سے کم ہوتی جا رہی تھی۔ اور عمران سکرین کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ سوچ رہا تھا کہ گھاس سے باہر نکل آنے کے بعد پھر مڑ کر آبدوز کو گھاس کے قطعات سے نکال جانے کے باوجود اسے طویل عرصے تک انتظار کرنا پڑے گا تب جا کر آبدوز کی مشینری چالو ہو گی۔ اور پھر وہ اپنے مشن کی تکمیل کے لئے آگے بڑھ سکے گا۔ اور اسے دراصل یہی عرصہ بے حد کھل رہا تھا۔ بار بار اس کے ذہن میں یہی خیال رہتا کہ گھاس کے قطعات پار کرنے کے بعد وہ لانچ کو تو اس کے حال پر چھوڑ دے اور کنورٹیبل لانچ کو لے کر گریٹ بال کے اندر گھس جائے۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ لیکن پھر اسے مجبوراً یہ خیال جھٹکنا پڑتا۔ کیونکہ اس گریٹ بال کا حجم اور اس کے کسی حد تک حفاظتی نظام کو دیکھ لینے کے بعد اسے معلوم ہو گیا تھا کہ واٹر پاور کا یہ سنٹر عام سنٹر نہیں ہے۔ بلکہ یقیناً اس کے اندر ایک لحاظ سے کسی جدید ترین تنظیم کا پورا ہیڈ کوارٹر بنا ہو گا۔ اس لئے اسے تباہ کرنا بہرحال آسان کام نہ ہو گا۔ لیکن اگر مسئلہ

صرف یہاں تک ہی محدود ہوتا تب بھی عمران یہ رسک لے لیتا کیونکہ ایسے مواقع پر وہ اپنی جان کی کبھی پرواہ نہ کرتا تھا۔ اور یہ مشن بہر حال اتنا عظیم تھا کہ وہ اس پر ایک کیا اپنی ایک ہزار جانیں بھی قربان کر دینا اپنے لئے اعزاز سمجھتا لیکن آبدوز کی مشینری جام ہو جانے کی وجہ سے اُسے یہ خیال ترک کرنا پڑتا تھا۔ کیونکہ اس طرح اس کے ساتھی پلان کے مطابق اس کی مدد بھی نہ کر سکتے تھے اور مشینری جام ہونے کی وجہ سے آبدوز کا حفاظتی نظام بھی یکسر فیل ہو کر رہ گیا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ آخری جنگ بہر حال ہولناک جنگ ہو گی۔ اس لئے لازماً گریٹ بال والے اس آبدوز کو بھی تباہ کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔ اور اس حالت میں وہ واقعی تباہ ہو جائے گی۔ یہی باتیں سوچتے ہوئے وہ سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ کہ یک لخت سکرین پر نظر آنے والے پانی میں تیز ہلچل سی محسوس ہوئی۔ اور ابھی عمران اس ہلچل کو دیکھ کر چونکا ہی تھا کہ اس نے ایک خانے میں تیز سرخ رنگ کی پٹی نما لکیر کو سمندر کے اندر دوڑتے دیکھا۔ یہ اس خانے میں نظر آ رہی تھی جو خانہ اس وقت وہ سمت ظاہر کر رہا تھا، جدھر وہ گریٹ بال موجود تھی۔

"ریڈ میزائل"۔۔۔ عمران کے لبوں سے شاید زندگی میں پہلی بار خوف بھری آواز نکلی۔ اور ابھی اس کے الفاظ مکمل بھی نہ ہوئے تھے کہ یک لخت وہ اس مخصوص بیڈ سمیت ٹخنیاں کھانے لگا۔ اور ان ٹخنیوں کا احساس بھی اُسے صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کی حد تک ہی ہوا۔ اس کے بعد تو اُسے یوں محسوس



ہوا جیسے اس کا جسم کسی لاوا اگلتے آتش فشاں کے خوفناک دھانے میں گر گیا ہو۔ جیسے اس کا جسم اس سوکھی لکڑی کی طرح یک لخت بھڑک اٹھا ہو۔ جس پر پیٹرول ڈال کر آگ لگا دی گئی ہو۔ یہ آخری احساس تھا اس کے بعد سب احساسات یک لخت فنا ہو گئے۔ اور عمران کے ذہن پر موت کی سیاہ چادر سی پھیل گئی۔

**ختم شد**

عمران سیریز میں واٹر پاور کے عظیم سلسلے کی ایکشن سے
بھرپور ایک منفرد کہانی

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

# گریٹ وکٹری

- خوف ناک ریڈ میزائل کا نشانہ بننے کے بعد عمران اور ان کے ساتھیوں پر کیا گزری۔
- عمران۔ جس کا پورا جسم ریڈ میزائل نے اس طرح جلا دیا کہ جیسے عمران کو آگ کے جلتے ہوئے الاؤ میں پھینک دیا گیا ہو۔ عمران کا کیا حشر ہوا۔
- گریٹ بال۔ یہودیوں کا دنیا بھر کے مسلمانوں کے خلاف انتہائی خوف ناک منصوبہ۔ اور جب یہودی اس خوف ناک منصوبے کی تکمیل میں کامیاب ہو گئے تو......؟
- وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک آبدوز میں اس طرح بند کر دیا گیا۔ کہ وہاں سے نکلنا عمران کے بس کا روگ بھی نہ رہا۔ ایسی بندش کہ عمران کی ریڈی میڈ کھوپڑی بھی ناکارہ ہو گئی اور عین اُسی لمحے صدیقی نے ایک تجویز پیش کر دی اور عمران نے صدیقی کو اٹھا کر بے اختیار رقص کرنا شروع کر دیا۔ صدیقی کی وہ حیرت انگیز تجویز کیا تھی۔ کیا وہ واقعی قابل عمل ثابت ہوئی...... یا......؟
- وہ لمحہ جب گریٹ بال مکمل ہو گیا۔ لاکھوں اربوں مسلمان اور کئی مسلم ممالک خوف ناک تباہی کی زد میں آ گئے۔ پوری دنیا کے یہودی گریٹ وکٹری کا جشن منانے لگے۔ مگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت بے حس و حرکت کھڑا یہ سب کچھ ہوتے دیکھتا رہا۔ کیوں۔ آخر کیوں؟
- وہ لمحہ جب پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی عمران کو یہودیوں کا ساتھی اور مسلمانوں کا غدار سمجھنے پر مجبور ہو گئی اور پھر ان کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہی۔ عمران کا کیا انجام ہوا۔؟
- ایک ایسی کہانی۔ جو آپ کو خوف اور حیرت کے عمیق سمندر میں دھکیل دے گی۔
- ایک ایسی کہانی کہ شاید آپ بھی عمران سے نفرت پر مجبور ہو جائیں۔ کیا واقعی عمران غدار تھا...... یا......؟

گریٹ وکٹری۔ آخر کس کا نصیب بنی۔ یہودیوں یا مسلمانوں کا......؟

بے پناہ ایکشن۔ جان لیوا سسپنس اور بے مثال انسانی جدوجہد سے بھرپور۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران اور فریدی سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ناول

# بلیک کالار

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- بلیک کالار — دنیا کا خوفناک جنگل ، جو کرنل فریدی کے ملک میں واقع تھا ۔ ایک ایسا جنگل جہاں ہر قدم پر موت کا پھندہ موجود تھا ۔
- بلیک کالار — جہاں ایک خصوصی مشن پر کرنل فریدی اپنے ساتھیوں سمیت پہنچا لیکن ناکامی نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا تو مجبوراً اسے عمران کو اپنی مدد کے لئے بلانا پڑا — وہ مشن کیا تھا — ؟
- بلیک کالار — جہاں عمران جب اپنی ٹیم کے ساتھ پہنچا تو قدم قدم پر موت کے خوفناک ہنگاموں نے اس کا استقبال کیا ۔
- بلیک کالار — جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے مسخ ہو گئے اور وہ سب اپنا منہ نوچنے پر مجبور ہو گئے اور عمران سب ساتھیوں کے سامنے دھواں بن کر غائب ہو گیا ۔
- بلیک کالار — جہاں جوزف اور کیپٹن حمید کے درمیان ہونے والی ایسی خوفناک لڑائی — جس کا انجام یقینی موت تھا ۔
- بلیک کالار میں موجود ایسی خفیہ لیبارٹری ۔ جسے دنیا کی جدید ترین لیبارٹری کا درجہ حاصل تھا اور جس میں داخل ہونے کے بعد عمران اور کرنل فریدی کا اپنے ساتھیوں سمیت زندہ بچ نکلنا قطعی ناممکن ہو گیا — انتہائی منفرد اور یادگار کہانی ۔

## یوسف برادرز پبلشرز ، بک سیلرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایکشن سے بھرپور منفرد ناول

# ٹائٹ پلان

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

- اسرائیل ، پاکیشیا کے اہم ترین ایٹمی ریسرچ سنٹر کو مکمل طور پر تباہ کرنا چاہتا تھا ۔
- ایک ایسا منصوبہ ۔ کہ ٹائم بم میں صرف ایک بٹن دبتے ہی پاکیشیا کا اہم ترین ایٹمی ریسرچ سنٹر تباہ ہو جاتا ۔
- عمران ہنگامی طور پر صرف چند ساتھیوں کے ساتھ براہ راست اسرائیل پر چڑھ دوڑا ۔
- عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے اسرائیل کی حدود میں داخلہ ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا گیا ۔
- جولانا ۔ ایک نئے اور انوکھے کردار میں اسرائیل کے یہودی تاجروں کے ساتھ کاروبار کرتا ہوا دکھائی دینے لگا ۔
- منصوبے کی تکمیل میں صرف دس سیکنڈ باقی رہ گئے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران سمیت بے بس ہو کر رہ گئی ۔
- اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس میں منصوبے کی تکمیل پر صدر اور وزیر اعظم کا فاتحانہ رقص ۔
- پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔ جو زندگی میں پہلی بار مکمل شکست سے دوچار ہونے پر مجبور ہو گئی ۔
- ان آخری دس سیکنڈوں کی اعصاب شکن روئیداد ۔ جن میں سے ایک ایک لمحہ اسرائیل کی فتح اور پاکیشیا کی شکست کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر — ؟
- مسلسل اور نہ ختم ہونے والا تیز ایکشن ۔ وقت کی نبض روک دینے والا سسپنس ۔

## یوسف برادرز ، پاک گیٹ ملتان ۵